اُطلبوا العلم ولو کان بالصین

مرد احمد صفی ما صفدر

قلعہ نرمل کے بانی اور اُن کی اقامت و قلعہ داران نرمل کے زمانہ حکومت کے مفصل حالات وغیرہ

یعنی

تذکرہ نرمل

المعروف باسم تاریخی

ضرب نرمل

۱۳۲۳ھ

بتصحیح و اہتمام

مولوی غلام صمدانی خان صاحب گوہر مؤلف تزک محبوبیہ و مہاراج آصف وغیرہ

در مطبع نامی نظام المطابع طبع شد

۷۸۶

تحمدہٗ ونصلی

[illegible] ہے کہ ہم نے تزک محبوبیہ کا سلسلہ لکھنا شروع کیا ہے (جسکو سات سال کی مدت ہوئی)
بہت خیال سر مین چکر لگایا کرتا تھا کہ خاص دار الخلافہ دکن (حیدرآباد) کے
علاوہ دیگر تعلقات و اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی کے تاریخی واقعات و
حالات بھی جسقدر ممکن ہو سکے پیدا کئے جائین - کیونکہ یہی تعلقات و اضلاع
جو اس وقت بسبب قلت آبادی و عدم توجہی کے دیہات و قریے معلوم
ہوتے ہین کسی زمانہ گذشتہ مین شہر و ملک کے مماثل رہ چکے ہین - اور
اوسوقت کی تازگی - رونق اور آبادی کی کثرت کے باعث نہایت مشہور
و سر برآوردہ مقامات مین شمار کئے جاتے تھے - اور اُس زمانہ کے منشیان
و وقائع نگار اُن کے حالات تاریخی پیرایہ مین قلمبند بھی کر چکے تھے - مگر حوادث
روزگار سے وہ سرمایہ تواریخ کا اسوقت عنقا صفت ہو گیا ہے - البتہ
کہین کہین اُنکے قلمی نسخے موجود ہین جنکے حاصل کرنے کے لئے تلاش
جستجو - محنت - مشقت - ضروری ہے اور اسکے ساتھ ساتھ رقم کا صرفہ بھی
لابد - کیونکہ جبتک اُنکو روپیہ کی طمع نہ دلائی جائے اُسکو جدا کرنا پسند نہین
کرتے - اور نہ خود ہی اُسکو اپنے خرچ سے طبع کرا کے پبلک کے نذر کرتے ہین -
اسکے قبل ہمارا خیال تھا کہ دکن کے متعلق تاریخی سرمایہ بالکل کم ہے - اور
یہ خیال اُس بنا پر پیدا ہوا تھا کہ دکن کے مطبوعہ تواریخ کی تعداد بہت ہی کم ہے -
لیکن اب جسقدر ہم نے تلاش و جستجو شروع کی اُسیقدر قلمی کتب کا سرمایہ

ہاتھ آنے لگا۔ چنانچہ ہم نے اسوقت تک کئی قلمی کتب رقم کثیر صرف کر کے
حاصل کئے ہین ۔ اور ارادہ ہے کہ ان تماموں کو یکے بعد دیگرے اپنے
کارخانہ مین طبع کرا کے شایقین علم و ہنر و قدردانان فن سیر کے نذر کرین۔
چنانچہ اب انھین سے ایک کتاب موسوم بہ "وقائع نرمل" پیش کیجاتی
ہے۔ جسکا نام ہم نے **ضرب نرمل** رکھا ہے۔
اگر ہم اسوقت پر راجہ راجیشورا و بہادر سمستان دومکنڈہ کا شکریہ نہ ادا کرین تو
کفران نعمت ہوگا۔ کیونکہ اس جستجو و تلاش مین راجہ صاحب ممدوح نے
ہماری جہت کچھہ اعانت فرمائی ہے۔
چونکہ راجہ صاحب ممدوح کو اس قسم کا علمی مذاق ایک زمانہ دراز سے پیدا ہے
اور اکثر و بیشتر صاحب ممدوح کے عمر عزیز کا حصہ تالیفات و تصنیفات مین صرف
ہوتا ہے۔ اور ابتک وہی شغل جاری ہے۔ بس یہی وجہ ہے کہ صاحب ممدوح
ہمارے ہم خیال اور ہماری تلاش و جستجو مین ممد و معاون رہتے ہین ۔
چونکہ اس تاریخ کی عبارت فارسی ہے اور آجکل کے رواج کو دیکھا جائے
تو اردو ترقی پذیر ہے۔ اور عام لوگون کے مذاق کا رجحان بھی اردو کے
جانب زیادہ تر پایا جاتا ہے ۔ اور فارسی بالکل کمیاب و عنقا ہو رہی ہے
حالانکہ زبان فارسی مین جو مزا اور شیرینی ہے وہ اردو کو کہان
نصیب ہے ۔ گو اردو کے چاہنے والون کی تعداد اسوقت بہت زیادہ
ہے ۔ مگر فارسی کی چاشنی کا چٹخارا لینے والے خریدارون کی بھی کمی
نہین ہے ۔
و نیز خاص خاص لوگون مین اسکا مذاق اب بھی موجود ہے ۔ جو اردو کو ہرگز
پسند نہین کرتے ۔ علاوہ بریں اس کتاب کی فارسی بھی نہایت سلیس ہے

اسلئے ہم نے بجنسہ اُسی لباس میں رہنے دیا ہے اگر ہم اسکو اردو کرتے تو
اسکا اصلی لطف بالکل جاتا رہتا۔
بہرحال عمداً ہم نے اردو کرنے سے کنارہ کیا ہے۔ یہ تاریخ متعلقہ رمل کے
سچے واقعات اور حالات سے مملو ہے اور اُس زمانہ کے امرا و علمائے ایران
رمل کے حالات نہایت صراحت کے ساتھ درج ہیں۔ اور جنگ و جدال کے
کارنامے شرح و بسط کے ساتھ شامل۔ جسکے دیکھنے سے نہایت دلچسپی
اور لطف حاصل ہوتا ہے۔ اور معلومات کو وسعت پیدا ہوتی ہے۔
جناب خود ملاحظہ فرما کر ہمارے قول کی تصدیق کرسکتے ہیں۔

دارالشفا۔ حیدرآباد دکن
۵ ذیحجہ ۱۳۲۳ھ

بندہ احقر
غلام صمدانی خان گوہر حیدرآبادی

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله وحده والصلوة علی النبی بعده. حضرت بیت منیر صدر نشینان چار بالش عز و جلال و قدرت
دستگاهان ارباب فضل و کمال که نگاه مهر و الطاف همیشه بر عایت احوال هر ذره بمقدار رشد دل
انوار میدارند و همت عالی نهمت آن والاگهران بی سرمایگان نقد استعداد را سرمایه قابلیت
بخشیده باوج امتیاز میرسانند. روشن و هویدا باد که در سن یکهزار و هشتصد و هفده عیسوی
مطابق یکهزار و دو صد و سی و دو هجری. صاحب عظیم الشان فیاض زمان بهادر بی بدل المثل حکمت
ارسطو منش فلاطون دانش باذل اکرم عالی همم جرنیل سرجان مالکم بهادر. اراده تنبیه و استیصال
سرگروهای پنداره مقهوره و با نطفای نائره شر و فساد آن بدکیشان مغرور که در قلمرو
صوبجات دکن دست تظلم دراز کرده بآتش فتنه و فساد جهانی را برباد و خاک سیاه و
عالمی را تاراج و تباه گردانیده تخلل شدید برپا کرده بودند از نواح بلده فرخنده بنیاد حیدرآباد
علم نهضت برافراشته از راه ناگپور منضافات صوبه برار سفر هندوستان پیش نهاد خاطر
دریا مقاطر داشته با فوج ظفر موج بتاریخ چهاردهم ماه ستمبر سنه الیه مطابق دویم ذیقعده سنه الیه
عبور گنگ گوداوری نموده بقدوم میمنت لزوم مقام نرمل را زیب و زینت بخشیدند
این کاتب الحروف نیازمند آفاق عاصی عبد الرزاق بن عبد الغنی متوطن قصبه بلغیر
سرکار ناندیر صوبه محمد آباد بیدر بخدمت منشیگری ڈاک سرکار عظمت مدار ممتاز و نامور

بو شرف ملازمت حاصل ساخت بانواع نوازشات و عنایات سرفراز فرمود. بر زبان فیض ترجمان ارشاد فرمودند که اگر احوال زمینداران ماضی و حاکمان سلف و سانحهٔ تیاری قلعه و آبادی نرمل اینچه مسموع شده باشد مرقوم ساخته تا رسیدن ناگپور برای ملاحظه ارسال دارد. حسب الحکم آن معدن سخا و کرم و مخزن فیض اتم بتلاش و تجسس احوال و اخبار سعی موفوره بکار برده احوالیکه زبانی بعضی اکابر دیرینه و اخباریکه با ظهار نا قلان کهن سال پارینه از رطب و یابس هرچه بسماعت رسید بسبک تحریر در آورده موسوم به **تذکرهٔ نرمل** گردانید. هر جا که در عبارات این بی بضاعت بقلم سهو خطای واقع شود یا در نگارش اخبار قصور کم و بیش بخاطر رسیده باشد بعدل و کرم پوشیده باصلاح آن ممنون و سرفراز فرمایند ـ العفو عند کرام الناس مامول ـ

ذکر بنای آبادی و تعمیر قلعهٔ نرمل و بعضی احوال که از کتب تواریخ بصحت پیوسته

راویان اخبار این حکایت راچنان بمعرض بیان آورده اند که در زمان پیشین بجای نرمل صحرای عظیم و کوهستان بر بهم ـ بخوف درند و گزند آدم تنها دران صحرا گذر نمی نمود ـ نمبانا نامی از قوم کوبلی ساکن موضع پالونچه بهدراچلم که در قدیم الایام زمینداران آن نواح نامبرده را مشمول انگاشته در تاوان و مصادره گرفتار ساخته بودند ـ از انجا باشتراک برادری خویش ناموافقت کرده ثانی الحال در موضع از مواضعات قصبه پلیمرک بحمایت حاکمان بادشاهی توطن گزید و از فراخوری معاشش فارغ البال بوده مدام بسیر و شکار اوقات میگذاشت ـ میگویند که در سواری نامبرده یکزنجیر فیل سفید نامور بود ـ روزی بقاعده معهود با سگان شکاری رو بصحرا آورد ـ ناگاه روباهی از پیشش برمید ـ سگ بتعاقبش دوید روباه از جاده گریز برگشته آن سگ را منهزم گردانید ـ نامبرده بمشاهده تاثیر آن سواد همت بنیاد و زمین جرات آئین در دل خود قرار داد که درینجا حصاری باید بست و از تیشهٔ تدبیر کوه کنی بکار برده بنیاد گذاری حصار

در زمره ناموران روزگار باد پیوست - ازانجا معامله سوائے قدرت عنان عزیمت
بمکان مالوف معطوف گردانید - روز دیگر نامبرده نزد حاکم وقت که حکومت آن صحراے لو
دوق مدت اختیار خود داشت اجازت سا کردن حصار و آبادی موضع درخواست حاکم وقت
نظر بر آبادی و کشتکار و قطع تراکم اشجار نموده چیزے رقم مبلغ سرکار بطور مقطع نام نهاده به پسین
حصار و آباد کردن موضع رخصت داد ازانجا دستوری یافته در عرصه اندک بهمراهی سنگ و
خشت پرداخته بنائے حصار آغاز نمود - و یا ئینتش موضع خورد که از دوازده کلبه زیاده نبود ترتیب
داده با عیال و اطفال خود اقامت ورزید - همیشه بکار تعمیر حصار و بریدن اشجار مامور گردید
دران ایام میمنت فرجام دو درویش صاحب کمال یکے شاه حق ریاض و دیگر شاه صادق پنجابی
که هر دو بزرگوار باهم بسلسله مقیم شاهی بودند - در عالم سیاحی وارد صحراے مذکور شده شاه
حق ریاض جاییکه حال مزار شریف است همونجا رونق سنر آراستند - شاه صادق پنجابی
را بقیام قصبه ونتور شرف رخصت ارزانی فرمودند نامبرده خبر تشریف آوری شاه موصوف
بگوش سعادت نیوش اصغا کرده دولت قدم بوس حاصل ساخت - وآنچه از لوازم خدمتگزاری
درویشان می باشد باحضار ان بجان و دل پرداخت روزے برسبیل تذکره بنائے آبادی
موضع و تعمیر حصار بعرض شاه موصوف رسانید فرمودند که نام این موضع چیست نامبرده
عرض کرد که هنوز نام نداشته ام حضرت شاه فرمودند که نام این موضع نرمل است ازان روز
به نرمل موسوم گشت یعنی تا عرصه پنج صد سال است - و بعضے میگویند که زیاده ازین خواهد بود
اگرچه آبادی پنج محل نرمل از قدیم الایام است - درین عرصه بسا عمال و حکام و جاگیرداران
از حضور بادشاهان پیشین شرف نزول یافته معزول گشتند لاکن فهرست اسامی
آنها که بقید سال و ماه حکومت کردند هرچند که در بیشاپ تلاش و تجسس بعمل آمد از کسے جا
بهم نرسید ازانجمله آسامیهاے حاکمان و جاگیرداران که چند چند مدت مامور بکار بوده حکومت
کردند بقلم معجز رقم نگارش میرود - سید اشرف در سنه یکهزار و شصت - میر سعادت در سنه

یکہزار و شصت و چہار - آقا علی رضا بیگ در سنہ یکہزار و ہفتاد و یک - محمد رضا جاگیردار
سید جہان فوجدار - شیخ سعید خان فوجدار - آقا ابو طالب در سنہ یکہزار و ہشتاد و یک
عزیز اللہ خان ارروی در سنہ یکہزار و نود و چہار - رحمت اللہ خان در سنہ یکہزار و نود و ہفت
سید حسین جاگیردار - نند لعل و بہادر خان سر لشکر صاحب دکھنی در سنہ یکہزار و یکصد و شش
مرزا محمد رضا بیگ مرزا موسی بیگ در سنہ یکہزار و یکصد و سیزدہ بحکومت نرمل منصوب
کردید - مدتے چند بر پرورش رعایا و آبادی تعلقہ بوجہ احسن پرداختہ پائیں قلعہ سمت شمال موسی آباد
کہ حال بہ تبدیل نام سوما رپیٹہ میگویند آباد کردہ بہ نیک نیتی و نام آوری خلق اللہ را خوشدل
شادکام داشتہ آخرش از وادی این دنیائے فانی رحلت کردہ بتجلی طور بقا پیوست
سیکنا و متیا لو و یلینا از قوم ایلیمی وار در سنہ یکہزار و یکصد و ہجدہ - علی صاحب و قادر صاحب
دکھنی دہرما راو لیس منیا لو در سنہ یکہزار و یکصد و بست - جکیت راو و اپا سدر راو در سنہ
یکہزار و یکصد و بست و یک - سریا راو در سنہ یکہزار و یکصد و پنجاہ و شش - راجہ نرسنگ راو
وصف شکتجان و رگناتھ پندہری من ابتدائے سنہ یکہزار و یکصد و شصت و چہار لغایت
سنہ ۱۱۷۱ یکہزار و یکصد و ہفتاد و یک - دفعہ دویم سریا راو معہ گنگا راو من ابتدائے سنہ ۱۱۷۲
یکہزار و یکصد و ہفتاد و دو لغایت سنہ ۱۱۷۹ یکہزار و یکصد و ہفتاد و نہ - نواب فاضل بیگ خان
بہادر مبارز الملک دہولسہ من ابتدائے سنہ ۱۱۸۰ یکہزار و یکصد و ہشتاد فصلی لغایت
سنہ ۱۱۹۳ یکہزار و یکصد و نود و دو فصلی - مخفی نماند کہ سابق دیہات پرگنہ نرمل را پرگنہ
پلیمرک می نوشتند و جائے حاکم نشین موضع پرمنڈل و بعضے میگویند کہ ہمون پلیمرک
مقرر بود - ہرگاہ کہ قلعہ نرمل باہتمام بمنا نایڈ تیار و آباد کردید حاکمان سرکار جائے قلب
و استوار دیدہ اقامت گاہ خود ساختہ دربار و کچہری قرار دادند - بہ سبب قیام حکام
روز بروز آبادی افزائیش گرفت درین صورت نام پرگنہ پلیمرک موقوف شدہ بکثرت
استعمال بنام پرگنہ نرمل شہرہ و موسوم گشت - در سیر امین الاخبار شیخ ابو الفضل بن

سنج مبارک احوال نرمل بطور اختصار درضمن تذکره صوبه برار که دران ایام متصرف اولیای
شاهزاده سلطان مراد که فرزند دویم ابوالمظفر جلال الدین محمد اکبر بادشاه غازی بود مقرر
ساخته. چنانچه صوبه برار بتقید بست و سه سرکار و یکصد و پنجاه و دو محال نامزد بود. پرگنه
نرمل و بالکنڈه و بیمگل و اندور و بودن و لوه گانون و کاسرلی و بهونگیر و رامگیر این تمام
ضلع داخل صوبه برار بود این محالات مذکور را سرکار تلنگ میگفتند. دران زمان ضلع
رامگیر بعضے حافیل پیدا می شد. در نواح بالکنڈه بیمگل کان فولاد و آهن واقع است و در
سواد نرمل برگاو بهر و ظروف سنگین میشدند و وصول پنج محل نرمل باین دستور تحصیل می شد
نرمل شصت و چهار لک دام نمور لی سی لک دام راجوره شانزده لک دام. اولاشن لک دام
کسم سیٹ بست لک شصت و چهار هزار دام حساب دام فی روپیه ۱ بهاء ام مقرر بود.
در سیر محمد قاسم فرشته دیده شد هنگامیکه در انتظام سلطان شاه محمود بهمنی تا آخر
شاه کلیم الله بهمنی بسبب اختلاف و فساد قیاسن امرائے به بهمن دولت سراع وقت
پیدا شد و صوبه داران ممالک مثل عماد الملک و نظام الملک بحری و عبدالله قطب الملک
و یوسف عادل خان و پسران قاسم برید ممالک ارجاده اطاعت سلطنت بهمنی منحرف
گشتند تها هر چهار طرف بایکدیگر نایره جدال و قتال اشتعال در اشتند رفته رفته
هر یک صوبه بجائے خود کوس لا تاغیری نواخته در ۹۳۴ سنه نهصد سی و چهار هجری سلطنت
بهمنی شش طبقه گردید. بریدشاهیه - نظام شاهیه - قطب شاهیه - عادل شاهیه
عماد شاهیه - باین دستور هر یک صوبه خود را بخطاب شاهی مخاطب گردانید - دران
هنگامه آرائی فیمابین تمام صوبه جات دکن پامالی سم ستوران درآمده تباه و تاراج گشت
از سرکار تلنگ و رامگیر متصرف صوبه حیدرآباد و نرمل و بالکنڈه و بیمگل غیره محالات
مرقوم الصدر داخل صوبه بیدر گشت -

ذکر عروج ایلیواران حکومت نیرمل بدست ایشان

خسروان قدیم با تدبیر و مصلحت اندیشان دیرینه و کبیر قفل گنجینهٔ این حکایت را بدستیاری
کلید سخن مفتوح ساخته نقد مطالب از کیسهٔ مقال بصرف اظهار آورده اند۔ کسٹی سنگنا نامی از قوم
ایلیوار ساکن قصبهٔ دور واگری اندکی پائے لنگ داشت بطور مزارعان در کشتکار
اوقات میگذاشت ۔ در گلهٔ گاومیشان ۔ نام برده جاموشنی بود۔ روزے در حالت مستی
بصحرا جائے توده خاک بود بشاخہائے سر خود بکندید واللہ اعلم در عہد ماسلف دفینه کدام
شخص در آنجا مدفون بود ناگاه از اندرون توده زنجیر آہنی بسرونش پیچیده از زمین
برآمد۔ می گویند که دوازده عدد سبوہائے مقفل بطور کدو جابجا آویخته بودند۔ از آنجا جاموش
بقوت سرزوری کشان کشان بوقت نیم شب بدروازه نامبرده باستاد ناگاه حرکت
دروازه بگوشش رسید بسرعت تمام از بستر برخاسته دید که جاموش خود آمده بمشاہده
زنجیر و کدو متحیر گشته زوجه خود را طلبید۔ زوجه اش عاقله بود در اخفائے آن تدبیر جست
اینکه اکثر در خانه مزارعان مغاک سرگین می باشد آن زنجیر و کدوہا را دران مغاک
پنہان ساخته ہر دو به بستر استراحت آرام کردند۔ ہرگاہیکه راعی مہر دستگیری چوب
شعاع جاموش شب را از وثاق ظلمیت بدر کرد و گله بانان روزگار بچرانیدن بہائیم و انعام
رو بصحرا آوردند۔ نامبرده بیدار شده بکار تلاش معاش مامور گشت۔ مدتے برین منوال
گذشت که یاد آن دولت خداداد بمقتضائے ناتوان بینی انسانے زمان از صفحه خاطر بطاق
نسیان گذاشته بود۔ روزے از روزہائے فرصت ادا بنجمله یک کدو برآورده قفلش
وا کرده بفضل الٰہی را بنصب العین معاینه نمود که تمام زر سرخ بمقدار کفدست بنظر درآمد
فی الحال بقدر ضرور بیرون داشته مابقی را بدستور مخفی ساخت ۔ از آن روز روز بروز

برنامبردہ اندک صورت جمعیت رو نمود در عرصہ دو سہ سال مافرونی زر و مال فصد و انگری
کہ اقامتگاہش بود بر وصول سالق چیزے رقم مبلغ زیادہ کردہ از سرکار اجارہ گرفت۔
ازانجا دولت و جمعیت رو بافزالیش آورد چنانچہ زمینداران و نائبان تعلقات گرد نواح
ازنامبردہ مبلغ ہزارہا قرض گرفتہ اجرائے کارخود ہا بعمل می آوردند ۔

ذکر نواب امین خان بہادر بن شیخ نظام منور دکھنی جاگیردار لکنڈہ وغیرہ وقرض گرفتن از نزد ایلچی مذکور و رفتن تعلقہ نرمل در عوض قرض از قبضہ خانمسطور

نواب امین خان بن شیخ نظام منور دکھنی خانزمان بہادر فتح جنگ یکے از امرائے بلاد دکن است
برخے احوال درینجا بمناسبت این مقام نگارش میرود وانیکہ شیخ نظام از اہل بنجلے قصبہ
کھیڑلے با کاف فارسی از مضافات دارالملک بیجاپور کہ مسافت دو منزل دارد توطن
و چیزے انقطاع داشت و پدرش در عالم روزگار بکسب سپاہگری کہ مقتضی اہل اعتبار آن دور بود
بسر اوقات می نمود۔ چون بحسب طلب داعی اجل لبیک اجابت گفتہ با قطاع ابد شتافت
مادر شیخ نظام بیوہ و ضعیفہ تاب کشاکش بتکالیف زمانہ نیاوردہ بدارالملک ملہ سکونت ورزید
بسر رامی پرورید و شیخ نظام اوقات در تعلیم شلنگ بمداومت شیلان و اکتساب فنون
سپاہگری میگذرانید ۔ میگویند کہ در وقت گرسنگی بسبب کثرت شیلان و محاورہ
جست و خیز اکثر اوقات گل لنگر تعلیم در آب مخلوط کردہ می نوشید۔ لنگر در زبان دکھنی انرا
گویند کہ گل سرخ از سنگریزہ ہا صاف کردہ درجائے شلنگ فرش می نمایند۔ بنا بر نگہ
بوقت رفت و گیر کشتی ضرب بر بدن شلنگ بازان نرسد۔ خود و دیگر یکے از نجیب زادگان
مشاہیر ملک با نوجوانان منعلشا ہمردیف بسر می بردند تا وقتیکہ ہردو بسن شباب
و بمنصب گرفت و گیر بواقعی رسیدند۔ مشہور چنانست کہ در بلدہ مذکور پہلوانے

بود سفید دیو نام که در جست و خیز موازی سستی دست پیش و سستی دست پس می جهید و
بعفونت جسمی در تمام بلده بمقابله او احدی نمیرسید بدار عیت صلابتش رستم دستان را
داستانی بود و گردان زمان را در پنجه کشتی اش غیر از زمین گیری فرصتی نمی نمود از بامی
به ساباطی جستی و از دیواری بکوچکی پیر بیدن لسبر عقبی مشتاق داشت که بیرق رختان از
شرش می کاست و بسا اوقات بهر دو دست اسلحه و قبضه تیغ برهنه کشیده در وسط
رهگذر درگاه بادشاهی بهر دو جانب بهر دو دست و هر دو پا گشاده می استاد - که جماهیر
خواص و عوام هر که باشد از زیر دست و پاهای او بدیوان سلطنت برود اگر سواره آید بنا
راه دادنش همچنان بالا می جست که اسپ سوار خواه فیل سوار از تحت او راهی می شد
و او همچنان راست از جائیکه بالا شده بود همونجا فرود می آمد - عالمی از حرکات بیجا و تعدی
ناسزا اش به تنگ آمده بود با اینهمه از صبیه ساهوسے نامی بلده مذکور که در حسن و جمال
بی نظیر و همین یک دختر نازپرور پدر و مادر بود آشفتگی داشت - یک روز در میان از
ساباط و حویلی ها جهان ویران بحویلی او ببالای بام بوقت نیم شب می آمد و از آنجا
آوازی میکرد که آن محبوبه چار ناچار با دل زار و فگار بی اختیار میرفت و اسباب لوازم
معاشرت و مباشرت هرچه مطلوب می شد از خانه اش بزور می طلبید و وارثان آن پریوش
از غایت بیم آن دیو رجیم مهیا میکردند و کمین میجستند - چندی همین طور گذشت و پدرش
شب و روز در تشویش و تردد حیران میگشت - هیچ نوع صورت انتقام و انعدام آن بدسگال
در آئینه مرام ندیده آخر الامر صلای در داد هر کسیکه سلیمان وار بدفع العفریت نابکار
پیش آید نیمی اثاثه دولت خود از آن او باشد - چون این آوازه اشتهار یافت
شیخ نظام با ردیف خود پیش آن ساهو رفته از اراده نظام این مهام بقوت صمصام
آگاه ساخت - ساهوسے ستم رسیده که خواهان این مهم بود قرین اعتبار ندانست که
از این مشتی مایه چه تواند شد - لاکن از آنجا که بهای مردی وابسته همت است

عزیمت و جرات آن دلیران زیده نظر بر مدا امثال این معنی نمود و چیزے بطرز معقول مساعده هم پرداخت - غرض آن دو شبر صحراے دلاوری بمقتضاے قانوے وقت شبے تاریک زیر کونک ساهو قرار گرفته منتظر آمد لش بوده خود را مقرر نمودند که یکے بالاے بام بمقام اش رفته کار ش تمام کرده سر اندازد و دیگر یکیه زیر استاده دیوار ثنار زیر افتادن حبار تا یا کتس از طعن حر حر طرشبک نماید - یکپاس شب گذشته که العفریت نابکار از بالاے حویلی بار ه گذر جهان ویران بعشرتگاه خود در رسید و آواز کرد صبیه ساهو بحجر دشنیدن صدایش بسرعت تمام باکل و مل و گزک و طعام حاضر گشته بدلداری خدمتش مامور گردید - چون آن مردود از اکل و شرب فارغ و مخمور گشته بر تخت خواب مانند تخت خود غلطان شد - شیخ نظام زیر استاده ردیف خود را بالاے بام فرستاد ردیفش چون بالا شد شمشیر یکیه برهنه بدست داشت از دور درخشا یید صبیه ساهو که در کنارش خوابیده بود شعاع شمشیر معاینه کرده اورا آگاه ساخت که کسے بمقابله معلوم می شود - آن بدمست باده اجل جواب داد که زهره لشکری را چه یارا شاید بهرام فلک هم باشد - فهمیده پیش من قدم بردارد - همچنان در نوشانوش و بوسا بوس اشتغال داشت - که انمرد انه اندکی بیشتر رفته استاد که آن عفریت هم دید و برخاست از غایت نخوت و غرور روبرو آمد و گفت که ایطفل بر احوال تو مرا رحم می آید که هنوز از باغ جوانی ثمرے نچیده از حلاوت زندگی متلذذ نشده آرزو نگشته - مبادا تمنایت در دل بماند مناسب آنست که اول ضرب حربه بکار بری بارے ازین آرزو محروم نروی - چون این مردانکه در فنون سپاهگری مستعد و یگانه بود که اگر رو تن بمقابله اش استادی همچو برگ کاه و شاخ گیاه بصفاے دستش جدا گشتی - بجائیکه استاده بود لغزش جا بگانه بکار برده بمه ابرمنا زیر حلقش نوک شمشیر آنچنان زد که طائر روح آن مانند قفس جسم ناپاکش مستعد پریدن

شد بر زمین غلطید و آوازه تحسین و آفرین از عالم بالا در رسید و کار بضرب و طعن زیاده
تنگ شد۔ دختر ساہو بمعائنه بوالعجبی گردش سپہر که کاہے کو ہے بر انداخت متحیر و ششدر
شده در اطاعت آن رستم جگر مروحه جنبانی نمودن گرفت۔ در ہمان کرمے آن بہادر
دیو کش خواست او را بزیر اندازد متحمل بار گران عارش نشده آن مدہوش ساغر فنا را
در چادرے گره بسته خود و دختر ساہو کشان و غلطان بر سمتی که قرارگاه شیخ نظام بود آورد
بزیر انداخت۔ درین ہنگام از بالا بزیر آمدن آن کرکدن شیخ نظام بسرعت تمام تبردر
یک ضرب جمدہر سه طعن متواتر بار سیدن بر گذرانید که داخل جہنم شد و صبحی آن
شب تماشائیان سه زخم کاری لسه جا سوائے ضرب حلقوم معائنه نموده تعجب میکردند
و بہ دلیری و بیردلی آن دو شیر بیشه جان بازی تحسین ہا مینمودند آوازه این دست برد
باطراف دار الملک شایع گشته تا پیشگاه سلطنت پناہی رسید۔ ساہو بادائے عہد
پرداخت زمانه بلائے عظیم را از بلده دفع ساخت و صبیه ساہو بخواہش خود و برضامندی
پدر و مادر در حباله نکاح کشنده دیو سفید در آمد۔ غرضکه شیخ نظام در ہمان بلده بورزش
و تعلیم بفراغت تمام سکونت داشت چون شہره دلاوری و تہور آن اسد فلک
جگرداری مانند آفتاب عالمتاب در سلطنت بیجاپور منور گردید۔ روزے جناب تقدس
القاب قدوة اولیائے دہر اعظم مقتدائے عصر قطب وقت شہنشاه روز الست خواجه
خواجگان سید امین الدین علی الاعلی چشتی وصلنا الله تعالے بانوار فیوضاته بلفظ منور
مخاطب کرده یک رکوه سفید و یک رکوه سبز از پارچه کنده بر نوک چوب نیزه تما بسته
بدست خاص کرامت اختصاص عنایت فرمودند۔

نظم

گنج دولت که طلسمات عجائب دارد — فتح آن در نظر حضرت درویشانست
رد سے مقصود که شاہان بدعا می طلبند — مظہرش آئینه طلعت درویشانست

ہمدران ایام علی عادل شاه بادشاه بیجاپور بآرزو طلب داشته باعزاز تمام ملازم نموده

داخل منصب ساخت۔ ازانجاکہ کارنامہ ہاے سنگرف از شیخ نظام منور بظہور آمد ترقی مراتب رسید و بخطاب مقرب خان سرفراز گردید روز بروز آثار شجاعت و شور سپاہگری او بافواہ عالم خطہ دکن ضرب المثل زمانہ گشتہ تا سلطنت تلنگانہ رسید بادشاہ دار الملک تلنگ کہ در بلدہ حیدرآباد مسند نشین بودند خواہش تمام طلب نمود۔ چون در عالم روزگار سپاہی را تا لاش سردار قدردان و ترقی روز بروز شہرہ شجاعت و مردانگی خویش در شہر و دیار پیش نہاد می باشد۔ لہذا از سلطنت بیجاپور مرخص شدہ بحیدرآباد رسید و در قلمرو خطہ تلنگ کارہاے دست بستہ صورت داد چون سلاطین سلاطین ہندوستان بنا بر استیصال ملوک دکن کہ از عہد عرش جاہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی توجہ داشتند آخر الامر در دور بادشاہ نامدار ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی انتظام این مہم صورت بستہ آثار جلادتش تا دار الخلافت شاہجہان آباد مسمع آرائے سلطنت ہند شد بعد چندے نوعے بار خاطر و رنجیدگی از والی حیدرآباد بمیان آمد از دکن حسب الطلب بادشاہ جہان پناہ بدہلی روانہ گشتہ مقبول و ملازم بارگاہ جہان پناہ گردیدہ بخطاب مقرب خان ناموری داشت در سلطنت ہند ہم کارہاے نمایان از ہزار کسان بر آن تامل داشت با جمعیت نہصد سوار مقرر خود سہل وجہ بعرصہ ظہور می آورد روز بروز قرب او بحضرت بادشاہ ظل سبحانی افزون شد محسود اعیان سلطنت گردید۔ از انجاکہ جلادت و تہور بر فہم رسائش غالب بود ہر یک از اعزہ خلافت بجہالت او مختر ز بود بملاحظہ وسلوک می ورزید و مدتیکہ بادشاہ نامدار با فواج بحر امواج ہندوستان متوجہ تسخیر بلاد دکن شدند در جنگ و جدل استیصال ملوک جرات ہاے نادر و کارنامہ ہاے سترگ پاسبانے توان گفت بظہور آوردہ بمنصب پنجہزاری رسید۔ بعد ازان آن شہنشاہ انجم سپاہ در تنبیہ و تسخیر راو سیہا مستے درپے قابو متوجہ بودند کہ او بدست نمی آمد روزے نبود کہ گاہے از قلب و گاہ از ہراول موکب اقبال کشان بہیر و بنگاہ

دست نمود - خلیفه الهی از این رهگذر در تامل و تدبیر می بودند شیخ نظام منور آداب
زمین بوس بجا آورده بجلدت عملی سوال برطرفی خود در میان آورده بپیشگاه خلافت مرخص
شده با همان جمعیت قلیل خود جمعیت عظیم که از لک سوار زیاده داشت داخل شده
راست بخرگاهش رسید سنبها در انحال سرمستش و بوجا مصروف بود از آسیان فرود آمده
او را دستگیر نمودند - هرچند که رفقائے آن مخذول گرد و پیش فراهم آمده تدبیرها بکار
بردند هیچ بکار نیامد - آخرش بهادران بادشاهی دست بکمر و حمله بر جگر در پالکی هر دو سوار
و بدگر دیا لکی وفائے تیر شکار بدرگاه جهان مدار آورد - چنانچه تاریخ دستگیر شدن سنبهای
شاعر گفته **مصرع** -

باز ن و فرزند سنبها شد اسیر
۱۰۹۰

و در اثنائے راه از را و سنبها عهد طمانیت هم نمود که خاطر جمع دار از پیشگاه خلافت بامن جان
و مال باز بمستقر شما خواهم رسانید - غرضکه بجبر دگرفت وگیر سنبها منهیان بادشاهی نوید
این فتح بحضور اقدس رسانیده بودند حضرت ظل الهی بکمال سرور و خورسندی بادای
دوگانه شکر سپاس آگاه مطلق و فتاح برحق پرداخته بر تخت خلافت جلوس فرمودند
که آن هژبر صحرائے عدو کبیر از طوریکه دست کرده بهمان صورت بار یاب حضور شد
بعد ملازمت آداب زمین بوس عرض نمود که فدوی این کس را امان جان قرار نموده
امیدوار امان بادشاهی است حضرت ظل الله برائے خاطر شیخ نظام اقبال این عرض
فرموده بجواشی لب ما از غایت انشاط مخاطب شده بزبان الهام ترجمان آوردند که
نصرت بخش لایزال ما بدولت را چه فتح عظیم عطا فرمود . داعیان دولت بعرض رسانیدند
که غدار کار رنا بهال حضرت خداوندگار راست شیخ نظام سے بے علم و جاهل بود بنده دست
کرده از زبان دکهنی بخاطبان جواب . اونه یکو بود که دیموما و فرزندان ما بودیم در اینجا
ودیگر کدام کم اصل بود - حضرت بادشاه و اعز متصل تقدیر مائل بر ساده لوحی او متعجب

در خود منبعم شده آرسے وبلی پرداخته محمد تحسین آفرین کرده حسن بحراسے بودند بہ خدا
پرورش بادشاه قدردان هنوز زمان زدعالم وضرب المثل روزگار است بہ عہد و ہمان باب
شیخ نظام را بمنصب هفت هزاری ذات وطوق وعلم ونوبت وخطاب خان بہادر
فتح جنگ و پسر کلانش بخطاب خانعالم وپنجهزاری ذات و دیگر فرزندان واولادش بہ
وخطاب ہائے لائق سرفراز فرمود وتجویز نمودند کہ نظامت صوبجات دکن بنام شیخ نظام
عنایت فرمایند۔ روز دویم از روح اللہ خان بخشی الممالک تذکرہ این معنی بزبان اقدس
گزشت کہ ما بدولت چنین اراده داریم بخشی الممالک تامل نمود۔ جناب اقدس مکرر استفسار
شدند دران حین بعرض رسانید کہ آنچہ حضرت ظل سبحانی از راه پرورش وقدرشناسی
ارشاد میفرمایند عین صوابست لاکن فدوی را تامل گریبان گیر شد کہ اگر ہمچو کس متہور
بے باک کہ سر ورق صحیفہ جلادتست خدا نخواہد بعد تسلط وانتظام امورات دکن اگر
طریق بغاوت اختیار کند بر بندگان جناب چہ قدر فکر وتردد این مہم رو نما شود۔
بادشاه را این سخن در نہایت پذیرائے و آگاہی آمد فسخ آن اراده نموده پرگنہ
پالکنڈه بہ خانزمان خان بہادر فتح جنگ وپرگنہ لسمت بہ خانعالم پسر کلان او منضافات
سرکار ناندیڑ صوبہ محمد آباد بیدر بعنوان التمغائے ذات ابد وپرگنہ جات کوٹگیر دہولسا
وتونگل وبالاپور وکندیاری وخداوندپور وجلال پور وبھیگل ونرمل وغیره از سرکار
وصوبہ مذکور وپرگنہ ویلولہ وسیم پلی سرکار املگندل صوبہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد در وجہ جاگیر
علی الدوام وسوائے این در صوبہ برار علاحده استقرار امقرر وسرفراز فرمودند وخلف
زمان خان بہادر کہ فرزندان کثیر داشت ہمواره با اولاد ورفقائے خود بکار سرکار بادشاہی
آنچنان ترددات بظہور آورد کہ در تواریخ آثار عالمگیر انان کارنامہ مرقوم ویادگار زمانہ
است چون بادشاه جہان پناه بخلد برین توجہ فرمودند۔ چنانچہ تاریخ سال وفات
دخل الجنت واقع است۔ ہمدران ایام خانزمان ہم ازین سرائے فانی درگذشت ونعش او را

درسواد بیجاپور فرستاده مدفون ساخته بود و خالفعالم معه برادران و رفیقان در لشکر فیروزی
اثر حاصر و سرگرم اطاعت و نوکری بود بعد ازان شاهزاده جنت آرامگاه محمد اعظم شاه
با فواج بادشاهی و عمدت الملک اسد خان بهادر وزیر الممالک و ذوالفقار خان بهادر نصرت جنگ
و دیگر امرائے رکاب بادشاهی متوجه هندوستان شدند از انطرف شاهزاده کلان شاه عالم
بهادر با فرزندان و امرائے هندوستان مستعد و تمام قیام بین عزیمت مقابله نمودند که در مضافات
گوالیار محاربه روداد چون در مزاج شاهزاده محمد اعظم شاه نشه تهور و خمار جهالت در سر بود بر
وصیت حضرت باشاه خلد مکان عمل ننموده دو تاخت و تر دو رمره و مشقت قطع راه که دو منزل
را یک منزل میدانستند لشکر ازامرا و عزبا بشدت مسافرت از رفاقت پهلو تهی کردند
و آنچه باقی ماند بملک ابدیت افتند چنانچه تاریخ شهادت محمد اعظم شاه رضائے حق
1119
دران جنگ که یادگار زمانه نیرنگ است از فرزندان خانزمان بهادر مرحوم تردداتِ
نمایان و تلاشهائے شایان روداد تا بحدیکه طعن و لنگ که بزبان دکهنی سینتی میگویند
برعماری و هودج سلطنت بوقت محاربه ضرب ها نموده اند همچنین داد جانفشانی دادند
دران میدان هیونشان یایان مقبره متبرکه مقرب و مقبول بارگاه ملک الباری حضرت
بابا لعل کپور مداری قدس سره در گوالیار مدفون شد مگر یک امین خان بهادر که کوچک ترین
فرزندان خانزمان بهادر مرحوم بسن شانزده ساله بود باقی ماند چون بعد امان از جنگ
و مشرف شدن ذوالفقار خان بهادر نصرت جنگ بحضور شاه عالم پناه حکم اقدس بنفاذ
پیوست سواریکه براسپ نیله و لباس هم نیلگون داشت و برهودج شاهزاده ولنگ انداخت
او را حاضر سازد ذوالفقار خان بگمان اینکه ازین جرات و گستاخی شاید نوعدیگر به
شاه عالم پناه منظور باشد بهاسوار بلباس نیلگون بحضور اقدس گذرانیدند لاکن از
بسکه جلادت و دلاوری آنکس نقش خاطر بادشاه شده بود فرمودند که آنکس می باید
آخر الامر ناچار امین خان را بحضور آورد بادشاه قدردان جهانیان بر تهور و بیباکی

خانه. بطور مزید تحسین برحا نبازمی قدالبان همیں او بیاتا سقف تحمیه ور مو دند که چنانچه جبلات
جوہران که حضرت حلد منزل برای کار پاسدر محمد یه پرورده بودند مقت قضا پیچ گشتند نخ ص
از کمال تفضل و جوهر شناسی امیر خان را منصب و جاگیر پدر ارشاد پاسد و فرزند خان عالم و اولاد
دیگر فرزندان را بمناصب و جاگیرات موروثی قرار مودند. ابار اخان را بر رکاب سعادت
بدار الخلافت شاہجهان آباد بردند بعد چند بصوبه داری و تمین سرفرازی یافت
از انجا صوبه دار سرکار نادیر گشت و از ان پس سرکارات خطه رایچور و آن نواح و صوبه داری
سرینگ پٹن علم دولت برافراخت دران تاحیت محاربات عظیم ارمفاسدان ملک بعمل
آورده انتظام آندیار بوجه احسن پرداخت. ازانجمله سرمیدان و نواسے سرکرده راجه سرینگ پٹن
منسهور بزبان جمهور خاص و عام آن سرزمین است و ساکنان آن مرز بوم تا بودن عمل خود
آنچنان از سلوک و رویه راستی و حق شناسی پرورش نمود که الی غایت در میدان تنگی
شجاعت مشهور آفاق و در معابد کفاران خطه تصویر امین خان سوار بر اسپ و شمشیر بر
دوش مسلح و موجود بر صنم خانه است و پرستش مینمایند. غرضیکه نام نیک و رویه ستوده او را
دران دیار زنده ابد گردانید. القصه آمدم برسر مطلب نواب امین خان که سوای اینهمه سرفرازی
پرگنه بالکنده و نرمل و بهیگل و کوتگیر و هونسا و تونگل و جلال پور و خداوندپور و بیلوله و پیم پلی
وغیره در وجه التمغا و جاگیرات ذات و صفات عز و امتیاز داشت و همیشه در نوکری سرکار
صوبه جات دکن بتهور و دلاوری خود را عدیم المثال می انگاشت. اتفاقاً بعد مدتی خانمذکور
را سفر هندوستان در پیش آمد برای تیاری ساز و سامان سفر عوض از جاگیرات بر وقت
تیا مد لهذا باستصواب نائب نرمل که از طرف خانمذکور بود از نزد کنتی ہنکنا ایلمیوار سابق الذکر
مبلغ سی هزار روپیه بطریق قرض حسنه درخواست نمود. نامبرده اول در دادن مبلغ مذکور
ابا و انکار بکار برده من بعد بجد و جهد بسیار راضی شده تمسک سودی درخواست نمود
خان مذکور از بالکنده فی صد پنج روپیه مقرر کرده با قرار یکسال نوشته فرستاد نامبرده تمسک

نذرانہ
مبلغ مذکور نزد خان مذکور ارسال داشت - بعضے میگویند کہ خان مذکور برائے دادن
سرکار گرفتہ بودند - غرضکہ خان مسطور را عرصہ کہ آن سفر طول کشید مدت ہشت سال
اتفاق مراجعت دکن نگردید در سال ... ہمراہ رکاب ناظم دکن کہ دران ایام از حضور
بادشاہی نواب سید عالم علیخان بہادر منصوب بود وارد دکن شدہ بمقام بالکنڈہ
فائز گردید نامبردہ خبر آمدن خان مسطور شنیدہ تقاضائے مبلغ مقروضہ خود نمود حساب
مدت ہشت سال کردند مبلغ مذکور معہ اصل و سود قریب دو لک روپیہ واجب الادا بر آمد -
خان مذکور را بسبب زیر باری اخراجات سفر جائداد منظر نیامد - آخرش بصوابدید
برخی
بعضے مصلحان دولت پرگنہ نرمل در دست تا ادائے مبلغ قرض بعنوان رہن بنام
تفویض کردہ نائب خود را برخاست نمود - میگویند کہ دران ایام فقط یک محل نرمل در
جاگیر خان مذکور بود وصول آن بجیدہ ہزار تا بست ہزار زیادہ نبود - زیراکہ بعضے مواضعات
نرمل بتفصیل ذیل در جاگیر منصبداران بادشاہی بودند چنانچہ موضع منجلاپور وسداپور
وتامسی جاگیر سید منجلے صاحب و موضع تہادلپور وغیرہ پنج موضع در وجہ جاگیر کار
طلب خان موضع مجکی و ایلیل جاگیر میر صاحب دکھنی و موضع لنگرپور مشروط منصب قضائے
نرمل بقاضی بڈہی و موضع جام و سارنگ پور بنام سید رفیع علی ہذا القیاس موضع
کونگل وغیرہ در جاگیرات بود - الحاصل بعد دست آمدن نرمل نامبردہ بر عایا قول و
قرار معتبر دادہ در تکثیر زراعت و عمارت پرداختہ وصول نرمل تا مبلغ چہل ہزار روپیہ
رسانید در زمرہ اماثل و اقران ذخیرہ ناموری اندوخت ازان پس بتقاضائے عالم
بشری خرمن ہستی خود را باتش فنا بسوخت -

ذکر حکومت جکپت راو برادر زادہ کنٹی بنکنا ایلیلر و محاربہ نمودن از نواب امین جان جاگیر دار و فرستادن راو اوندہ رو بیل خود بحضور ناظم دکن وغیرہ احوال کہ دران ایام رو دادہ

من بعد برادرزاده ایلمیوار مذکور حکیت راو سمہ چودہری ساکن قصبہ لوست حمایت قائم
گردید وقتیکہ حکومت بہ حسب وراثت بنام خود کرد۔ میگویند کہ راؤ مذکور لیست و بلند همت
ذی جرات با دراک معاملات مالی و ملکی عقل رسا فہم بکار است بخصوص در آبادی ملک و
پرورش رعایا و کفایت سرکار و افزایش قسم اگذار و احداث عمارت نالاب ما وا بها
و مرتب کردن گڑھی ہای افتادہ و خوار خود را ممتاز از معاصرہای خود میشناخت بعد شنیدن
مذکور خبر انتقال ایلچی و اثر مذکور و مسلط شدن حکیت راو سہای بر او مسعود اطراف خود خط
نوشتہ ہمراہ کار پرداز فرستاد۔ ہمینکہ مدت رہن منقضی گشت و مبلغ قرض ادا میندی تا بلد
کہ مدیدن این رقیمہ عمل نرمل مصحوب کار پرداز ان اینجانب روانہ نمایند۔ راو مذکور
بدریافت مضمون خط جواب نوشت کہ ہنوز زر قرض وصول نشدہ از روی حساب
مبلغ خطیر بذمہ کار پرداز ان والا باقیست بعد وصول شدن تمامی مبلغ حساب فہمیدہ
خواہد شد بالفعل تمام تعلقہ مرہونہ تا ادای زر نباید گرفت اگر چیزی خیال لو مدیگر بخاطر
شریف مضمر باشد مستعد و حاضرم۔ کار پرداز فرستادہ خانمذکور را العنوان بی مروتی از
نرمل بیرون کردہ با استعداد سامان حرب پرداختہ آمادہ جنگ گردید۔ خانمذکور بہ استماع
بدمعاملگی او از غایت پیچ و تاب بہ تسخیر نرمل کمر عزیمت بستہ با جمعیت شایستہ از
بالکنڈہ کوچیدہ بر موضع جعفرپور عرف کوتاپالہ از نرمل دو کروہ فاصلہ دارد رسیدہ بہ تہیہ
جنگ مستعد گشت۔ راو مذکور از آمدن خانمذکور وقوف یافتہ با جمعیت سوار و پیادہ
پیش آمدہ طرح جنگ انداخت تا یک پاس روز فیما بین ہر دو فریق گرم و گیر و آویز
توپ و تفنگ و تیر بماند۔ آخر شکست جماعت راو مذکور بر فوج خانمسطور یورش کردہ ہزیمت
داد۔ میگویند کہ تا سہ کروہ تعاقب نمودند و غنیمت فراوان بدست آوردہ بفتح فیروزی
بہ نرمل مراجعت کردند۔ بعد چند روز بصوابدید و صلاح خیر خواہان دولت فرستادن
وکیل خود بحضور ناظم دکن کہ دران ایام بندگان نواب آصفجاہ مغفرت منزل نواب بودند

مقرر گردانید. و چون بنگش معزول با عرضداشت عجز آمیز متضمن عفو تقصیرات روانه
نمود. خاطر مسطور که امرائے متعینه ناظم دکن بود برفاقت نواب سید عالم علیخان شرکت
داشت و نواب مرحوم مسطور بلفظ عمو مخاطب میکرد. بعد شہادت نواب مرحوم استقلال
نظامت نواب آصفجاه گرفته خاطر مذکور از ان جنگ سالماً بمسکن خود داخل شده متوقف گشته
بودند. مصرع شہادت سید عالم علی خان - ماده تاریخ است. بنابران خاطر
خاطر نواب آصفجاه بسبب شریک بودن با ناظم معزول و نرسیدن بملازمت و تصفیه
ظاہری پسِ غبار ملال بر دامن خاطر خطر جائے گیر شده بود. میگویند که ہموں سال سند
جاگیر پنج محل نرمل بشرط نوکری با نصد سوار و دو ہزار پیاده با منصب و خطاب راجگی
سرفراز گردید. بعد سرفرازی جاگیر و خطاب و حصول سند در آبادی تعلقه بیش
از پیش کمر تردد و سعی بربست. تعمیر تالاب ہا و نہر ہا و دیوار خشتی گرد آبادی نرمل و
تیاری گڈیہائے دیہات متحمل و باغستان ہا و درختان انبه وغیره عمارات که جابجا
سوائے عمارات بنا کرده نواب نظام الدوله بہادر دہونسه موجود و تیار بنظر می آید بنا و
تعمیر ساخته اوست. از انجمله رودے که از کوہستان اپارا و بیٹھ برآمده از سواد
موضع چولی و چٹیل روان شده در گنگ گوداوری ملحق می شد. و آبش صرف رایگا
و بیکار میرفت. راو مذکور آن را متصل موضع چولی کنتوه بسته نہرے عظیم برآورد که
آنان آب قریب بست تالاب خورد کلان لبریز و سیراب می شوند و در تحت ہر یک
تالاب از زراعت شالی دو فصلے محصول مبلغ ہزار ہا حاصل می شود. چنانچه نہر مذکور
از اندرون آبادی نرمل از پائین قلعه کہنه میرود. شش ماه جاری و شش ماه خشک می
باشد. تیار کنانیده موسوم به بیناٹ راو کنتوه بنام یکے از برادر خود نام نہاد. اینہم از
اختراع رسائے خداداد اوست. و معبر ہائے دریائے گنگ که از موضع پنج کوڈی
تا موضع بینکٹا پور ہشت کذر آب برگنه نرمل واقعست قرار داده سوائے این چوکیات

محصول سائر جابجا و کمین داری طرق منوارع بمقتضا سئے کہ در آمد و رفت مردم متردوین و تجار بحسن ربیر مقرر کردہ دست ہیجان ... سروزیہ آوازکوکب اقبال درآبادانی تعلقہ متعلقہ و تقدیم نوکری سرکار و حصول مرضی ازلی نعمت قدر دانی نجبا و شرفا و پرورش رعایا و کامرانی زمانہ ... سرکار بہ ہوشیاری ... حاصل می نمود۔

ذکر متبوع شدن نواب عوض خان بہادر و ملازمت نمودن راو مذکور و دیگر

مقبول خدمت حضرت شیخ صاحب قدس سرہ

چون گردش دور دوار بر یک روش نمی ماند و بوقلمونی روزگار ہر آن رنگی تازہ بجلوہ می آرد از انجملہ ہنگامیکہ نواب آصفجاہ حسب الطلب حضرت ظل سبحانی عازم دار الخلافت شاہجہان آباد شدند خدمت فوجداری و قلعداری سرکار ناندیڑہ خبرہ بہ امیر کبیر نواب عوض خان بہادر مقرر و مفوض ساختند۔ بہادر مسطور شہرت آبادی و زرخیزی پرگنہ نرمل شنیدہ۔ بعضے میگویند کہ راو مذکور یک سال در نوکری سرکار حاضر نشدہ بود از راہ تادیب و بدست آوردن نذرانہ سرکار وارد نرمل شدہ در سواد موضع کوٹلہ و سانور مضرب خیام فرمود باستماع راو مذکور مستعد جنگ شدہ از بالائے قلعہ توپ و تفنگ آغاز نمود۔ بہادر مذکور بعرصہ دو سہ روز مورچال متصل دیوار شہرپناہ نرمل سمت بالکنڈہ دروازہ رسانید حالت محصوران تنگ ساخت۔ آخر الامر راو مذکور از مصلحان دولت در مصلحت کشود ہر کس بقدر شعور جادہ صلح پیمود۔ لاکن در ینباب صلح کسے پسند خاطرش نیامد۔ دران ایام بدرگاہ یزدان مقرب و مصاحب حضرت شیخ صاحب قدس سرہ یکے از مقبولان و اہل اللہ ہمدران آبادی

تا قید حیات بودند و روز شب او قات بیاد حضور قادر مطلق مصروف میداشتند
تا گاہ زہد است اتفاق رائو مذکور بوقت دو پاس شب تا یک خدمت گاربخدمت
حضرت موصوف حاضر شدہ عرض مُدعا بکمال عجز و الحاح نمودہ حضرت موصوف شنیدہ
ارشاد فرمودند کہ ہمیں وقت سر ریوڑھی بہادر مذکور بروی بعد ملاقات اللہ ترا سرفراز
خواہد کرد - بجز این صلاح صلاح دیگر با صلاح نمی آید - رائو مذکور بموجب ارشاد آن
منبع فیض ارشاد عجالتاً بجہد گاری بخت بلند و طالع ارجمند بر دیوڑھی بہادر مسطور
حاضر شد - خبرداران خبر رسانیدند کہ جگیت راو تنہا بر دیوڑھی حاضر شدہ - بہادر مسطور
خلاف قیاس پنداشتہ مکرر خبر طلبانید بہ صحت پیوست کہ بالیقین رائو مذکور است
طلبیدند بملازمت مشرف گردید و فرد مبلغ یک لک بست پنجہزار روپیہ کہ ہمراہ داشت
بطریق پیشکش بنظر گذاشت - بہادر مسطور خشنود گشتہ بخلعت دوسالہ سرفراز فرمودہ
ہمون وقت رخصت داد - روز دیگر بہادر مسطور بالشکر ظفر پیکر کوچ کردہ بسمتے عازم
گردید - رائو مذکور چند منزل ہمراہ رفتہ مرخص گشتہ باز بہ نرمل معاودت نمودہ تا زندگی
از شیخصاحب بجان رجوع و معتقد بود بعد قبول شربت جام بقا در تجہیز و تکفین اصلا
اغماض نکردہ در ہمان آبادی مدفون ساختہ بالائے مزار مبارکش عمارتے و در صحن
مسجد نیار کنانیدہ و در پیش دروازہ مقبرہ بازاری آباد ساخت حالا در نرمل بہ
شیخصاحب پیٹہ مشہور است - مزار مبارک زیادت گاہ عالم و حاجت روائے
ہر یکی بنی آدم است آرے -

نظم

مردان خدا خدا نباشد   لیکن ز خدا جدا نباشد

غرض کہ راو مذکور با طوار ستودہ و خصایل نیک و لپسندیدہ مدت بست و دو ۲۲
سال بحکومت نرمل پرداخت بخوشی و کامرانی و کامروائی لسبر بردہ آخرش
بمقتضائے عالم بشری بیمار گشتہ جان بجان آفرین سپرد چنانچہ لسان سخنش

برپشتهٔ خزانهٔ تالاب یاشبن لوچیم تیری واقع است و برادران همقوم راو مذکور بسیار بودند
که در پرگنه توپنت و چیکلی و ڈوڑایدلاباد و بهادی و آشتور بطور مزارعان و زمینداران رفتم
سرکار رسانیده بخوشی و فراغت می بودند و در تمام قومیت خود راو مذکور خوش نصیب
و روشناس حضور ناظم دکن بود - لهذا همه اهل قوم خویشاوندان افتخار خیل خود دانسته
اطاعت او بجا می آوردند -

ذکر حکومت اپا مکندراو و بعضی کیفیت قلعه بالکنڈه و فوق افزاشدن نواب اصفجاه به تسخیر قلعهٔ مذکور

بعد چکپت راو متوفی اپا مکندراو بجایش بر مسند حکومت متمکن گشته بانتظام معاملات
پرورش رعایا و آبادی تعلقه بدستور ما سلف مشغول بود سکنهٔ آنخطه در عهد امنیت فارغ البال
داشت که درین اثنا تنخواه داران حضور بعلت بایدداد مبلغ سه لک روپیه به منزل رسیده
بسختی و سزاولی نهایت تنگ ساختند و راو مذکور را عنوان سبیل زر منظر نمی آمد درین اثنا
به امروز فردا میگذرانید - چون نواب مقرب خان فرزند امین خان مغفور که پرگنه بالکنڈه و تهیگل
و بلوله و نیم پلی وغیره ارثاً و استقلالاً جاگیر داشت و تخم عمل نیک نیتی و قدر شناسی سپاه
و رعیت پروری در مزرعهٔ دلهای خلایق می کاشت که بعضی رسم سلوک و رویه او در معامله
فهم هنوز درین اطراف دستور العمل عاملان و حاکمان در سنه ۱۱۵۹ یکهزار و یکصد و پنجاه و نه
هجری جهان گذران را گذاشته بشهرستان ابد شتافت - چنانچه تاریخ رحلت نواب
خیر پیشهٔ سپر است - یعنی مستور خان برادر اعیانی نواب مرحوم که جاگیردار پرگنه خود علاوه
۱۱۵۹
بود با صغای این خبر از مقر خود بالکنڈه آمد اعیان و رفقا و سپاه و اهلکار نواب مرحوم
بگرمی و نرمی از خود ساخته خود را سزاوار حکومت و وراثت دانسته و ادم استقلال

زوجهٔ نواب مرحوم که دو محل خاصه و دو پسر زن یکے صغیر و یکے شیرخوار داشت همه انتہا
تنگ و عاجز گردانیده محتاج ساخت. آخر درجه لاچار شده زوجه کلان نواب مرحوم
باستصواب برادران خود که از سادات عالی نسب و از صف مشایخ مشاهیر دکن
بودند از نواب آصفجاه پنهانی سزاوار و ارسال مکاتبات نموده باراده تسخیر بالکنڈه طلبیدند
بندگان حضور با فواج ظفر موج همدران سال رونق افروز سواد بالکنڈه شده اول بمصاحبان
و آگهی رهنمون گشتند که شمارا ازین خطه کارے نیست در جاگیر خود بفراغت باشند که
وارث این تعلقه حاضر اند. چون خان مغضوب گوش شنوا نداشت و ظاهراهم از سماعت
معذور بود در گوش نگرفت به داشتن قسول نیا مده تا شنیده ماند آخرش نوبت بجنگ
و ضرب رسید و نائره جنگ مشتعل شده مدت شش ماه طول کشید اگرچه رفقائے
محاربان محصور فراهم آورده نواب مرحوم که یک یک اسامی منتخب متهوران بے باک
بودند از آنجا که قصور از خانه مثل آب زیر کاه بود فائده مرتب نشد و کار محصوران آتنگ شده
کار باستخوان رسید خان مغضوب از اعیان آصفی متحرک سلسله صلح شده با حال و اثقال
و ناموس خود با حرمت و ناموس برآمده بیرون رفت و جاگیر جلال پور هم بضبط خالصے
سرکار در آمد. بندگان تعالی بمعنانی حیرت و نصرت داخل بالکنڈه شده به قلعه و حویلی
نواب مرحوم که عمارات نو بود سیر و تماشائے فرموده از نقد و جنس و افیال و اسپان
و شتران و اضراب و خزاین‌ها و بنادیق و بان‌ها وغیره هرچه منظور بایست سرکار رشد
همراه بر داشتند قصبه و قلعه بالکنڈه با هفت موضع پرگنه بجاگیر فقیر منور خان المخاطب
به مقرب خان که شیرخوار بود و موضع ملکڈی وغیره بیست و سه موضع از پرگنه مذکور بجاگیر
ابراهیم منور خان المخاطب بخان زمان خان بهادر فرزند نواب مرحوم سرفراز و مقرر
فرموده معاودت نمودند. نقلی مشهور بر زبان گذشتگان تا آیندگان یادگار است
وقتیکه قلعه بالکنڈه مفتوح شد بندگان تعالی اندرون آبادی رونق افروز شده

در دیوانخانہ نواب مرحوم کہ عمارت لایق و باشان موسوم بجید رمنڈوہ بود زیب جلوس افزودند اہلکار نواب مرحوم فرزندان صغیر سن را بملازمت حضور سعادت اندوز گردانیدند ازانجا خود بدولت برخاست فرمودہ بہ سواری فیل متوجہ سیر قلعہ شدند خواجہ حامد خان المشہور بہ جنگلی شاہزادہ کہ برادر عموی بندگان عالی بود در حضور لشوق تمام مکرر سایل شدند کہ قلعہ و قصبہ بخود عنایت فرمایند بندگان حضور تامل فرمودند۔ در اثنائے شارع قلعہ پیش چبوترہ کوتوالی درخت بڑہ کلان تر واقع بود بالائے آن درخت غلیوازے با بچہ ہا آشیانہ داشت بہ سبب اژدہام مردم و کثرت سواری نر و مادہ غلیواز ہر دو از درخت بوحشت اینکہ برائے گرفتن بچہ گان خود فراہم آمدند کسان طیران و آواز برگرد آشیان خود میگشتند۔ اتفاقاً نظر بندگان حضور بر آشیان و بیسر اسیمگی پرواز آن طیران افتاد ملاحظہ فرمودہ جنگلی شاہزادہ کہ سوار از راہ ادب اندکی بیشتر بودند مخاطب شدند و فرمودند کہ حرکت و اضطرار این طائران پران و بندش آشیان بر اوج آسمان چہ وجہ خواہد بود۔ شاہزادہ مذکور و دیگر اعزہ حضور بعرض رسانیدند کہ بلند آشیانہ از بن روکہ دست تعدی احدی رسائے ستم و بیدادی نشود و پرواز اضطرار آنہا باین سبب کہ فراوانی مردمان بر بچگان دست آزار نہ کشایند و خود بدولت با تجاہل عارفانہ تکرار پیش آمدند بمبالغہ تمام ہمین قال از مقال ہمہ ہا برآمد باز دران حال از شاہزادہ مذکور فرمودند۔ ہرکس از جانداران چہ انسان و چہ حیوان استحکام خانہ و مکان برای ہمین می نمایند کہ آئندہ اولادش ماندگان محفوظ در امان باشند پس مقربخان ہم تعمیر و استحکام این آبادی برائے ہمین ساختہ کہ اولاد خود بحفظ و حراست باشد تا زندگی خود ہا بفراغت و سلامت بگذرانند آنصاحب کہ سائل این مکان گشتند خانہ یکے کہ محق باشد بدیگرے دادہ پیش عادل برحق چہ جواب توان کرد و چہ حیلہ باید نمود داری۔

نظم

بزرگے کز و نام نیکو بماند ‌ ‌ ‌ ‌ توان گفت با اہل دل کو بماند
الا تا درخت کرم پرورے ‌ ‌ ‌ ‌ گر امید داری کز و برخورے
کرم کن کہ فردا چو میزان نہند ‌ ‌ ‌ ‌ منازل بمقدار احسان نہند

آمدیم بر ماجرائے سابق اپا مکند راو کہ بہ سبب مشدت تنخواہ داران سرکار نالشہ
بکمال داشت در عین وقت جنگ بالکنڈہ با جمعیت ماحضر خود را در لشکر فیروزی اثر
رسانیدہ بملازمت حضور مشرف گشت و حسن مجرائے خود بظہور آورد و احوال
ناداری و عنوان پا بجائے زر تنخواہ سرکار بشرط مہلت بعرض رسانید بندگانعالی
نظر بر کار و تقاضائے وقت معروضہ او را مصلحت پذیرا فرمودہ از سمت نرمل دروازہ
تا حد تاراگڈہ حراست بر و سپرد مورچال او قایم کنانیدند۔ تاراگڈہ نام کوہیست کہ
اندرون متصل ملحق دیوار شہر پناہ بالکنڈہ واقعست۔ مقربخان مرحوم کوہ مذکور را
محل کوہ قلعہ دانستہ بران کوہ کہ شمال رویہ ہست و آبادی قصبہ در وسط ہر دو کوہ
مذکور مقرر کردہ بر کوہ تاراگڈہ عمارت جنگی مثل بروج و بارہ تیار کنانیدہ مستعد ساختہ
بود حسب الحکم حضور را و مذکور با جمعیت خود در انجا بند و بست مورچال کردہ از مراتب
تردوات و جانفشانی قاصر نشد و تلاشہائے دستلبستہ تبقدیم رسانیدہ۔ بعد فتح
قلعہ مورد عنایات تحسین گشتہ مشرف رتخاص یافتہ بہ نرمل رسید۔ بعد چندے
از تا سرداران اہلکار دولتش بر فہم و فراست او کہ مطلقاً در عہد حکومتش خورد برد
یکحبہ را گنجائش نمی یافتند از راہ عناد و کینہ دونی بر وقت قابو زہر در طعام مستی
کردہ ہلاک ساختند۔ بعدان ایام سوریا راو بطرف چکلی جنبہ دیہات با جارہ و
تعہد گرفتہ بسر اوقات می نمود و بعضے میگویند کہ نزد زمینداران ہمان ضلع کسے جا
نوکر بود بمجرد استماع خبر انتقال اپا مکند راو شبا شب تاختہ فائز نرمل گردیدہ بیانہای
کارخانہ جات قابض و متصرف شدہ مالک حکومت گردید من بعد کرشنا راو و

وانت ونکٹ راو و گوپال راو زمیندار پرگنه دی کنده ویولا سر سره ... صوبه خجسته
بنیاد حیدرآباد یکے بعد دیگر چند مدت بسر انجام مهام معاملت در ساحت انتظام ... راجه گوکهند
وچنین هم شنیده شد که نامبرده ها با نفاق یک دیگر عنان حکومت بدست سوریا راو سپرده
خود با عیش و کامرانی میگذرانیدند ـ

ذکر حکومت سوریا راو نجابت و شعار و مجاز نمودن با فوج سرکار و متعین شدن نامبرده در قلعه گولکنده بپاداش اعمال و آثار و بنا نمودن قلعه کالاپهاڑ وغیره احوال که در آن ایام رو داد

هرگاه که خورشید طالع سوریا راو از اوج حکومت نزمل سرکشید مسند ریاست بجلوه افروزی
شان امارت بنظر آفاق شایع و هویدا گردید میگویند که راو مذکور مردانه فرسیاه فام زود رنج
و نافذ الامر جری و شجیع بود همیشه از صحبت سخاوت ترفلاے اهل دکن اختلاط و محبت بیشتر داشت
و خود را در فنون سپاهگری ممتاز و بے نظیر می انگاشت ـ هر وقت در مجلس گفتگوے سیر و
شمشیر بر زبان می آورد و مرد شجیع و دلاور را قدردانی و شناسائی خوب میکرد و بخانه ملازمان
خود کسے حارث شادی و تقریب کتخدائی بظهور رسد خود مانی اهتمام آن کار رشده بانصرام
میرسانید ـ از تعمیر تالاب ها وغیره لوازمات غور پرداخت رعایا می پرداخت بلکه بذات
خود بر تالاب رفته بیلچه ها بدست گرفته همراه مزدوران سد هاے سنگ و گل بر سر می برداشت
تا لعودن سریل حلوه و شکوه سواری زیاده تجمل نمی آراست بطور ساده مزاجان بخانه رفیقان
و جاعداران گاه گاه رفته خبرگیری احوال می نمود ـ اگر در خانه کسے رفیق فرزند تولد شود
بخانه اش مبارکباد میرفت از همان روز مواجب شیرخواری آن طفل مقرر میکرد بطورهاے
سنجیده و عنوان هاے گزیده تالیف قلوب یگانه بیگانه بیشتر می نمود و دقیقه از
دقایق ملک و مال بملاحظه و دریافت خود فرو نگذاشت و همواره بتقدیم نوکری سرکا

رجوع و حاضر بود در اماثل و اقران معزز و مورد تحسین می بود۔

ذکر تیاری قلعہ کالا پہاڑ

دران ایام راو مذکور بہ تیاری قلعہ کالا پہاڑ ہمت گماشتہ تیاری نمود برخی احوال تیاری قلعہ مذکور و شکست ریخت آن زمانے بعضے مردم دیرینہ لسماعت رسیدہ بقلم عجز رقم می نگارد۔ وینکٹ راو نامی ایلمبوار زمیندار سرکار نی نگر عرف اشتور یکے از برادران جگپت راو سابق الذکر بود۔ ہر کس از نایبان سرکار با و موافقت می شد از و رجوع بودہ رقم سرکار بلا دقت یا بجا می ساخت و ہر نائب کہ از و نا داشت معاملہ او را بلطائف الحیل گذاشتہ چیزے مبلغ دست برداشتہ میداد کہ دران ایام تحصیل پرگنہ مامڑہ داخل جمعبندی سرکار مذکور سیکر دید روزے در مجلس زمیندار مذکور شخصے بر سبیل ذکر بر زبان آورد کہ در بن نزدیکی کوہیست موسوم بہ کالا پہاڑ ملحق بہ سہوار پرگنہ بلیغرٹپ و متصل بمامڑہ جائے استوار و محکوم کہ بہر موسم بالائے کوہ چشمہ آب زندہ لبریز است و از منزل سمت مشرق بفاصلہ دوازدہ [۱۲] کروہ واقعست اگر کسے صاحب عزم درانجا بتعمیر و ترتیب قلعہ پردازد موجب امن و ملجا از معاندان و سبب ناموری و یادگاری دوران خواہد بود۔ زمیندار مذکور را باستماع این حقیقت شوق دیدن آن کوہ زیادہ گشتہ روز دیگر معہ اعیان خود درانجا رفتہ گرد نواح آنصحرا مذکور سیر کنان بالائے کوہ چنانکہ شنیدہ بود براے العین معائنہ نمود و میل خاطرش بہ بستن حصار از یک بدگشید و ہمانجا از کار پردازان خود صلاح اندیشیدہ نقشہ صورت حصار بر ساحت خیال برکشید معماران و کال کاران از اطراف و جوانب فراہم آورد در معدود الایام حصار با بروج و بارہ و در و دیوار مرتب ساخت و زیر دامن کوہ موضع آباد گردانید۔ چون دران ایام بحکم بادشاہ وقت عمارت قلعہ یا گڈھے بے زمیندار یا جاگیردار تیار نماید جرأت نبود۔ اگر بحکم بنا

مبکہ دمور وعتاب بادشاہی میگسست - چنانچہ وقایع نگاران حضور از واقعہ سانحہ
حصار مذکور معروض داشتند از دار السلطنت بنام میر لطفی خان یکدست ضلعدار سرکار
ایلگندل کہ با جمعیت پنجہزار سوار و پیادہ بکار سرکار مامور بود حکم قدر توام شرف نفاذ یافت
کہ زمیندار مذکور بسبب بیپروائی حضور از راہ خود پسندی خیال اغاوت و خیرہ سری سنجیدہ
خود قرار دادہ حصار نو احداث نمودہ باید کہ بر سران خیرہ سر تاختہ پامال نماید و اورا دستگیر
کردہ روانہ حضور سازد و حصار نو تیار منہدم گرداند - خان مذکور حسب الحکم حضور ایلغار
تاختہ بمقام موضع انکم پیٹہ پرگنہ یلغرٹپ کہ متصل کوہ حصار واقعست مضرب خیام نمودہ
بحسن و تدبیر حصار مذکور تسخیر کردہ و زمیندار مذکور را دستگیر ساختہ بحضور روانہ نمود
بعضے میگویند کہ باستصواب اپا سکندر راو زمیندار نرمل بصلح ہمدست گردید - عرضکہ
خان مذکور چندے دران نواح اقامت ورزیدہ حصار را کہ دیدہ بانہدام رسانید و
راو مقہور بعد رسیدن حضور در ہمان قید فوت شد و خان مذکور بعد تقدیم امر حضور بسمت
سرکار ایلگندل مراجعت نمود در اثنای راہ بیمار گشتہ بدار البقا رحلت کرد و قبرش
در قصبہ کوڑمیل منضافات سرکار مذکور واقعست اکثر مردمان ہران قبر فاتحہ میخوانند
چونکہ سوریا راو بحکومت نرمل دست یافت از سر نو بہ تیاری آن حصار پرداخت و پائینس
موضعے ترتیب دادہ اہل تجار و حرفت پیشہ گان اطراف و جوانب بمعافی محصول بجبالہ
قول دادہ آباد ساخت - پس اہل بیوپار مکانہائے عمدہ و معتبر و دکاکین پختہ و
خوشنتر تیار کردہ بفراغت تمام اموال و اجناس خرید و فروخت میکردند و در بازار
آنجا اقمشہ عمدہ از جنس بانات و ابریشم و کرپاس اعلے و مروارید و اسپان و شتران
می فروختند - در مدت ہفت و نیم سال آبادی آنجا خاطر خواہ گردید و حصار مذکور ہم بہ تعمیر
در و دیوار رو بہ تیاری آورد و چون راو مذکور در قلعہ گولکنڈہ مقید شد - و احوال قید
شدن راو مسطور آئندہ تحریر خواہد آمد - بعد مقید شدن راو مسطور تعلقہ نرمل بہ

تابان سرکار تفویض یافت دران ایام راجه محمد مراد خان زمیندار بلغریب بسازش
تابان سرکار آن حصار بدست آورده دوباره از بیخ و بنیاد برکندند - چنانچه تا حال
نشان در و دیوارهاے حصار نمایانست و اطراف آن کوه تراکم اشجار و مضایق احجار
چنانست که مردمان سکنهٔ دور دور از چوبینهٔ آن صحراے لق و دق حویلی ها و اماکن عمده
تیار می کنند و بعضے مردمان که براے آوردن چوبینه میروند حصار مذکور بچشم خود
دیده می آیند - القصه آمدم بر سر مطلب هنگامے که فیمابین نواب آصفجاه و نواب ناصر جنگ
شهید باغواے مفسدان برهم زن دولت صورت جنگ و پرخاش بظهور رسید آخرش
نواب شهید بدست پدر بزرگوار اسیر گردید میگویند که بهمان سال راو مذکور از جادهٔ
طاعت سرکار منحرف گشته در نوکری سرکار حاضر نگردید و بکثرت رعونت و پندار
و افزونی زر و مال دست تطاول بمال مردم دراز کرده طریق بغاوت گزید - و
تعلقداران گرد و نواح بدست تظلمش بجان آمده از هر اطراف و جوانب دود فریاد
و الغیاث بفلک رسانید -

ذکر محاربه نمودن سوریارائو از شیخ لطف الله مخاطب به فتح نصیب خان

نواب مغفرت مآب آصفجاه بعد تسخیر قلعه بالکنڈه خان مذکور را بخدمت ضلعداری نواح
سرکار ناندیر و سرکار ایلگندل و سرکار آرا نگیر با جمعیت دوازده ۱۲ هزار سوار و پیاده سرفراز
و مامور فرمودند - چنانچه خان مذکور در ناحیه سرکار ایلگندل به تنبیه زمینداران مفسد متوجه
شده بود که همانجا نوشتجات تعلقداران گرد و نواح نرمل متواتر رسید که راو مذکور
قلعه نرمل مستحکم ساخته از قلمرو خالصه سرکار پرگنات قرب و جوار تباه و تاراج میکند
خان مسطور باستماع این خبر سواے جمعیت همراهی خود جمعیت زمینداران اطراف
آن ضلع و پیاده هاے تذکوری و حشام فراهم کرده با جمعیت قلمی و ملکی بجناح استعجال

بموضع موڑتاڑ پرگنه بالکنڈه مضرب خیام نموده از راؤ مذکور پیام کرد که برودی حاضر شده
ملاقات نماید۔ چون راو مذکور از مرکوز خاطر مذکور آگاهی داشت ملاقات قبول نکرد و ساز و
سامان حرب فراهم آورده با جمعیت پنج هزار سوار و پیاده و جزایریان سنیمار مستعد کارزار
شده بر موضع یاریلی که ایطرف ساحل دریای گنگ گوداوری پنج کروه از منزل فاصله
دارد باراده جنگ مقابل فرود آمد۔ روز دویم خان مذکور از موڑتاڑ کوچ کرده بمقابله کارزار
و رزم تهور قائم نمود اول شروع معرکه بجزایر و بان گردید من بعد سواران اهل دکن از هر دو
طرف پیاده پا شده با یکدیگر داد شجاعت دادند۔ تا یک پاس نائره جدال و قتال
اشتعال داشت آخرش هر دو فیل سواری هر دو سردار قریب روبرو شدند۔ خان مذکور
در فن تیراندازی مهارت کمال داشت تیری به راو مذکور زد که دستارش از سر جدا
گشت خواصی نشین خان مذکور گفت که مرا حکم شود بضرب تفنگ کارش به انجام میرسانم
خان مذکور گفت که این محاسبه دار سرکار است میخواهم که از گوشه کمان اسیرش
نمایم درین اثنا از طرف لشکریان راو مذکور تیر اجل به پیشانی خان مغفور رسید اندرون
کار کرده سر بسجود معبود گذاشت و فوج خان مرحوم که منهزم و جاده پیمای کوه و صحرا شده بود
همه آنها را تاخت و تاراج کرده مال و اسباب فراوان بدست آورده با فتح فیروزی
مراجعت به منزل نمود و زمینداران سرکار ایلگندل وغیره که بکمک همراه خان مرحوم آمده
بودند همه آنها را بمنزل آورده در گلوی شتران آویخته بهر کوچه و بازار بانواع عقوبت و
رسوائی تشهیر ساخته مقید داشت بعد چند روز از هر یک زمیندار جرمانه گرفته واگذاشت
و نعش خان مرحوم را در موضع مورتاڑ پرگنه بالکنڈه مدفون گردانید۔ چنانچه مزارش از حاجت
روائی مرادطلبان بهر یوم پنجشنبه از فاتحه و طیب گل جاریست۔

ذکر محاربه نمودن سوم بالو با نواب عبدالهادی خان و بعضی احوال که دران ایام روداده

بعد از وقوع این واقعه راو مذکور برسته نارخوست و سرکشی یا دعاے دعوے همچو من دیگرے نیست بغرور مالا کلام گذرانیده بفراهمی جمعیت و نگاهداشتن سوار و پیاده باستقلال حزم و هشیاری پرداخته اوقات میگذاشت اتفاقاً میرآغا نام جمعدار نامدار جلادت شعار بر جادهٔ اسلام استوار از اهل دکن با جمعیت یکصد سوار نوکر سرکارش بود و در کارزار شیخ لطف الله که بهر دو طرف بجای دکن بودند محنت و جانفشانی از همه بیشتر نموده بود چنانچه بزم و رزم جوانمردان هر دو طرف که از قومیت و بومن اهل دکن بلکه اکثرے باهم قرابت قریبه داشتند درین نواح ضرب المثل گذشتگان و یادگار آیندگان است الحاصل روزے شخصے از برادری جمعدار مذکور خانه جنگی نموده یکیس را بیجان کشت راو مذکور معاتب گشته شخص خانه جنگ را طلب نمود چون آن شخص از متوسلان جمعدار بود غیرت و حمیت جمعدار بفرستادنش راضی نگردید راو مذکور جمعیت خود تیار کنانیده جمعدار نیز با خود مستعد و مسلح گشته منتظر نشست درین رد و بدل کد و کاوش بعضے مردم ثقه و معتبر درمیان آمده طرفین را از آن فساد باز داشته رفع شر کردند همو نوقت حساب بیرطرفی کنانیده رخصت دهانیدند. جمعدار مذکور از نرمل کوچ کرده بطرف ماهور عازم گشت - در آنجا نواب عبدالهادی خان یکے از امراے خاندان آصفی که از آن دودمان فیض نشان سررشته قرابت قریبه داشت و علم اشتهار حراست فوجداری قلعه ماهور وغیره تعلقات بنام خود می افراشت جمعدار مذکور بتلاش انجور خود را بهمایم رسانیده باستصواب اعیان دولت شرف ملازمت حاصل ساخته با جمعیت یکصد سوار بمواجب بیش قرار نوکر گشته در سلک باریابان محفل خان موصوف عز و امتیاز یافت - بعد چندے روز طریق مصاحبت و مکالمت پیدا کرده بر سبیل تذکره احوال پرگنه نرمل و خیره سری راو مذکور مفصل گوشگزار ساخته مزاج خان موصوف بران آورد که تقلید نرمل بضبط اولیاے دولت سرکار باید آورد و آن مفسد بیباک را تنبیه واقعی

نموده اخراج باید کرد ازین قبیل سخنان ترغیب و تحریص ملک و مال که خارج از
دائره وهم خیال می باشد عرض کرده بذات خود بانی اینهمه شده کمر همت بر بست
و روز و شب در فکر و تدبیر استیصال قلعه نرمل درپیوست - روزی خانمسطور به راو مذکور
خط نوشته فرستاد که از پیشگاه حضور قلعداری نرمل باینجانب تفویض شده باید که زود
بهر حیه تمامتر با مقالید قلعه خود را بملازمت ما برساند اگر خیال نوع دیگر بخاطر داشته
باشد نتیجه نیک نخواهد یافت چون نوشته مرسله به نرمل رسید راو مذکور بعد دریافت
مدعا در جواب مرقوم نمود که قلعه نرمل بدون مقدم والا خالی شدن متعذر است
درینصورت دیر تابی جائز ندانسته بعجلت محل تشریف ارزانی فرمایند - قاصد جواب
گرفته سماهو رسید خانموصوف مضمون جواب ناصوابش دریافته بکمال غصه
برنگ مار در خود پیچ و تاب خورده ازان روز روز بروز به نگاهداشت سوار و پیاده
پرداخته در عرصه قلیل با جمعیت پنجهزار سوار و پیاده از ماهور کوچیده متوجه نرمل گردید
راو مذکور نیز خبر نهضت خانمزبور شنیده با جمعیت سه هزار پیاده و سوار بر موضع
نرساپور که از نرمل هفت کروه سمت مغرب واقع است مقام نمود - هرگاهیکه
خانموصوف طی منازل نموده بر مقام موضع کامول پرگنه بهینسه رسید - راو مذکور
از نرساپور ایلغار تاخته طرح جنگ انداخت از صبح تا دو پاس روز باهم معرکه توپ
تفنگ و بان و جزائر بود که از صدمات دود غبار آتشخانه قدم استقامت فوج خانمسطور
به تزلزل گرائید هر یکی بهر سمتی رو بگریز نهاد - درانحال پر آشوب و اختلاف خانمزبور
از اسپ فرود آمده با ترکش و کمان استاده گفت که من از پیش این کافر نخواهم
گریخت بلکه خود را در زمره شهدا خواهم انگیخت - جمعدار مذکور عرض نمود که مردن
ملازمان خاص همچو جا بیجا ناموری ندارد جناب عالی سوار شوید من این جنگ را
تمام خواهم کرد - چون خانمزبور نقشه جنگ ابتر دید با کسان معدود راه ماهور پیش گرفت

میگویند که ہمراه حمی ارمذکور نسبت و ہیچ کس از برادران و حویث وندان ہمه
بیرنگ لباس شوہانه سرخ پوشیده بودند. فوج مخالف - اسپان تاخته بضرب شمشیر
تیر و نیزه دلیرانه و بے باکانه بسا کس را علف و ارتیغ بید ریغ ساخته آخر الامر خود با ہم
ملبوس ہاے رنگین از خون خود رنگین تر و رنگ مکرر ساخته سرخروی جاوید با عروس
شہادت ہم آغوش گشتند. وازان گروه باشکوه یک کس ہم بسلامت نه برگشت
راو سطور تمام فوج ہزیمت یافته را بقتل و غارت پرداخته بغنیمت و فیروزی
فائز سرمل گردید. این ہمان ایامیست که نواب ناصر جنگ شہید بسفر کرناٹک مسلم
نہضت برافراشته بدست افاغنان کرپه جام شہادت نوشیدند. چنانچه
آفتاب رفت سال تاریخ شہادت است. برخے احوال سفر کرناٹک میر حسین
کرمانی در تذکرة البلاد نوشته است. القصه بعد شہادت نواب ناصر جنگ شہید ۱۱۶۴
و تردد در ریاست خاندان آصفی روداد مدتے نظم و نسق مہمات ملک و مال به تفرقه
انجامید از ہیچ جہت معامله خانگی تدارک اعمال راو مذکور فی الفور بظہور نه پیوست
لہذا بفرط غرور و تکبر سر رعونت و پندار باوج والا اتا غیرے رسانیده در ممانعت
بعضے قوانین اسلام و عدم ذبح ماده گاو جابجا منادی گردانید. دران ایام قاضی بدی
قاضی پرگنه نرمل بمشروط قضا و مدد معاش وغیره لوازمات خدمت محال مذکور
بے منت و تکرار می یافتند و در خانه قاضی مذکور ہمیشه مبلغ یک لک روپیه موجود می بود
دران مقام نرمل باعزاز و اکرام بسر اوقات می نمود. اتفاقاً دران روزہا بخانه
قاضی مذکور شادی بود و مردمان طرف ثانی از قصبه قند ہار آمده بودند متاہی تذبیح ماده
گاو شنیده با ہم رنجیدند اگرچه راو مذکور معاوضه گاو بزہا و گوسفندان ہا وغیره آب
و سرانجام لوازمه شادی از جانب خود بقاضی تواضع نموده بود. لاکن کسان طرف ثانی
خورنده گوشت گاو بودند. بقاعده اسلام ماده گاو ذبح کرده بکار پخت درآوردند.

باستماع این خبر راو مذکور قاضی را طلبیده بزجر و تنبیه از کچهری برخاست کنانیده مقید ساخت
هرچند که اعزه و همراهیانش سفارش قاضی سخن ها کردند پذیرا نمود چون قاضی مذکور
با قاضی محمد محسن قاضی پرگنه اندور قرابت و هم حیثیت منصب بود و قاضی [illegible] وهم متموّل
به دولک روپیه بود - درباب رهائی قاضی نرمل بذریعه شاهنواز خان بهادر صمصام الملک
بحضور عرضداشت نمود - درجواب ورود یافت که بعد مراجعت از سفر [illegible] آن بدکردار
بظهور خواهد آمد - چنانچه در سنه ۱۱۶۰ یکهزار و یکصد و شصت هجری عساکر فیروزی ماثر
نواب امیر الملک صلابت جنگ بهادر با شاهنوازخان بهادر صمصام الملک به تنبیه سرکشان
صوبه [illegible] لوای نهضت برافراشته از رگهوجی بهونسله مبلغ پنج لک روپیه پیشکش گرفته
ازانجا براه ماهور و چکلی بر قصبه لونت که از نرمل هشت کروه بسمت شمال فاصله دارد سواد
افروز و نهیب افگن فرق معاندان دین و دولت گردید - راؤ مذکور چار و ناچار
با نذر و پیشکش بسیار حاضر گشته شرف ملازمت حاصل ساخت - کاربرداران حضور
راو مذکور را بحکمت عملی مقید کرده در قلعه گولکنده محبوس گردانید - چنانچه برخی احوال
راو مذکور میر علی آزاد در شروع دیباچه ماثر الامرا مرقوم نموده اند -

ذکر حکومت راجه شنکر راؤ

بعد مقید شدن راؤ مذکور حکومت نرمل بنام راجه مذکور تفویض یافت مدت یکسال
بدیانت و امانت عمل کرده حسب الحکم حضور به نیابت تعلقات اورنگ آباد مامور سرفراز گردید

ذکر حکومت صف شکن خان بهادر مجاهد جنگ و مقید شدن بهادر مسطور بعتاب حضور بسبب ناحق کشتن بلساد اجزائر اندازان

ہر گاہیکہ بنیابت نرمل بنام صف شکنخان بہادر مجاہد جنگ قرار یافت بہادر مسطور کہ
میلادش ولایت ایران از قوم مغل افشار و مرد قابل و اہل تشیع بود از خدمت لشیامانی
بندگان مغفرت منزلت ہم تربیت و سرفرازی یافتہ مزاجدان سرکار عالی بود نخچہ سلی
رعایا و آبادی تعلقہ پرداختہ در تحصیل مبالغ وکفایت سرکار سعی موفورہ بکار می بردچون
بہ کبرسن رسیدہ بود ہمہ معاملہ بفرزند کلان علی نقی خان المشتہر سخان بہادر سپردہ
مختار کار گردانیدہ بود و بعد انقضائے مدت دو سال سید صالح خان نام از قوم سادات
صحیح النسب و صاحب رویہ با علم و عمل در آئین دین داری لاثانی عہد خود بود ساکن
بلدہ ایلچپور رسالہ دار جزائر اندازان حضور با بست و پنج سوار فرزندان و رفیقان و چند
کس از جزائر اندازان با تنخواہ رسالہ مذکور از حضور بہ نرمل رسید۔ بہادر مسطور با حتیاط
شدت تقاضا اندرون نرمل آمدن نداده در موضع کاچل پیٹہ کہ از نرمل متصل است
فرودگاہ مقرر ساخت روز دویم سید مسطور پالکی سوار باد و فرزند و پنج سوار و چند
نفر جزائر انداز در کچہری نرمل آمده اند بہادر مسطور و فرزندش خان بہادر ملاقات کرده
نقول تنخواہ ملاحظہ رسانید۔ پدر و پسر ہر دو معہ کار پردازان خود ظاہر ابد لجوئی و
خاطر داری سید مزبور بہ اداری و بلی پرداختہ رخصت نمودند۔ از انجا توقف و تعلل
حیلہ و حوالہ در ادائے زر سرکار از قدیم شعار عمالا تست۔ خصوص برسانیدن زر
تنخواہ نہایت عذر ہائے لاطائل بکار می بردند۔ خان بہادر کہ مدار معاملہ بر و بود روئے
بواعدہ امروز و فردا گذرانیده مبلغ تنخواہ را در لیت و لعل انداخت۔ سید مزبور کہ
شجیع و جریح بود بعد چہار ماہ ایصال زر تنخواہ و وعدہ خلافی مد نہایۃ تنگ آمدہ جویائے
وقت بود۔ روزے سواری بہادر مسطور سمت کاچل پیٹہ وارد شد سید مزبور در آن
میدان بعنوان ضرورا مدورفت رسانیده متقاضی زر تنخواہ گشتہ متعرض و مزاحم گردید
بوقت جواب سوال کلمات درشت بے باکانہ بر زبان آورد۔ بہادر مسطور کہ مغرور

تجربه کار بود نرمی و ملائمت پیش آمده به سوگندهائے موکده وعده فرداِ اقرار
نمود۔ صبحے تشریف آورده روبروئے خود معامله تنخواه تمام کمال انفصال دهند۔ غرضکه
سید مذکور را نظر برآمد کار مدعا بود لفرودگاه خود آمد۔ و بهادر مسطور اندرون نرول
داخل شد۔ خان بهادر که جوان بود و کار معامله هم جوانی داشت کینه در دل بهم رسانیده
فکر دیگر مرکوز خاطر نمود۔ سید مسطور پالکی سوار به دو فرزند اسپ سوار و چند نفر
جزائر بردار بطور ساده راهی کچهری بودند که بر پشته تالاب کسانے را که خان بهادر
برقابو مامور کرده بود از کمین گاه بدر جسته بمزاحمت در پیش آمدند۔ سید مسطور لعنوانیکه
قرینه بهادران صاحب جرات باشد پیش آمده داد سپاه گری بائین بهین داده
با یک فرزند دل بند جام شهادت نوشیده زنده ابد گشتند و یک پسر خورد که
بست و دو ساله بود۔ نوزده زخم بندوق و شمشیر و نیزه برداشته هم در انجا افتاده
میگویند که بعد گشتن و کوشش کسان ظالم متفرق شدند۔ پسر مذکور برخاسته
با نعش هائے پدر و برادر خویش پیاده پا تا دفن گاه آمده مدفون کرده باز بفرودگاه
آمده به تیمار زخم ها و برآوردن گلوله پرداخت۔ هر چند که همراهیان بان سید زاده
پر دل مجوز سوارے شدند تا تدفین پدر و برادر خود اقبال نکرد۔ چنانچه هنوز نشان
مزار آن دو سید مظلوم در کاجل پیٹه واقعست بعد وقوع این واقعه شهادت
کیفیت به بهادر مسطور ظاهر شد۔ از انجا مذهب شیعه داشت جزع و فزع بسیار
نموده ریش خود بر کند که ما دوستدار و شیعه اهل بیت اطهار بودیم بجا ادائے خارج
از دین داری تماشه فی شد که تا قیامت گرفتار خون سادات گشتیم و به شب آن روز
خان بهادر خوابے عجیب و غریب مشاهده کرد که بر پشته همان تالاب اذان جانب از
دور سواری با جلوه و شکوه تمام می آید۔ بزرگے نورانی بلباس غریب بر تخت سوار
نشسته۔ خان بهادر زیر پشته تنها استاده از آیندگان پرسید که این سوار کی

کیست شخصی از جلوئیان میگوید که بمیدانی این سوارے مبارک ماہ عرب و مہر عجم خلف الصدق و فخر آدم امام الثقلین نور العین حضرت امام ابی عبد اللہ الحسین علیہ الصلوٰۃ والسلام بمجرد شنیدن نام مقدس خان بہادر را اشتیاق دیدن آن نور ذو الجلال زیادہ شد باادب و ہوشیاری استاد در ہمین حالت تخت مبارک محاذی او رسید و برگوشہ تخت دست سید مرحوم و مظلوم است برابر نظر خان بہادر تخت رو بہ رو متوقف شد۔ جناب اقدس از سید مظلوم استفسار میفرمایند کہ ای سید صالح قاتل تو ہمین کس است و از چشمان نور افروز بجانب خان بہادر اشارہ می فرمایند۔ سید مزبور از کمال ادب و شرف سیادت نظر بر زمین دوختہ ہیچ نمی گویند باز تخت مبارک روان شد و نظر مقدس تا حرکت تخت بر خان بہادر بود در ہمین حالت بیدار گردیدہ باز خواب نہ نمود صبح در مجلس خود پیش علما و عقلا معاملہ خواب شبانہ بیان کرد اگرچہ حاضران مستمع تعبیر خواب بر خلاف اصل شرح آوردند کہ اطمینان او شود۔ لاکن خان بہادر ہم مرد قابل بود علانیہ پیش ہمہ کسان باواز بلند گریان ظاہر نمود کہ درین عتاب تا روز حشر دلشر انگریز و اولاد انگریز افتاد شما ہمہ با اطمینان خاطر می نمایند۔ لاکن دولت ظاہر خاندان انگریز ہم سریع الزوال است واندوختہ یک عمر پامال خواہد شد آرے چگونہ نشود۔

نظم

سادات افضل اند و ذکر و صفت شان جلی | اولاد مصطفےٰ و جگر گوشہ علی
برفعل شان نظر مکن اے حرز جاہلے | الصالحون للہ والطالحون لی

ہمہ مردان عواقب امور میدانند و قتیکہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم شان سادات را از ہیچ حدیث نوازش فرمودند کہ اگر نکوکار ہستند بہ خدای اند و اگر بدکار باشند نظر بر ذات من داشتہ بلطف و مدارا پیش آیند۔ پس سید صالح خان اسم بامسمےٰ داشت در سیادت و شرافت و شجاعت و صلاحیت و حفظ ادب

شریعت عدیم المثال و قدوه روزگار بود از مرمان ثقات احوال آن مدار احسان شهادت
شهادت آنچه شنیده اگر مفصل نگارد وکتابے دیگر می شود چه عجب که آن مظهر قدرت و اعجاز
منظر رحمت و عنایت سرفراز فرمایند - آمدم بر سر مدعا ما لقی سواران و جرار اندازان با پسر مرحوم
سید مظلوم بے نیل مقصود روانه حضور گشته از ظلم و بیدادی خانه زکور استغاثی شدند
سدگان تعالی بسنوح این خبر سراسر ظلم وکدر غایت عتاب آمود شده بصدسوار نظر اولی مامور
فرمودند که صف شکنخان را با پسران و متعلقانش بحضور آرند اسباب فی اموال او را جابجا
در ضبط سرکار نگهدارند - چنانچه حویلی ها و باغهائے بهادر مسطور و اسباب متعلقانش مثل در اورنگ آباد
و حیدرآباد وغیره که بود بهر جا احکام ضبطی بنام صوبه ها و تا ئبان سرکار شرف صدور یافت
و چند متعلقانش که در نرمل حاضر بودند بهدران هنگامه دار وگیر معه طفلان خورد سال از نرمل
بگالکنده رفته در پناه فرزندان مظفر بخان مرحوم اقامت گزیدند و اساسه و اموال آنچه
در حویلی بود - بدریافت اہل ضبط آمده داخل سرکار شد چون مختار و مدار دولت پدر
پدر خان بهادر بود اموال جواهر بسیار که نزد ساہوان نگهداشته خان بهادر بود جابجا
گم شد - اثرے ازان بدست نیامد - تا رسیدن و بردن سزاولان احوال عتاب
حضور شنیده صف شکنخان از ندامت و خجالت الماس خورده در اثنائے راه خود را
جوہر ساخت راہی وطن اصلی گردید مکرم خان بهادر را در قلعه املگندل مقید و محبوس داشته
بودند و ازانجا به قلعه گولکنده داخل کردند و در همون حبس فوت شد و ازان وقت با ولاد
صف شکنخان حلب خطاب و جاگیرات گردید -

ذکر حکومت سنپت رائے

بعد ازان سنپت رائے به نیابت نرمل بین الاقران معزز گشته دو سال حکومت کرده
حسب الطلب حضور روانه حیدرآباد گردید -

ذکر حکومت رگھناتھ پنڈت ری از نام خان بہادر

بعد عزل سنبت رائے کہ انتظام معاملہ نرمل اینچہ در ہنگام کارفرمائی صف شکنخان بود در وقت رائے مسطور صورت کبرائے نیافت ۔ در دو سال عمل او بہ نسبت معاملت خانمزبور نقصان سرکار بوضوح انجامید ۔ لہذا رگھناتھ پنڈت ری کہ در حکومت خانمزبور بمراتب و لتخواہی خان بہادر چندے مامور بودہ و عنوان نہج و معاملہ آنہا در نظر داشت ۔ بعد مدت دو سال از کاربرداران حضور سروا کردہ دخل در معاملہ نرمل نمود اینکہ امانت محفوظ خان بہادر کہ جابجا بانزد ساہوان داشتہ سراغش نمیرسد و خان بہادر کہ در قید است تا بودن اندکے ہرگز ظاہر نخواہد کرد ۔ و مرا اگر بکار نرمل منصوب فرمایند بکفایت تمام مامور معاملہ خواہم بود و ہم در ضمن حکومت نرمل از امانات خان بہادر کہ از ساہوان و زنارداران ذی اعتبار بسازش ہا مخفی داشتہ اند انہم برآرم ۔ کاربرداران حضور ازین نوع کلمات او در اصلاح کار و کفایت سرکار اندیشیدہ بعرض حضور رسانیدند ۔

مصرع

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

ابمعنی در حضور مناسب وقت و صلاح کار منظر در آمد ۔ چنانچہ نام بردہ را بہ نیابت نرمل سرفراز فرمودہ رخصت دادند ۔ بعد داخل شدن مصلحتاً خود را از نائبان خان بہادر ظاہر نمودہ بانتظام معاملت بوجہ احسن پرداخت و تا رسائے خرد از تجسس و تلاش محفوظ داشتہ خان بہادر ہم داخل سرکار نمود و مالواجبی سرکار ریر وقت تحصیل و صول کردہ بحضور می فرستاد ۔

ذکر مخلصی یافتن سوریا راو از قید گولکندہ باستصواب اکابر یگان مینداری سرکار میدک وہ پانیدن سرکار آرامگیر و عوض نرمل

سوریا راؤ سابق الذکر که در قلعه گولکنڈه محبوس بود۔ مدت هفت سال گذشت
که کسے سوال جواب رہائی او در حضور نمیکرد در ان ایام ناگن عرف شنکرای
نام زمیندارنی سرکار رمیدک با جمعیت سه هزار سوار و پیاده در نوکری سرکار
حاضر می بود و از دیگر زمینداران عنایات حضور بر احوالش بیشتر مبذول بود حینیکه
بعضے اوقات در مجلس رائے دولت و اقبال باریاب شده عرائض معاملات و فراد
مطالبات بنظر حضور می گذرانید۔ باستماع شهره مصاحبت زمیندارنی کارکنان
راؤ مذکور بعجز و الحاح رجوع آورده درباب مخلصی آقاے خود تدبیرے جستند و
سخنان نرم و تملق مزاج زمیندارنی بهمینی آوردند که راؤ مذکور نذرانه حضور اگر
قبول کند البته کفیل مخلصی او شده عرض نموده آید کارکنان از نوید ایمینی راؤ مذکور
را خبر دادند بجاے خود برهم شده گفت که من سوریا راؤ ام بوساطت زنکه ضعیفه
سوال و جواب رہائی خود هرگز نخواهم کرد اگر مرد باشد مضائقه ندارد آخر الامر به گفته
بعضے اعیان دربار بذریعه زمیندارنی مذکور مبلغ یک لک روپیه نذرانه قبول کرده
از قید رہائی یافت و معاوضه تعلقه نرمل سند جاگیر سرکار و رام گیر حاصل نموده
از طرف خود جهار راؤ نام وکیل در حضور گذاشته مرخص گردید از انجا جمعیت سوار و
پیاده نگاهداشت کنان بسمت رام گیر عازم گشت و جمعداران قدیم و رفقاے صمیم
ساکنین نرمل که بعد مقید شدن راؤ مذکور جا بجا بتلاش معاش متفرق شده
بودند۔ همه آنها را مژده رہائی خود قول معتبر نوشته فرستاد۔ بعد آمدن آنها
بمواجب بیش قرار موافق معمول نوکر داشت۔ غرضکه تا رسیدن رام گیر جمعیت
یکنیم هزار سوار و پیاده فراهم کرده بمحاصره قلعه پرداخته مورچال قایم ساخت
میگویند که قلعه مذکور را پنج حصار دائره است از انجمله در اندک فرصت بپا مردی
همت دو حصار بدست آورده از حصار سیوم آویزش داشت که درین اثنا غلبه

خیره دستی راؤ مذکور نظر در آورده بعضے تعلقداران و مقدمان و رعایاے آن نواح
رجوع آورده سخنان اطاعت و آمیزش مسلک آمد و رفت جاری داشتند۔
روزے قاضی رام گیر نیز براے ملاقات راؤ مذکور آمده بود۔ بعد پرسش خیریت
طرفین و سخنان آمیزش فیما بین کلمات کفر و اسلام درمیان آورد۔ چون راؤ مذکور
از سابق سوخته و کوفته آزائین مقالات اسلام در واقع است قاضی از بس که
بزرگ و از اہل شریعت و طریقت بود۔ آن ظلمت سرشت حجت لایعنی و تکرار غیر واقعه
بر زبان آورده قاضی را به بے عزتی از مجلس بدر نمود۔ قاضی موصوف از آنجا با دل
صد داغ خفت دادبیداد کنان به بلده حیدرآباد رفته کفن و بوریا در بر انداخته بقصد
دادخواہان پیش دروازه مسجد با فریاد و الغیاث مقیم شد۔

ذکر تعین شدن افواج کثیر به تنبیه سوریا و بدکردار و گریختن راؤ مذکور از آنگیر بموضع بیر کتل پرگنه بالکنڈه

بندگان عالی براے اداے نماز جمعه تشریف آورده بودند بمعاینه احوال قاضی مستفسر حقیقت
راؤ مخذول شده ہمه تقصیرہاے ماضی آن مفسد خیره سر به تجدید یاد آورده ہمون وقت
حکم پانصد سوار و پانصد پیاده برناے اسیر کردن آن بدکردار شرف نفاذ یافت۔ چہاراؤ
وکیل که حاضر بود با قاصد تیز رو به راؤ مذکور نوشته فرستاد که باوجود ذلات سابقه و
معافی آن درین روزها قصورے لاحقه و تقصیرات بیشین ملکه از آن زیاده تر از شما
بوقوع آمده که قاضی را خفت دادند۔ فی الواقع که بر جمیع کافه اہل اسلام خلش خواطر
گردید و عتاب بندگان حضور از بس گشته جمعیت یکهزار سوار و پیاده براے تنبیه و
دستگیر ساختن شما مامور و متعین شد۔ اگر این بار بدست کسان مامورہ خواہند افتاد

نوبت رحان خود دانند - پس مناسب وقت همین می نماید که جان خود بدست خود باید داد
یا بطرف کاسی رخت ندامت باید بست - قاصد مرسله روز از شب و شب از روز
جدا ندانسته بسرعت تمام نزد رام گیر در جمعیت راوے جمیت داخل شده نوشتهٔ کپتیل
رسانید و هم زبانی ظاهر نمود - راو مذکور بدریافت مضمون خرابی هوش و حواس باخته بادل
صد داغ تشویش و متردد همه رفقاے قدیم و ساکنین نرمل را فراهم کرده بمعاملهٔ خط آگاه
ساخته از هر یک جویاے مصلحت گردید - همه کسان بقدر حوصلهٔ خود ها رصلاح وا
نمودند - لاکن مطابق راے وی تا صوابش تدبیر کسان پسند خاطرش نیامد از خود صلاح بهمه ها
گفت که شما ها از آبا و اجداد پرورده این خاندان هستند تدبیر مقرر کرده ام میگویم همینکه من
امشب از اینجا کناره میگیرم شما همه ها موافق معمول بر مورچال رفته تمام جمعیت را ایما نمایند
که فردا وقت صبح بر قلعه یورش مقرر شده بر آوازه توپ بجاے خود خبردار باشند هر گاه یک
توپ سر دهند یکبارگی از هر سو شتافته حمله حمله بکنند - بعد از فرار شدن من که صبح
میشود از گریز من همه مردم آگاه گشته جابجا منتشر خواهند شد - شما ها همراه منتشران بطرف
نرمل رفته در چهال و اطفال خود ها به بهانه اقامت خانه و اظهار عالم بیکاری بتدریج و
تجویز قلعه نرمل بدست باید آورد - در جلدوے این کار شما ها را پیش از بیش رعایت
و سرفرازی خواهم کرد - بهمین عنوان همه مراتب بند و بست کار خویش به رفقاے معتمد
آگهی ساخته بوقت نیم شب از انجا گریخته بموضع بیرکنل پرگنه بالکنده خود را رسانیده مخفی
ساخت و بر قلعه رام گیر جمعیت مورچال همه کسان بموجب اشاره مستعد یورش و منتظر
آواز توپ بودند صبح بر آمد از هیچ جا آواز نیامد تا بسر دادن توپ چه رسد آخر کار رشتهٔ ها
یافت که راو مذکور شبا شب گریخت و باد تند انتشار غبار مذلت و ندامت بر فرق
سپاه وامانده بیخت ناچار تمام جمعیت سراسیمه و متفرق شده بهر سو جاده
آوارگی پیمودند از آن جمله مردمان ساکن نرمل از سوار و پیاده قریب چهار صد کس

بہ نرمل آمدند و بر سلامتی حالت خویش ابواب اطمینان بر رو کشودند۔

ذکر تسخیر نمودن قلعۂ نرمل رفقاے سحریار انور قتو و غلام و بعضے افغانان باہم صورت نمودن برملا

دران ایام بہ نرمل ہمون رگھناتھ ہنڈہری بود کہ بالا مذکور شدہ نامبردہ کسان مفرور را
را اندرون آبادی آمدن نداده تا مدت یکماه بیرون داشت آخرش بگفتۂ بعضے
مردم ثقہ و معتمد نظر بر خانہ داری و سکونت آنہا داشتہ از مسلمان قسم قران و از
ہنود سوگند بید و پران گرفتہ بآمدن نرمل پروانگی داد۔ غرضکہ ہمہ کسان تباہی
زدہ را آنگیر چہ سوار پیادہ در نرمل بخانہا خود آمدہ اقامت ورزیدند و در باطن بہ تسخیر قلعہ
نرمل قابو می جستند۔ بعد دو ماہ ایام محرم سنہ رسید۔ بتاریخ پنجم ماہ مذکور کسان قابو جویان
بایکدیگر آئین خانہ جنگی فیمابین خود بظاہر قرار دادہ باستعداد سامان حرب در میدان
قصبہ متصل پنجہ شاہ کہ جائے متبرک است باہم صف آرا شدند قریب بود کہ کار بشمشیر
رسد ہمدرین قیل و قال مردمان معتمد در رسای عقل معتبر بمیان آمدہ بفہمایش طرفین
پرداختند۔ چون ہنگامہ موقوف و فساد برطرف گشت تمام جوق جوق خانہ جنگ پس و
پیش از پیش دروازۂ قلعہ بخانہ خود میرفت و حارسان قلعہ از خبث باطن آنجماعت خالی الذہن
و غافل بودند یک بیک اندر استہ شارع عام انحراف کجروی اختیار کردہ بدروازہ
قلعہ رسیدہ مفتوح ساختہ اندرون خزیدند۔ فی الفور بہ بند و بست برج و بارہ
پرداختہ آوازہای توپ فتح سر دادند۔ باستماع این کیفیت عامل مذکور فرار
نمود و تمامی اسباب و اساسہ او از نقد و جنس خانہ اش بتاراج و غنیمت آنجماعت رسید
راو مذکور کہ در موضع پرگنہ مختفی بود بمقاصد دلی کامیاب گشتہ شادان و فرحان

داخل نرمل گردید و جمعداران و رفیقان قدیم که باین کارنامه سترگ داد جانبازی
داده بودند بانعام هاے شایان و رعایت نمایان سرفراز و ممتاز گردانید۔ بعد
فتح قلعه نرمل روز و شب در فکر و تدبیر خانه براندازی خلایق کمر جهد بر بسته از هر
پرگنه و تعلقه گرد و نواح دست تطاول و تعدی دراز کرده هزارها مبالغ بمعرض وصول
می آورد اگر احیاناً کسے از تعلقدار یا زمیندار در ارسال زر و مال یا فرمایش بقدر
ضرورت حال بتغافل و تعذر پرداخت او را قابوے وقت بدست آورده بخاک
برابر می ساخت۔ ازان جمله پرگنه بلغرپ که از نرمل سمت مشرق بفاصله شانزده
کروه واقعست و زمینداران آنجا از اهل اسلام و از عنایات صاحبقران شاه جهان
بادشاه غازی بر حکومت و زمینداری پرگنه مذکور مامور و متصرف بودند۔ انشاء الله تعالی
احوال اینها پیشتر بقید قلم خواهد آمد راو مذکور از آنها عناد جانی داشت۔ بمقتضاے
فرصت وقت که مضمر ضمیر او بود از نرمل ایلغار تاخته در اندک فرصت گڑهی قصبه
مذکور کنده بزمین برابر ساخت۔ تا مدت سه سال را نخطه عمل خود داشت و
زمینداران آنجا بپاس جان و حرمت ناموس از کربت وطن راه غربت پیش گرفته
و بطرف دباک و لچهاپیٹه جاده آوارگی بپیمودند۔ و سواے اینهمه خیره سری از خانه
دیسپانڈیه پرگنه اندور که شخص متمول بود مردمان بطور ڈاکه فرستاده مبلغ
یک لک روپیه بجبر و تعدی وصول نموده۔ غرضیکه تعلقداران اطراف بنام
آن سرکش همچو بید لرزان و از حرکات سفاکی او ترسان بودند۔

ذکر متعین شدن افواج سرکار عالی بسرکردگی غلام سید خان بهادر سهراب جنگ بنا بر سوبارا و مراجعت ممدوح بهادر موصوف بنیل مقصود به حیدرآباد

در سنه یکهزار یکصد و هفتاد و سه هجری غلام سید خان بهادر سپهسالار [illegible]
با جمعیت دوازده هزار سوار و پیاده حسب الحکم حضور بندگان عالی بنا بر تنبیه راوه مذکور
مامور گشته بکوچهای متواتر طی مراحل نموده بموضع نرساپور مضرب خیام نمود و راوه
باستماع این خبر راوه مذکور نیز با جمعیت شایان بمقابله بهادر مسطور [illegible]
دیگر در میدان موضع مذکور کارزار شایان بظهور رسید چنانچه جانبین و چند نفر
از معتبرین فوج بهادر مسطور دران جنگ بکار آمدند که مزارات آنها پیش دروازه
آبادی موضع مذکور سمت مغرب واقعست. بعد ازان بهادر مسطور سلسله جنبان مصالحت
شدند. لاکن از راوه مذکور بدون گفتگوی سپر و شمشیر سخن دیگر نشنید بنابران
بحیدرآباد مراجعت فرمود.

ذکر مامور شدن قادر صاحب فاروقی از حضور به مهم نرمل و رفتن راوه مذکور همراه ایشان بملازمت حضور

در سنه یکهزار و یکصد و هفتاد و چهار هجری فیروزی عساکر بندگان عالی متوجه صوبه
بجرار شده از اثنای راه قادر صاحب با جمعیت پنجهزار یا دو هزار سوار و ده ضرب توپ
به تنبیه راوه مذکور به مهم نرمل مامور فرمودند. هرگاه که مشارالیه شرف رخصت حاصل
ساخته بموضع پیپری مضافات که از نرمل دوازده کروه بسمت مغرب فاصله دارد
و برکناره دریای گنگ واقعست مقام کرده به راوه مذکور پیام فرستاد که اگر بخت یاوری
نماید بذریعه استصواب اینجانب بملازمت حضور مستعد و مشرف گردد انشاء الله تعالی
بعد حصول سعادت ملازمت تمام قصورات و زلات تو معاف کنانیده از بحالی
قلعه و پرگنه نرمل بین الاقران سرفراز و سربلند خواهم کنانید. درین قول و عهد

هیچ نوع شبه و توهم بر دل نیاورده حاضر گردد - راو مذکور سخنان مشارالیه را قبول
نکرده بتهیه سامان جنگ مستعد گشت - درین اثنا خبر رسید که معسکر فیروزی مآثر باراده
تسخیر قلعه نرمل متصل لوه گانون نزول اجلال فرمود، و عنقریب رونق افروز سواد نرمل
میشود - راو مسطور بمجرد استماع این خبر عبرت اثر از اعیان دولت خواهان ما فراست جویای
مصلحت گردید همه متفق اللفظ و المعنی بملاقات مشارالیه صلاح دادند - آخر الامر بملاقات
راضی گشته در جواب گفته فرستاد که ملاقات طرفین زیاده از دوازده کس تنها بربا
جمعیت و کثرت هرگز موافقت نمیکنند - مشارالیه بعد استماع این پیام با کسان معدود
از موضع بیپری برآمده به چٹیل که دو کروه از نرمل بسمت مغرب واقعست خود را رسانید
راو مذکور نیز از نرمل با جماعهٔ قلیل عازم شده بر کنار رهتر چٹیل با یکدیگر ملاقات بظهور
انجامید - بعد دریافت خیریت طرفین سخنی چند درمیان آمده معامله برین نمط قرار یافت
که بالفعل یک بیرق سرکار عالی با بست پنج جوانان بار بر قلعه نرمل بطور تهانه سرکار
بدارند - بر همگنان ظاهر شود که تهانه سرکار عالی بر قلعه نرمل نشست - من بعد با
جمعیت خود همراه اینجانب راهی لسعادت و ملازمت بندگانحضور مشرف باید
گشت راو مذکور از انجا که بانحراف در باطن خود مقر و نادم و متوحش بود اول
عهد و پیمان استوار و سخنان قول و قرار از مشارالیه گرفته قبول کرد - همدران روز
بتقدیم و ترسیل لوازمات ضیافت پرداخته بر طبق اقرار بیرق و جوان سرکار بر
قلعه روانه ساخت - روز دویم بادل دو نیم و بتصور خیالات امید و بیم همراه صاحب
مشارالیه عازم گشته بمقام موضع کاسرلی بموجب قرار معهود بملازمت حضور
مشرف و سربلند گردید - بندگانعالی از جرائم ماضی او اغماض فرموده بدستور
سابق در نوکری سرکار عزو امتیاز بخشیدند -

ذکر توجہ رایات عالیات بندگانعالی بصوب محمد آباد بیدر و محاربہ نمودن از فوج غنیم در نواح اوسہ و اودگیر تا مقام تاندولچہ

ہرگاہ کہ لشکر ظفر پیکر بسمت بیدر علم نہضت بر افراشت راؤ مذکور ہمراہ رکاب فیض انتساب رقم انقیاد بر صفحۂ اعتقادی نگاشت۔ چون عساکر فیروزی حوالی قلعہ بیدر رسید جاسوسان خبردار خبر آوردند کہ افواج مرہٹہ در ضلع اوسہ و اودگیر آوارہ شدہ در قلمرو سرکار عالی ہنگامہ آرا گشتہ دست بتاراج کشادہ اند۔ باستماع این خبر بندگانعالی عنان عزیمت بسمت اودگیر معطوف نمودہ متوجہ کارزار شدند اتفاقاً ہر دو لشکر صف آرا شدہ جنگ و جدل آغاز نمودند۔ آن روز راؤ مذکور با جماعت خود کارزار نمایان و جانفشانی فراوان بظہور رسانیدہ گرد ندامت و ذلات سابقہ را از چہرہ حال مرتفع ساختہ بین الاقران بصدائے آفرین و تحسین سربلندی یافتہ از پیشگاہ حضور بانعام مبلغ پنجہزار روپیہ بعنوان مرہم بہا و بخطاب راجہ ہنونت جنگ بہادر سرفراز و ممتاز گردید۔ از انجا لشکر فیروزی در محاصرہ افواج غنیم با کشش و کوشش ہر روزہ کوچ بکوچ بمقام موضع تاندولچہ ورود یافت ہمدران روز تمام سرگروہ ہائے غنیم فیمابین خود با قسم و عہد بیل بھنڈار موکد کردہ با فوج سرکار عالی آنچنان جنگید کہ در ولیست فوج قلب لشکر اسلام پایمال سم ستوران گشتہ ہزارہا عالم کشتہ و مجروح گردید۔ چنانچہ دران معرکہ نواب جعفر علیخان و قادر صاحب کارٹری و راجی [illegible] خان زمیندار پرگنہ بلغرطپ وغیرہ سرداران معتبر داد مردانگی دادہ بر نمک سرکار تصدق و جان نثار گردیدند۔ و راؤ مذکور با رفقائے خود در میدان معرکہ مجروح افتادہ بود [illegible]ت فیمابین بندگانعالی و غنیم جواب و سوال صلح در پیش آمد و راجہ رائے رایان با

دفاتر ممالک دکن نزد رکھو پنڈت پیر دہان فرستادند بعد واگذاشت چندے قلعجات واملنہ والکہ خود بدولت واقبال مراجعت بحیدرآباد فرمودند - چنانچہ احوال جنگ تاندولچہ در سیر توزک آصفی مرقوم است -

ذکر فوت شدن سوریا راو بعارضہ سرطان در ضلع ناندیڑ

در سنہ یکہزار ویکصد وہفتاد وپنج ہجری بندگانعالی بعد انتظام سفر برار از نواح اورنگ آباد نہضت فرمود وراو مذکور نیز ہمراہ رکاب دولت انتساب رہ نوردجادۂ اطاعت بود ہرگاہ کہ الویہ ظفر طراز بر ساحل دریائے گنگ گوداوری ظل اقبال افگندند - برلب دریا بتماشائے آن سواد بہجت افزا چندے مقامات فرمودہ خود بدولت واقبال فضائے آنخطہ را بقدوم دولت لزوم زیب وزینت بخشیدند ناگاہ راو مذکور را بمقتضائے عالم لبشری صورت بیماری رونمود بعد چند روز عارضہ سرطان از سوراخ اجل بر لشیت نمایان شدہ بکاوش نیش اذیت ابواب شدائد کشود - ہر چند تدابیر ومعالجہ پرداختند سودمند نیامد - آخر ش بمصابیت مرض از دار الملک دنیائے فانی رخت ہستی بربستہ بدود غبار آتش فنا پیوست - بعد فوت شدن راو مذکور کارپردازان حضور بر اسباب واساسہ وخیام ونقد جنس او رابضبط سرکار در آوردہ خواستہ بودند کہ داخل سرکار نمایند درین اثنا نیکاجی پنڈت دیوان وسیارام پنڈت بخشی کہ ہر دو کارکن ورکن دولت راو متوفی بودند - بمتصدیان سرکار رجوع آوردہ نذرانۂ سرکار قبول کردہ بنام گنگا راو کہ برادر زادہ را ومتوفی بود سند بحالی نرمل وغیرہ بدستور سابق حاصل ساختہ بانیل مقصود واطمینان تمام بہ نرمل داخل شدند -

ذکر حکومت گنگا راو و تغیر شدن تبر ملک از او مسطور و تفویض یافتن به ابراہیم بیگ خان و تتمہ

گنگا راو آدم بلند فطرت جسم آرام طلب بود. میگویند که تمامی کاروبار مالی و ملکی بدست اختیار کارکنان سپرده خود در پرستش بتان بتخانہ و مصاحبت برہمنان پنڈت و اختلاط اطاعت ایا واران مدام و رسومات ہری کتھا و بید و پران مصروف الاوقات می بود. از ملاقات اہل اسلام از دمیده صبح تا یک پاس روز برآمده تخم انکار در مزرع اعتقاد می کاشت. بلکه حجتنر از احتیاط می نمود. در تقدیم نوکری سرکار بقاعدہ معہوده ہر سال یکے از برادران خود می فرستاد و گاہے خود ہم میرفت. در سنہ یکہزار و یکصد و ہشتاد و چہار ہجری حسب الحکم سندگا نعالی با فواج ظفر امواج بر موسیخان بہادر رکن الدولہ و ابراہیم بیگ خان دہونسہ وغیرہ امرائے رفیع الشان برائے تسخیر قلعہ کلیانی که بعد فوت شدن راجہ رام چندر زوجه اش بنجیال باطل از دایره اطاعت آصفی خارج آہنگی نموده باستحکام قلعه و فراہمی ساز و سامان حرب پرداخته مستعد جنگ شده بود. بنا بر گوشمالی آن گرفتار وادی ضلالت متوجه انتقام شده به نیروے ایزدی قلعه مذکور باندک فرصت مفتوح ساخته متصرف اولیاے دولت ابد مدت درآوردند. بعد افتتاح قلعه مراجعت به تسخیر نرمل فرموده عازم شدند. بعد قطع منازل در نواح نرمل رونق افزا شد بموضع کوٹله و سداپور مضرب خیام عساکر فیروزی مآثر گردید و ابراہیم بیگ خان بہادر ضابط جنگ دہونسہ با جمعیت خود موضع ایلاپلی که از نرمل سمت مشرق بفاصله یک کروه واقعست فرود آمده به پناه پشته ہاے پوچیم بیٹھ مورچال قایم کرده شروع توپ و تفنگ نمود راو مذکور با جمعیت اند رون تا پنج روز شرط مردانگی بجا آورده روز ششم زینهار خواست حیدر آقا نام جمعدار که برادرزاده میر آقا جمعدار سابق الذکر بود مانند. و عرائض

بحضور روانہ نمود - بعد ملاحظہ عرضی از پیشگاہ حضور معاوضہ نرمل سند جاگیر وزمیداری
پرگنہ اٹنور بنام راو مذکور مرحمت گردید - روز دیگر از قلعہ فرود آمدہ راہی اٹنور
گشت - میگویند کہ راو مذکور را از اسمعیل خان نبی کمال اتحاد یگانگی بود وخانزور
از ابراہیم بیگ خان دہونسہ سخت عداوت قلبی داشت - باستماع خبر محاصرہ
نمودن افواج سرکار قلعہ نرمل با جمعیت پنجہزار سوار و پیادہ بکمک راو مذکور از
ایلچپور برآمدہ باسپ قیچی از راہ ماہور و کسم پیٹ بہ تعلقہ نرمل رسیدہ شنید کہ دیروز
قلعہ نرمل از دست راو مذکور رفت و تھانہ سرکار نشست - اگر پیشتر دو روز میرسید بار
باموقع بود الحال برای کاری کہ آمدہ بودند آن کار از دست رفت پس خانزور
برکم ہمتی و کوچک دلی راو مذکور طعنہ و تشنیع کنان براہیکہ آمدہ بود بے نیل مقصود
از ہمون راہ بایلچپور روانہ گردید - القصہ بعد تغیری گنگا راو تعلقہ نرمل بنام ابراہیم
بیگ خان دہونسہ درجہ جاگیر مقرر شد - میگویند کہ گنگا راو ہفت ونیم سال
حکومت کرد - الغرض تمام طبقہ ایلمیواران بقول بعضے شصت سال و باتفاق
جمہور مدت ہفتاد وپنج سال حکومت و کارفرمائی نمودند -

ذکر عروج مرزا ابراہیم بیگ خان دہونسہ ابن فاضل بیگ خان دہونسہ

مرزا فاضل بیگ از اعیان ولایت توران از قوم مغل ترکمان از قدیم الایام
در رفاقت نواب انور الدین خان بہادر ناظم ارکاٹ با جمعیت چہار صد سوار
و سہ صد باربرداشتن فیل ونقارہ شتر بعلاقہ روزگار معزز ممتاز داشت - و
ہمیوارہ در نوکری سرکار انواع تردد جانفشانی بکار بردہ بنام آوری تمام اوقات
میگذاشت - چون لفظ دہونسہ از ملفوظات محاورہ دکن است میگویند
کہ مرزا مذکور در کاروبار بہادر موصوف خصوص بہ تنبیہ زمینداران آن نواح

که باغی مفسد بودند بجرد حکم آقا متدابیر صائبه آنچنان جلادت بکار می برد و دست
می نمود که لب مفسدان خطه بصدائے چوب نقاره او خواب نمیکردند۔ لهذا بهادر
موصوف مرزا را بلفظ مولنا مخاطب ساخت۔ الحاصل مرزا با رفقیر دوست
بوده و همیشه اکثر درویشان بهر جا که می بودند میرفت و حسب خواهش طبع هر یک فقیر
از اکل و شرب هم وقت خدمتگزاری میکرد و استمداد می طلبید۔ وکثرت اوراد
مرزا مشهور بود۔ چنانچه روزے در مجلس بهادر مذکور از وی پرسیدند که مرزا شما را
چند فرزند است۔ جواب داد که زبانی یاد نیست فهرست دیده عرض خواهم نمود۔
غرضکه یکسال مدت بجوهر شناسی و قدردانی آقا بسر برد اوقات نمود۔ بعد
ازان بمقتضائے تقدیر آنجور مرزا از انجا برخاست و علاقه نوکری موقوف گشت
و رفته رفته حالت بیکاری سرمایه را بانجام رسانید۔ و در زمان بیکاری تدبیر بسر
اوقات چنان بجائے خود قرار داده بود که جنگ ها از تعهد باید زد و اجرت آن
باید گرفت بعضے کس زمیندار یا پالیکار از مرزا رجوع آورده سایل می شد که فلان
شریک دار مخالف من بفلان مقام پناه گرفته اگر بسعی بازوے شما او را تنبیه کرده
برورشام قابض گردانند در اجرت حق السعی اینقدر مبلغ بشما خواهم رسانید
پس مرزا از ان کس نوشته و دست آویز گرفته بتدبیر و قابو آن کار را سرانجام
داده اجرت خود گرفته بسر معاش مینمود۔ از انجا که از کارگزاران تقدیر برات
رزق بنی نوع انسان هر جا که می خواهد میرساند۔ خصوص بتلاش آهنگان در
باب معاش مدا بجز تردد و جستجو از ان گریزی ندارد۔ مرزا اکثر شش آنجور ریاست
سیکاکول که متعلق شهر ان ایام سیتارام راج کارفرما بے آنخطه بصفت قدردانی
شهرت داشت بر چند مدت سپاه و رعایا موصوف که اکثر صاحب جوهران بغرض
یافت روزگار با آن سرزمین وارد گشته کامیاب مقاصد می شدند۔ از آمدن مرزا

خبریافتہ شخص را باپیام ماحضرتان جواز حسب استعداد و قدر باستقلال فرستادہ متحرک سلسلہ روزگار گردید۔ مرزا کہ از کثرت مشغنت عالم بیکاری استہا صاف ذات تان جوار بہتر و خوشتر از مزعفر و بریانی تصور کردہ باقبال آن نتیجہ رغبت کشاد راجہ مذکور بعد ملاقات باجمعیت مرقوم الصدر در سرکار خود نوکر داشتہ باعزاز و احترام مرزا ہموارہ توجہ دلی می گماشت و ہر ناظم کہ از حیدرآباد بعملداری سیکاکول می رسید مرزا رابعنوان وکالت پیش فرستادہ سوال و جواب مالگزاری می کنانید۔ بہمین آئین مدتے چند بسر اوقات نمودہ متصل سیکاکول بنام خود فاضل پیٹہ آباد کردہ دران آبادی بارفقائے خود حویلی ہا تیار کردہ اقامت ورزید۔ بعد انقضائے مدت العمر بروقت معین داعی اجل رالبیک اجابت گفتہ۔ بعد رحلت مرزا عرصہ نگذشتہ کہ آن کروفر سروری شور عالم تباہی وبیکاری انگیخت۔ ومجموعہ فہرست برادری شیرازہ جمعیت از ہم گسیخت ہمہ فرزندان مرزا مثل بنات النعش متفرق شدہ جابجا متلاشی معاش گشتند۔ بعضے ہا در سرکار ہموں راجہ باجارہ دیہات کام روا و برخے پیشہ زراعت و صرفہ تجارت بقدر حوصلہ خود ہا اختیار کردہ بسر اوقات می نمودند۔

ذکر نشو نمائی ابراہیم بیگخان دہونسہ

از جملہ فرزندان مرزا مرحوم ابراہیم بیگ خان دہونسہ کہ نشۂ عروج دولت و تصور خیالات جرات در سر داشت از سیکاکل برآمدہ تا دو راس اسپ جائے نوکری سلحداری می نمود۔ رفتہ رفتہ یک منزل پالکی بابت سواری والد خود برآوردہ بملاقات و اعیان وقت میرفت۔ عسرت زمانہ آنقدر داشت کہ از یک خدمتگار آدم دیگر نبود۔ ہرگاہ در مجلس می نشست از ہموں حمالان پالکی یک نفر ہمراہ آمدہ بدرستی کفش ہا می پرداخت۔ از انجا دستگیری افضال ایزدی شامل حال ہر زمین گیر

افلاس واز تموج محیط کبریائی برآرندهٔ هر غریق لجهٔ یاس است - همچو ایام کلفت
و عسرت بمنطوقهٔ کریمهٔ ان مع العسر یسرا مبدل گشته در سرکار همون راجه
مذکور باز سررشتهٔ روزگار انضباط یافت - بعد انقضای چند مدت سید غیرت خان
تاتی یکی از منصبداران بادشاهی از عهد نواب مغفرت منزلت آصفجاه بخدمت وقائع
نگاری سیکاکول مامور و معزز بود دران ایام خان مذکور بقضای الٰهی دفتر وقائع
حیات برهم بسته بنظر داعی اجل که شوارهٔ جزو کل گزرانید - بعد انتقال خان مرحوم باقتضای
ارادت ازلی با صبیهٔ خان مرحوم صورت مناکحت جلوه ظهور یافت ازان روز بروز
خان مذکور را ترقی دولت و ازدیاد جمعیت ظاهر و هویدا گشت - راجه مذکور بمعائنه
تدبیر و کاردانی و ملاحظهٔ آثار شجاعت و جانفشانی بمنصب پدر خان مذکور را با جمعیت
چهار صد سوار و سه صد بار معزز گردانید - دران ایام راجه مذکور را مهمی در پیش آمد
خان مذکور را از فوج خود بسرکردگی انتخاب کرده و دیگر جمعیت سوار و پیاده از سرکار
تعین کرده بنابر تنبیه زمینداران تعلقه کهمری و کهومسر که از راه خیرگی در ادای مالواجبی
سرکار از عامل و شقدار رجوع ننموده بخاطر خواه خود دست برداشته میدادند مامور
ساخت - خان مذکور بوقت رخصت از سیکاکول مرزا الله یار بیگ و بهیکو میان
نام برادران کلان خود را که از اجاره و تعهد دیهات گذر معاش مینمودند همراه
گرفته عازم مهم گردید مدت پنج سال دران نواح بحزم و هشیاری گرداوری
نموده بکشش و کوشش هر روزه داد جلادت و مردانگی داده از فتنه و فساد زمینداران
ناهموار آنخطه هموار ساخت - چنانچه همدران شورشهای جنگ و جدل بهیکو میان
برادر خان مذکور بکار آمد و مبلغ خطیر و غنایم و فتوحات بدست آمده بود بعد وضع
اخراجات فوج همه نقد و جنس علی الاتصال در سرکار راجه ارسال میداشت
راجه بمعائنهٔ حسن ترددات خیرخواهی خان مذکور سر دربار علی العموم آفرین و تحسین بای

می نمود از انجا که جنس نادر امانت و دیانت که مثال جواهر کمیاب است آتش حسد
و ناتوان بینی ابنای زمان سوزنده در زبان کاری آب و تابست و ثمره خیرخواهی
و نتیجه دیانت داری ازین حدیقه ثمر رنگ بجز حیرانی و پریشانی راحت و شادمانی کسی
کم برداشته باشد یعنی تمام کاربردازان راجه اتفاق کرده هر وقت بعنوان مثالی
و نظیری سخنهای کنایه آمیز درباب خان مذکور پیش راجه بر زبان می آوردند و میگفتند
که در ریاست ما شخصی پیدا شده عرصه پنج سال است که از مداخل و مخارج آن دیار
اطلاع نمیدهد قیاس چنان گواهی میدهد که آینده از دائره انقیاد برگردیده جاده
بغاوت و خودسری خواهد پیمود۔ همین قدر حیدرعلیخان بهادر در سرکار راجه میسور
نوکر و معتمد و مدار دولت شده بود بعد چند مدت قابو کرده مالک ریاست سرنگپتن
گردید ما که فدویان قدیم و نمک پرورده این خاندانیم نشود که اراده باطل در
سر داشته باشد۔

مصرع

علاج واقعه پیش از وقوع باید کرد

همبرین نمط ایما و کنایه همیشه براجه عرض میکردند۔ اتفاقاً مزاج راجه بر گفته غرض
گویان ناتوان بین اندیشه دور و دراز بخیال آورده دیگر را بسرکردگی آن دیار مقرر
کرده خان مذکور را طلب نمود بمجرد ورود نامه طلب خان مذکور در عرصه قریب متصل
سیکاکول فائز گشته او بطرف کنار آب رودی مضرب خیام نمود هر روز از
فوج خود دفعه دفعه و جوق جوق هر یک رساله عبور آب می کنانید اراده اینکه بعد عبور تمام
جمعیت همراهی خود خود هم عبور آب نموده از راجه ملاقی گردد۔

ذکر واگذاشتن خان مذکور روزگار راجه آستانه با وصف فهمایش و عازم شدن از انجا برای روزگار بلده حیدرآباد

ازانجا فلک مشعبد و نیرنگ برنگ رنگ رنگ قیام ندارد و گاهے عناد را برنگ
اتحاد و اتحاد را بصورت عناد بمنصهٔ ظهور جلوه گرمی سازد - چونکه خانمذکور بر دیانت
و خیرخواهی خویش نازان و فرحان ۔ از کر و فریب حاسدان و ازماقی الضمیر ایشان
خالی الذهن در عبور کنانیدن جمعیت بامور مشغول بود درین اثنا میر نیاز علیخان خسپوره
حقیقی و مرزا عاشور بیگ از اقاربان خانمذکور در سیکاکول بودند و ضاع ضمائر کار
پردازان دربار بکماهی و دریافت خانمذکور را اطلاع نمودند که آمدن آنصاحب درینجا قرین
صلاح نیست در صورت آمدن خفت کمال مضمر است خانمذکور که داناے عصر خود بود
بمجرد ایماے مشارٌ الیهما تمام جمعیت قلمے و معتمد خویش که چهار صد سوار و سی صد بار
یاد و ضرب رهکله جلوے با خود داشت همراه گرفته مسلح و مستعد ازانجا کوچیده بسرچهر
بادا باد در حیدرآباد بارادهٔ روزگار عازم گردید - راجه از رفتن خان مذکور خبر یافته هرچند که
به تصفیه غبار و کدر و فهمایش ضرور تر کسان ثقه و کارپردازان معتمد فرستاد
لاکن زنگار توهم و شکوک از آئینه خاطرش صورت صفا نیافت آخر الامر بقطع
منازل بمقام پالونچه رسید - دران ایام اسی راو نام زمیندار آنخطه بود پیام گفته
فرستاد که اینجانب با این همه جمعیت از مفلسی و بے جمعیتی تمام بارادهٔ روزگار حیدرآباد
راهی هستم اگر تواند شد درین وقت از چیزے خرچ زادراه تا مقدور توجه نمایند خالی
از لطف و یادگار نیست زمیندار مذکور اینمعنی بعنوان سهل بر عالم بالا پرانیده صاف
بجواب ادتا چار درانجا یکضرب رهکله بقیمت یکهزار و چهار صد روپیه را فروخته از
آذوقهٔ راه بے فکر و مستعد شده سمت حیدرآباد راهی گشت پیش از رسیدن
خود بحیدرآباد فرخنده بنیاد میر کریم الدین حسین بالگرامی که در رفاقت خانمذکور را بهمه
معزز و مکرم بودند و در ریاست آصفی بهمه امرا و اعیان دولت بنسبت برادری استاد
مضامین نظم و نثر طرز نو ایجاد حضرت میر غلام علی آزاد علیه المغفرت الی یوم التناد

از خاندان عزت نشان ایشان تعرف واتحاد میداشت بعنوان وکالت باعرائض و نذور پیشتر روانہ حضور نموده بودند۔ میر مسطور بحیدرآباد رفتہ اول از وقار الدولہ بہادر ملاقی شدہ من بعد بذریعہ بہادر مزبور از ملاقات مدار المہام میر موسی خان بہادر رکن الدولہ افادت اندوختہ نذور وعرائض گذرانیدند۔ مدار المہام بعد رسانیدن خیریت مستفسر احوال گردید۔ میر مسطور بآئین بہیچ مناسب وقت شرح احوال بعرض رسانید دران ایام میمنت فرجام بندگان تعالی خود بدولت و اقبال متصل باغ گوردہن داس مضرب فرموده فضاے آن باغ را رشک گلزار ارم ساختہ بودند و قلم نگاہداشت فوج تا چند بہر صفحہ توقف مانده بود۔ بہمدران حال مہلت اشتمال خانمذکور نزد اخل معسکر فیروزی شده بملاقات آن ہر دو امیران نامدار مستفید گردید و مدت چہار ماہ بتلاش و تردد انتظام سررشتہ روزگار بسعی موفوره بکار برد۔ ازانجاکہ کارگزاران تقدیر برآمد کار موقوف بر وقت معین داشتہ بودند اتفاق روزگار حضور بہیچ وجہ صورت نہ بست آخرش بر سپاه خانمذکور تباہی عسرت نمایان شده نوبت فاقہ کشی بلند آوازه گردید۔ وانچہ طراوت کیسہ بود بہ تہی مائگی خشکی رسید۔ لاکن نواب مدار المہام از عنایات تمام درحالت تکلیف ہم براحوال خانمذکور نظر التفات و توجہ بے عنایات بیشتر مبذول میداشت۔ روزے باوقار الدولہ بہادر درباب انتظام روزگار خانمذکور مصلح شده چنان فرمودند کہ ورینولا میر حسن علیخان بہادر قطب الدولہ از پیشگاه حضور بصوبداری سیکاکول سرفراز گشتہ روانہ میشوند می باید کہ خانمذکور راہمراه آنہا روانہ ساختن صلاح می نماید۔

ذکر با آمدن ابراہیم بیگ خان ہونہ سیکاکول ہمراه قطب الدولہ و بعد چندے نوکر شدن و سرکار کمپنی انگریز بہادر و بعضے واقعات سفر ترنامل

ازانجا کہ امور کار کائنات متعلق بہ کارگزاران نصدیراست و انتظام سلسلۂ روزگار کشتی آنجور دستگیر باطنا بحسب جاذبہ آب و دانہ مقسوم وظاہر بہ تائید وصلاح نواب مدار المہام وقار الدولہ بہادر مرحوم صورت روزگار بعرض ظہور رسید۔ یعنی خانمنزکور حسب الامر آن دو امیر نامدار در رفاقت قطب الدولہ بہادر بسیکاکول بازآمدہ مدتے لکردانی وخیر بسر بردہ اوقات نمود۔ مخفی نماند کہ لوان سیکاکول وراج بندری وچہلے بندر و کونور و کوندیر و کوٹپلی اینہمہ سرکارات در وجہ تنخواہ موسی بہوسی کہ یکے از سرکردہ ہائے فراشیس مقرر بود یا بہانہ فیما بین نواب امیر الممالک صلابت جنگ بہادر و فراشیس مذکور صورت خلاف وپرخاش بظہور انجامید۔ کارپردازان سرکار عالی آن ملک را از فراشیش تغییر کردہ درعوض تحصیل سرکارات مذکور رقم سرکار عالی مبلغ ہفت لک روپیہ سالیانہ مقرر کنانیدہ در بندوبست آن دیار تصرف صاحبان انگریز بہادر وا گذاشتند ہمچنین بتاریخ سیزدہم شہر رمضان المبارک ۱۱۷۲ھ یکہزار و یکصد وہفتاد و دو ہجری این صلحنامہ واقع شدہ بود آخر ششں قطب الدولہ بہادر از سرکار صاحبان انگریز بہادر جاگیر مبلغ یک لک روپیہ در وجہ مدد معاش بنام خود مقرر کنانیدہ خانہ نشین گردید۔ این خبر بخانمزکور رسید نزد بہادر موصوف آمدہ گزارش کرد کہ من با جماعت کثیر یک مدت در تقدیم مراتب رفاقت وجانفشانی بسر بردم درباره روزگار این تابعدار چہ بندوبست فرمودند۔ بہادر مسطور بآئین دلداری جواب داد کہ سررشتہ روزگار آنصاحب بعنوانیکہ در سرکار اینجانب بود ہمون طور در سرکار کمپنی بحال وقرار داشتہ ام فردا با جمعیت خود داخلہ دادہ در نوکری سرکار مسطور مامور باید شد۔ بموجب گفتہ بہادر مسطور روز دوم خان مزبور داخلائے جمعیت خود دادہ بدستور

سابق بامور نوکری گردید - بعد چند روز صاحبان انگریز بہادر برائے انتظام بعضی امورات ضروری خانہ زاد مذکور را بہ چینا پٹن در حضور نواب امیر الہند والاجاہ روانہ نمودند و جمعیت ہمراہی خانہ زاد مذکور را در نوکری سرکار کمپنی حاضر داشتند ہر گاہ کہ سفر ترنامل در پیش آمد و افواج سرکار انگریزی بہ آنطرف متوجہ گردید بمقامے رسیدند کہ از فوج ٹیپو نا اہل از سواران خان مذکور مقابلہ شدہ صورت جنگ و پیرخاش واقع شد - و در آن حال منجملہ سواران خانہ زاد مذکور دہ دوازدہ کس مجروح و بیکار آمدند - چنانچہ در انمیان میر داؤد علی برادر زادہ میر کریم الدین حسین بالگرامی داد شہادت دادہ بعرصہ مصاف مجروح اُفتادہ بود چنانچہ احوال سفر ترنامل در تزک آصفی بتفصیل مرقوم است

ذکر فرستادن بندگانعالی نواب مدار المہام رکن الدولہ بہادر وقار الدولہ بہادر را از حیدرآباد بہ چینا پٹن و آمدن براہیم بیگخان و بوند سرکار آصفی بسفارش امیر الہند والاجاہ

بعد سفر ترنامل بندگانعالی خود بدولت و اقبال فائز حیدرآباد شدہ نواب رکن الدولہ بہادر مدار المہام و وقار الدولہ بہادر را بنا بر استحکام مبانئ محبت و وداد و رابطہ صلح و اتحاد بہ چینا پٹن روانہ فرمودند - بہادرین مسطور بہ پٹن مذکور رسیدہ از ملاقات نواب والاجاہ مستفید گشتند - بعد انضباط سررشتہ صلح و موافقت و عہد مواثق اتحاد و مصادقت کلمات تصفیہ طرفین بمیان آوردہ بوقت رخصت از دست خود دست خانہ زاد بدست نواب مدار المہام سپردہ فرمود کہ این شخص بسیار دیانت دار و رسا و ذی جرات در سرکار عالی بدارند کہ بکار خواہد آمد و انگیس بر امانت تصور نمایند غرضیکہ

خانمزکو ہمراہ آن امرای نامدار بحیدرآباد آمدہ بملازمت حضور پرنور مشرف و از عنایات
تعلقہ کہم میٹ۔ و ہنمکنڈہ معزز و سرفراز گردید۔ بعد مرور ایام کہ عروج طالعش بمدارج
رسائے و کامروائے اولبود سرکار ورنگل و سرکار رام گیر و دروبست سرکار ایلگندل
و بعضے محالات متصرفہ سرکار ناندیڑ وغیرہ بخان مذکور تفویض یافت دران ایام کہ از
خانمزکور کارنامہ ہاے عمدہ کہ بظہور رسیدہ بعضے ازان مرقوم قلم نیاز رقم می شود

ذکر تنبیہ کردن خانمزکور باسی ارا زمیندار پالونچہ

اسی ررا و نام زمیندار پالونچہ کہ بغرور مال و منال در اجتماع سپاہ ایمیلو ر و راجی وار
پرداخت سرا سنکیا ر باوج والا انا غیری رسانیدہ مدت ہا شدہ بود کہ باداے
مالواجبی سرکار تن نمید او و ہموارہ بکثرت رفقاے راجپوار بمقوم دران صحرا کہ از
تراکم اشجار تیرہ و کوہستان پر از خطر و اندیشہ طریق بغاوت پیمودہ قافلہ ہاے
سوداگران و مسافران ہر شہر و دیار بغارت بردہ مرفہ الحال و فارغ البال بسر
اوقات می نمود۔ ہرگاہ کہ عمل خانمزکور دران نواح رسید۔ زمیندار مذکور در اداے
مالواجبی سرکار تہاون می ورزید۔ سواے این خانمزکور کوفت و سوخت سابق
کہ بوقت آمدن از سیکاکول دران نواح قصور بے اعتنا از و سرزدہ شدہ بود در
دل داشت بفرصت و قابو بر سر آن مقہور تاختہ با جنگ و جدل ہر دوتہ مکان پالونچہ
تسخیر کردہ مال و متاع بے بہا از جنس ظروف طلا و نقرہ و نقدیات زر سرخ و سفید
و رقم ہاے جواہر بکار رستان مرصع و پارچہ ہاے ابریشم و زربفت عمدہ بہمدست
کردہ سپاہ و ملازمان خود را بداد و دہش آسودہ و سرفراز گردانید۔ و زمیندار مذکور
تاب جنگ نیاوردہ بصحراے جلوری رو بگریز نہادہ آوارہ دشت کربت شدہ بود
میرزا اللہ یار بیگ برادر کلان خان مذکور از یکطرف تعاقبش کردہ بزد و کوب معقول

سر زمیندار مذکور بر مدد پیش خان مذکور فرستاده در چاه دوی این جلادت مرزا
مذکور از حضور پرنور بخطاب ثابت جنگ بهادر سرفراز گردید و دوران محاربه از طرفین
مردمان بسیار بکار آمدند۔

ذکر تسخیر نمودن قلعه جعفرگڈه از جگیا پنڈت زناردار

هرگاه که قلعه ظفرگڈه در اوایل حضور بخان مذکور تفویض یافت جگیا پنڈت نام زناردار
که مدار کار و بار سرکار خان مذکور بر او بود معتمد و تنخواه تصور کرده بعهده قلعداری آنجا
مامور ساخت. نامرده از راه قباحت قلبی بسازش زمینداران آن نواح قلعه مذکور را
مستحکم ساخته از جاده اطاعت آقای خود منحرف گشته بمقابله و مقاتله مستعد گشت
لهذا در انتظام کلیات ریاست و اب عب امارت خان مذکور تخلل عظیم برپا شد چنانچه
بعضی تعلقداران آن ضلع طریق بغاوت اختیار کرده تحصیل سرکار موقوف گردید. خان مذکور
بر سران کافر نعمت تاخته مدت دو ماه چند یوم قلعه را محاصره کرده با نواع محنت و تدبیر
مفتوح ساخت. بعد ازان ایام نواب وقار الدوله بنابر طلب خان مذکور از حضور سلطنت
آورده هرچند که در روانگی جلدی نمودند لاکن خان مذکور تا تسخیر نمودن قلعه از انجا حرکت
نکرد و بجای خود فرخ مرزا فرزند خود همراه نواب مذکور روانه حضور نمود. میگویند
که در حضور پرنور بندگان عالی نواب مسطور ضامن خان مذکور شده بود قطع نظر زناردار
باغی را دستگیر کرده بعد چند روز همراه خود بحیدرآباد برده کوچه بکوچه بهزاران عقوبت
و رسوائی گرفتار کرده داخل جهنم ساخت. میگویند که بوقت محاصره قلعه مذکور یک صد کس
از سالکنان مچهلی بندر و بجواڑه و کهمم وغیره از ملازمان خان مذکور در مابین قلعه بر مورچال
قایم نشسته بودند و محاذی اینها سنگی بود عظیم که زیر آن سنگ نقب زده و بسعت
بهم رسانیده کیسه های باروت بهم چیده فتیله آتش روان ساختند چون

چون زور باروت سنگ رسید از جا حرکت کرده سرکشان مورچال تا طپیده بر هم
افتاد و ازانجماعت مذکور یک کس هم بسلامت نه بر آمده زیر تخت سنگ همه با استخوان
و اندام زیر سائیده شده بعذاب قابض ارواح رسیده تحلیل گشتند چنانچه نشان
لوح مزار آن منزل فنا تا حال همون سنگ واقعست. بعد تسخیر قلعه خان مذکور را
شوق تیاری قلعجات و یادگار بودن تدابیر صائبه خود در جریده روزگار مضمر ضمیر همیشه
خاطر خطیر بود دران خطه قلعه مذکور گرد و پیش نظر صواب اندیش امعان و ملاحظه نموده
پشته کوهچه بنظر درآمد که نظر بازان را ازان پشته بقلعه یک گونه نهیب زیان معاینه
می شد لهذا بران پشته قلعه دیگر با حصار و تابره و بروج و باره بوضع عقلا پسند
احداث نموده به ابراهیم گڈه موسوم ساخت و مابین هر دو قلعه که ایما به ابراهیم گڈه
و ظفر گڈه باشد میدان وسیع فرا گرفته شهر پناه با در و دیوار از هر دو جانب بر
دو قلعه ملحق نموده شهری بآئین سنجیده و رسته دکاکین پسندیده از خلایق هر پیشه
و اهل حرفه تیار و آباد ساخته موسوم بشهر ابراهیم گردانید -

ذکر مامور شدن ابراهیم بیگخان بتعاقب راگهوجی غنیم حسب الحکم حضور بسرکردگی افواج قاهره سرکار تا سرحد ور پا رسیدن و ملاقی شدن از اهلیه بای(ی) و رسیدن او در قلعه دولت آباد

هرگاه که راگهوجی پنڈت پردهان بحوالی قلعه بید رسید محاصره نمود و آمد شد رسد غله
و گهی لشکر فیروزی مسدود گردید. آخر کار بسعی مبارزان سرکار از سمتی که آمده بود بهمو نظر
رخت آوارگی کشید. حکم حضور بخان مذکور شرف نفاذ یافت که بتعاقب غنیم سرکوب شده
خان مذکور با فوج قاهره سرکار عالی همچو شهباز عقب شکار بسعی بازوی دلیری و مردانگی
بگیر و بکش کنان او بطرف دریای نربدا تا مقام چوپی مهیسر رسانید چون حکم حضور

ازآنجا بستہ نبود از تعاقب غنیم ممتان عزیمت معطوف نمود - دران ایام اہلیہ بائے
رئیسے جہیسر بہ ہمت و دلاوری و علوے فراست حرارت شعاری از خانمذکور خوایان
ملاقات گشتہ بضیافت خلعت و جواہر کہ شایان شان امرایان می باشد مسرور نمودہ
رخصت داد از انجا خانمذکور بدریائے نربدا چندے مقامات کردہ ہر شب سیر و تشریح
چراغان مہتاب و گلریز و تماشائے آتشبازی نظارت بخش نشاط انگیز و نغمہ
پردازی رقاصان خوش آہنگ دلاویز جلوہ آب و رنگ بخشید - ازانجا نکوچہای
متواتر از راہ دار السرور برہانپور بہ خجستہ بنیاد اورنگ آباد رسیدہ بملازمت
حضور شرف گردید و قلعہ دولت آباد کہ چندے از تصرف اولیاے دولت
آصفی بدر رفتہ در قبض و تصرف پنڈت پردہان در آمدہ بود - بارے بحکمت عملی
و تدبیر صائب از آنہا گرفتہ بدستور سابق بدست اختیار ملازمان حضور رسید
بعد عمل دخل سرکار و مامور گشتن قلعدار خود بدولت و اقبال بسیر و تماشائے
قلعہ توجہ فرمودند - بروز ہمایون و ساعت اقبال روز افزون با امرائے نامدار
و رفقاے ذی اعتبار سیر قلعہ فرمودند - خانمذکور بوقت سیر قلعہ عرض کرد کہ
متصل اندہیری قلعہ کہ دران جا تابہ آہنی می باشد یک بتیری ضرور است
اگر ارشاد شود فدوی تیار می کند - حکم شد کہ بہتر است درہمون عرصہ معماران
و سنگ تراشان چابکدست از ہر جا طلبیدہ بہ تعمیر بتیری مامور ساخت - بعد تیاری
بنام ظفر بتیری موسوم گردانید - چنانچہ دانایان کارگاہ حسن و قبح عمارت بندش
بتیری در آنجا بجا و موقع پسند داشتہ اند - چون لشکر ظفر پیکر بحوالی قلعہ مذکور
دائر و مضرب خیام داشت - خان مذکور از راہ رسوخ فدویت تقریب ضیافت
بندگان حضور قرار دادہ چبوترہ مبلغ یک لک روپیہ و پیشکش دو زنجیر فیل و
پنج راس اسپ با ساز طلائے و نقرئی و چندے رقم ہائے جواہر بنظر اقدس گذرانید

ذکر تعین شدن افواج قاہرہ سرکار بکمک ہری پنڈت پھرکیا بسرکردگی خان مذکور

بعد ران ایام عرائض رسیده بحضور رسید که راگہو پنڈت از انطرف سرکار عالی حوادثات آوارگی اختیار کرده بمقتضاے برگشتگی طالع نامیمون خود را بصیغه ... رسانید با صاحبان انگریز بہادر شش لاکھ در تمام قلمرو پونه دادن قبول کرده با جمعیت ده دوازده پلٹن انگریزی در افواج کوکن رسیده خرابی ملک و مقابله جنگ میخواهد ارباب حشنا ده هزار سوار بسرکردگی هری پنڈت پھرکیا بمقابله آنها مامور گشته شاید که در عرصه قریب صورت بیرخاص واقع شود توقع آنست که از سرکار نیز بکمک پنڈت مذکور افواج نصرت امواج روانه شوند - بندگان عالی بدریافت این مدعا قریب یک لک سوار و پیاده بسرکردگی خان مذکور بکمک پنڈت مذکور روانه فرمودند خان مذکور از گھاٹ موضع کساری با کمال حزم هوشیاری عبور دریا نموده از راه سالیر و مولیر - و ائکی تہنگی قریب تر فوج پنڈت مزبور در موضع کوکن فائز شده ما بین هر دو فوج فاصله شش کروه مانده بود مقام نمود - گاهی پنڈت مذکور بفرودگاه خان مزبور می آمد و گاهی خان مسطور بمستقر پنڈت مذکور آمد و رفت میداشت - اتفاقاً از واردات تقدیر دران ایام هولے مخالف گرمیم عفونت وبا در لشکر خان مذکور شایع گردید - هر روز هزارها مردم از جلاب و استفراغ راهی ملک عدم میشدند - از وقوع این واقعه طاقت اهل لشکر از دائره استقامت طاق گردید و تا لیه این حالات بحضور رسید بخان مذکور حکم عالی شرف صدور یافت که اعتضاد الدوله بهادر حشمت جنگ را بجاے خود در لشکر فیروزی با جمعیت ده هزار سوار گذاشته خود را زود بحضور رسانند - خان مذکور حسب الحکم حضور از لشکر فیروزی کوچ کرده متصل قصبه کلیانی بشرف ملازمت مشرف گردید -

ذکر متوجه شدن رایات عالیات بسمت تعلقه زمیندار سوریاپور به [illegible] خان [illegible]

وغیره حالات که دران ایام رو داد

بعد استفسار حالات و دریافت کماهی رویداد ارشاد شد که پالیگار سوریاپور که از قوم
بیدر به قساوت قلبی و تیره درونی باد سے مالواجبی سرکار نمی پردازد و مبلغ خطیر بر
ذمهٔ آن شریر باقیست او را بآئین معقول تادیب نموده از سرکار ارسال دارد۔
خانمذکور با فوج گران از راه گلبرگه شریف عبور دریاے بھیما نموده بر سر مفسد مذکور
متصل سوریاپور رسید باستماع این خبر پالیگار مسطور وکیل خود را با نذور و عرائض
عجز آمیز استقبال روانه نموده جواب سوال مالگزاری درمیان آورده ملتجی به دستگیری
و حمایت گردید و فکر باسجای زر سرکار باقساط با تحائف و پیشکش بر خود مقدم
دانست خانمذکور با نیل مقصود و حصول سرمایه نصرت و بهبود معاودت کرده
با زبدریاے بھیما مضرب خیام نمود۔ شروع ایام بارش بود آب در طغیانی افزود
و این طرف کنار دریا از حضور بنابر عبور کنانیدن افواج وفادار خان بهادر
شمشیر جنگ اعتقاد الدوله بخدمت میر بحری متعین شده بفراهمی کشتیها و سدبا
ساعی گشته تمام لشکر را بتدریج و تدبیر عبور کنانید۔ یکضرب توپ گوله دوازده اناربی
بوقت عبور غرقاب شد چون توپ مذکور از ان همراهی خانمذکور بود در برآوردنش
تدبیرها بکار رفت۔ به سبب طغیانی آب هیچ تدبیرش نرفت از انجا خانمذکور
طالع ارجمند داشت۔ هر یک تدبیرش با تقدیر مطابق می افتاد و جمعیت او
بجواست که توپ را همچنان در آب گذاشته گرا گردد هر چند که مدبران
وقت بگزارش پیش آمدند که مقام غرق توپ بالفعل بنظر علامان محفوظ داشته

بایدکه لعب کمے آب اگر در ریگ فرو شود سهل برآورده گردد آخرکار را زحسن
رائے خانمزلوبر در زمره غلامان حبوشن نهصد غلام زرخریده موجود بود از ان جمله
یک کس در شناوری وغواص کامل آشنائے داشت - تعهد این امر بذمه خود
گرفته دران دریائے عمیق غوطه زده بدمباله وگلوے توپ باستحکام رسمان ها
بربست وتوک رسمان گرفته بالا آمد ورسمان ہائے مذکور را بجلد ہائے دواب
بطور مشک دوخته مضبوط بستند - بسبب میدن باد مشک ہمچو کدو برآب شنا
می نمود توپ از خود از جا جنبیده برخاست - پس بسهلترین وجه ملاحان وخلاصیان
سبکتر کشیده بساحل آوردند - خانمزکور بشکر الٰهی پرداخت ولشکریان به علوے
تدبیرش زبان تحسین ها کشودند وازانجا معسکر فیروزی برکویل کنڈه رسید وحکم
چهاونی درانجا ورود گردید -

ذکر توجه فرمودن رایات آصفی بسفر کرناٹک ومقابله نمودن از حیدر علیخان بهادر والی سرنگ پٹن بسرکردگی خانمزکور وبعضے واقعاتے که دران ایام رو داد

بعد انقضائے ایام بارش حسب الحکم حضور خانمزکور علم نهضت بسفر کرناٹک افراشته
از راه ادهونی که دران ایام نواب مستطاب بسالت جنگ بهادر شجاع الملک اطراف
آن خطه کارفرما بودند وبدفعات حیدر علیخان بهادر بر آن دیار تاخته رعایا وساکنین
آنجا ودر اصدر اذویت می گشت - چنانچه وقایع این حالات مکرر بحضور رسید
بافواج قاهره سرکار دولتمدار عازم گشته بمعاوضه اش پرداخته قصبات گرگنٹ
ومنی مرک وکنچن گڈه وغیره امکنه از قلمرو بهادر مسطور بود ایلغار تاخته قریب
پانصد کس را ته تیغ ساخته مال واموال بسیار بدست آورد - ازانجا بشتیر

تا موضع اویل پار رسیده مستعد و منتظر مقابله گردید - لاکن بسبب استعداد سامان
حرب و لوازم حزم و هشیاری خانمذکور مخالف قابو نیافته مقابل نشد و از ان ناحیت
اموال و اجناس از نقد و پارچه و طلا و نقره و جواهر و غنایم فراوان غنیمت کرده بتسخیر و
ساقبت معاودت نمود و گجراتیان ساهوکار از قوم حرفه ساکنین آن قصبات مذکور
وا سرانسن با قبایل و عشایر نظر بند ساخته به نرمل فرستاده در بازار ابراهیم بلغ آباد
گردانید و خود با افواج ظفر امواج معه هری پنڈت پهرکیا که او هم با فوج خود از طرف
کاربر ملئے پونه دران سفر مشارکت داشت - چندے بگرداوری آن نواح پرداخته
معاودت نمود - چون تمام افواج عبور دریاے کشنا این طرف حیدرآباد نمودند همها
راخانمذکور رخصت چهاونی داده خود بسمت ظفرگڈه عازم گردید - درین اثنا عنایت نامه
هاے حضور متواتر ورود یافت که خود را به ملازمت حضور رسانیده شرف ملازمت
حاصل نماید - اما خانمذکور بعذر بیماری و اختلاف طبیعت خود را از استفاده ملازمت
حضور معذور داشته از ظفرگڈه تا به نرمل کهاران بر سبیل ڈاک نشانده پالکی سوار
داخل نرمل گردید - بعد مداخلت نرمل نیز عنایت نامه حضور کره بعد او لے شرف صدور
یافت که انتظام بعضے امور سرکار بر آمدن الفدوی جان نثار موقوف و چندے
مقدمات مالی و ملکی که مکنون خاطر همایون ماست اظهار و انکشاف آن بمواجهه
و رو برو تعلق دارد و درین صورت هر قدر که عجلت برسیدن حضور بکار برند
حسن تجرا است و موجب فدویت و آئین یکرنگی از ان متصور در جوابش عرضداشت
نمود که فدوی بحصول سعادت قدم بوس بندگان حضور بجان و دل حاضر لاکن
امسال به سبب محن و مشقت سفر بخار حرارت بدماغ صعود کرده فرق در بصارت
آمده لهذا بمعالج و مداواے آن بے اختیار و بے اجازت حضور به نرمل رسیده
لیل و نهار با ستعمال مداوا معالج مفید و مامور است همینکه با فضال الهی با فضال

خداوندی درستی بصارت و اعتدال طبیعت حاصل شود قدم از سر ساخته
بدولت ملازمت سعادت اندوز میگردد بعد ازین عنایت نامه دیگر شرف
ورود فرمود که بالفعل آنفدوی دولتخواه را بآمدن حضور تعذر است - پس مناسب
آنست که شخصی معتمد امین دولت را که بهمه وجوه از و اطمینان خاطر باشد تجویز
کرده بحضور عرض نماید تا که سرانجام مهام ریاست که اظهار و تفصیل آن برآمدن
آن خیرخواه دولت منحصر است بانتظام خواهد پرداخت -

ذکر تجویز نمودن ابراهیم بیگخان را موسومه معتمد علیه بنیابت خود و سرفرازی خان مذکور از حضور و فوت شدن وقار الدوله بهادر و آمدن غلام سید خان بهادر سهراب جنگ به منزل ورنگل و آشنا شدن بهادر مسطور باستصواب و سعی خان مذکور بحضور پرنور

هرگاه که احکام حضور پرنور به تواتر و توالی ورود فرمود خان مذکور که در تنبیه و استیصال
زمیندار پالونچه وغیره ترددات جانفشانی بتقدیم رسانیده در قلمرو سرکار عالی ملکه
تا دور دور در زمره بغی و فساد آب رعب خان جلادت نشان ضرب المثل گشته
بود - لهذا خان مذکور بخطاب ابراهیم بیگ خان بهادر ضابط جنگ و مرزا الله یار بیگ
برادر کلانش بخطاب ثابت جنگ بهادر و اضافه منصب سرفرازی یافته روز بروز
کارهای عمده از خان مذکور دست بسته بوقوع می رسید - چنانکه بمقابله حیدر علیخان
بهادر کمر همت بربستن و از صلابت و سلامت باز آمدن و سوای سرکردگی
افواج ریاست سرکار آصفیه تدابیر صائبه خان مذکور وابسته همتش بود در ضمن
خدمات لائقه و تقدیم مراتب امور لاحقه باضافه اصل منصب تا هفت هزاری

ذات وطوع علم وماهی مراتب وخطاب فاضل بیگخان بهادر ضابط جنگ ظفر الدوله
مبارز الملک با عنایات روز افزون وتفضلات گوناگون وحید الارکان و
محسود الاعیان دربار گردید و بدون صلاح وصوابدید خان مذکور از جزئیات تا کلیات

امورات سرکار عالی ارا سے نمی یافت - لهذا بنا بر امر ضرور وارشادات حضور
ثابت جنگ بهادر را بذریعه وقار الدوله بهادر در حضور حاضر داشته مدار وکالت
خود و ابلاغ ارشادات حضور بر بهادر موصوف مقرر نمود اگرچه ظاهر لچهمی پنڈت
بخدمت وکالت ومیر جمال الدین حسین خان بر اجراے امور داخل ساختن عوض نقدیات
تعلقات مامور وحاضر بودند لاکن مشار الیه در گذارش عرض معروض متابعت
ثابت جنگ بهادر می پرداختند - خانمذکور بذات خود در نرمل اقامت داشته
اجراے نوکری سرکار وانتظام معاملات مالی وملکی وتعمیر قلعجات نواحدات
وآراستگی ابراهیم بلغ واستعداد آلات حرب واستحکام عمارات فصیل وبتابر مضبوط
وقلب وفراهمی انبار ذخیره باضرور طلب واخذ حلاوت کامرانی عیش وعشرت ودیگر
لوازمات انبساط وبهجت زندگی مستعار به یک یک جدا جدا می پرداخت وکار
سرکار هم برونق تمام اجرا میداشت که درین اثنا نواب وقار الدوله بهادر بسبب
غلوے عارضه سوداسود ونیان این بازار فانی واگذاشته بحصول انتفاع نقد بقا
رحلت نمودند عرصه دربار از محرم اسرار ومعتمر خاص الخاص خالی گشت وهم
مرضی حضور از نبودن آدم کاره در دربار فیض آثار نوعے در تامل می گذشت واز
خانمذکور بازارشاد حضور درباب همون طلب سابقه بنوک قلم اعجاز رقم گذشت
خانمذکور که دقیقه یاب اوضاع زمانه ونکته رس مضمون یگانه وبیگانه بود حفظ
ارشاد خداوندنعمت وپاس خودداری از رنج وراحت بنظر در آورده متوجه بتجویز
وتلاش گشت - دریهان ایام غلام سید خان بهادر سهراب جنگ در عهد دیوانی

مدار المهام رکن الدوله بهادر بخلاف مرتضی بهادر مسطور [illegible] گرشته
بنام قلعداری اوسه از [illegible] حضور [illegible] مذکور متقاعم انتزاع اگرچه [illegible]
افضل الفضل [illegible]
لائق انکار [illegible] حضور جواب [illegible]
که آنچه حرکات و ذلات خلاف طبع مادر دولت ابد اقبال از سر بر زده تاحال از جانبیه
خیال مرتفع نگشته او را لایق صحبت حضور ندانسته [illegible] بر آوردن فریش ناچ
خواهد بود چنانچه بهادر درین معامله مکرر باصرار و الحاج تمام خان مذکور عرائض نوشت
آخر الامر ارشاد حضور نزول اجلال فرمود اگرچه نامبرده را باحضار حضور مصلحت
نبود لاکن بپاس خاطر آن فدوی راسخ الاعتقاد باقبال این امر مضائقه نداشتیم
بعد ورود احکام عنایت انجام خان مسطور را از قلعه اوسه به نزل طلب داشته
باعزاز و اکرام و تواضع مالاکلام پرداخته مدت چهار ماه در گلزار محل اب رنگ
اقامت افزوده روز و شب بضیافت و مهمان داری و لوازمات رقص و طرب
کارے بوجه احسن خاطر خان مسطور مسرور می ساخت بوقت تشریف آوردن از
اوسه یکی نزل پالکی کهنه که با ناتش سبز و جا بجا کرم خورده و یک اسپ کس سلیه
و از شاگرد پیشه ها متعدد و چند کس از خاصه بود و یک چوبدار بنام محمد سمیع و یک
منشی بنام لاله بهگونت رائے و یک متصدی توپخانه بنام بیر باجی پنڈت همراه داشت
هرگاه که خان مسطور بعد انضباط عهد و پیمان موکد و موثق بکار سرکار و اجراے بعضے
امورات نیابت خود از نزل بحضور روانه نمود باشکوه و تجمل امارت و شان بلند
متانت فیل سواری و اسپان و شتران باربردار همراه داده خلعت هاے فاخره
و رقم هاے جواهر باهره و دیگر لوازمات لابد و ضروری باعرائض سفارش
مشحون بحضور روانه گردانیده اگرچه در مدت اقامت نزل آنچه مراتب عنایات

وگلہ ... آن تماشا گاہ جشن ... از طرف خالہ مسطور نشستہ بود و غنیمہ پرداخت
از احمد ... بیر الفس ہمراہی بہم دقیقہ از دقایق و سفارش ... فروگذاشت نکرد۔

ذکر آمادہ شدن اسباب ریاست بمقتضای عروج طالع ابراہیم بیگ بن بہادر بیگ عماد الملک و عماد و تحویل شدن آن بلند حوصلہ و زینت دادن و تیاری قلعہ جات و احداث تعمیرات ابراہیم باغ و بعض عمارات و اشیای عجیب بتقریب حضور و فراہم شدن کسان با جوہر از ہر قسم و اسامی ہای ارکان دولت با احمال و انتقال کردن بہادر بہ کوہ ... عہد بہار اقبال

ہرگاہ کہ تعلقہ نرمل از تغیر گنگارا و سابق الذکر در وجہ جاگیر مصرفات بہادر مسطور از حضور مقرر شد از آن روز طالع یاور و اقبال بر در مرجع عالم و کامروای ہر نوع بنی آدم بودہ خیال تیاری عمارات و بنای قلعجات و نموداری باغات و آبادی مکانات و استعداد آلات حرب و دیگر مراتب کہ لازمہ صاحب دولتان و مرزبانان عصر ماضی کہ دستور العمل دانایان روزگار باشد آمادہ و پیش نہاد خاطر داشت۔ خصوص نرمل کہ مقر پایہ دولت کہ خمیر مایہ فطرتش بود در آبادی و تیاری آن لیل و نہار مصروف و متوجہ بود چنانچہ در نرمل سوای درستی عمارات نو بنیاد کردن قلعہ و بالا حصار قدیم قلعہ مبارز گڈھ و تعمیر چمن بتری و توپخانہ بتری و ابراہیم بتری و ظفر بتری وغیرہ قلعہ چپال با خندق و بروج و بارہ و دیوار حصار گرد نرمل و بالای پشتہ ہای خندق نیستان و خارستان ہر قسم بافراط ہجوم و انبوہ و چند درختان تاڑ و تمر ہندی و بنای قلعہ فاضل گڈھ باہتمام ناتھو رام منصدی و معماران چابکدست و سنگتراشان کوہ شکن در مدت ہفت سال

استحکام و استواری تمام بظهور پیوست و درہمین مدت مذکور تیاری و آراستگی ابراہیم باغ با عمارات پاکیزہ و مصفا و محالات رنگین و دلکشا مثل گلزار محل و مہتاب محل - و آئینہ محل - و عشرت محل - و آبشار محل - و چار محل - و دیگر مکانات وسیع و رباط ہا منبع سیرابی حوض ہاے مثمن و مربع و راستی روش ہاے خوش ترکیب و مسجع بہ دیدہ زیبی تختہ ہاے آبشار و جلوہ افروزی فوارہ ہاے گہربار و بصف آراے اشجار و اثمار لوا درہ ہندو دکن و لببر خروے گلہاے تحائف کشمیر و ختن باہتمام میر نور الدین داروغہ و بنقش آراے نقاشان مانی نژاد و برنگ آمیزی گلہاے متنوعہ رشک بہزاد زیب ترکیب و زینت ترتیب یافت و کارخانہ توپ ریزی باہتمام مسٹر دلفو و حاضر ساختن مواد مصالح آتش بہ مسٹر بیدل بہ مسٹر جیمبتر ترتیب و تعلیم گولہ بازی کرنال و توپ و قواعد بندوق اندازی بہ مسٹر الفن و ڈاکٹر طسلبتر از اہل فرانسیس کہ ہر یک سردار عمدہ و جوہر قابل بموجب لایق و بیش قرار پالکی نشین با اعتبار بودند۔ تعلق داشت۔ قریب ہفت صد ضرب خورد و کلان از جنس پنجر س و ہشت دہات تیار و موجود جابجا بر دیوار فصیل و بتایر قلعجات داشتہ باساز و سامان حرب مہیا و مستعد میداشت۔ سواے این قلعہ جگتیال یکے از مواضعات پرگنہ بکینڈہ بولاس منضافات سرکار املگندل کہ از نرمل سمت مشرق ستی کروہ فاصلہ دارد واقعست از بنا انجنان احداث بنیاد نمود کہ بنظر دور بینان سراپا امتیاز منظور و مقبول شد۔ اکثر از مردمان سکنہ نواح دریاے شور استحکام بندش قلعہ باختراع درست و نادر و دستوری قرینہ ہاے فصیل و بتایر بنظر غور دریافتہ آن قلعہ را بہ جگتیال بندر موسوم کردہ اند۔ در آنجا تیاری بنادیق چقماقی و اسباب توپ ریزی آہنی باہتمام محمد قاسم کوکنی ہمیشہ جاری بود۔ چنانچہ بعد آمادہ و مستعد شدن تمام بتایر قلعہا تا ضراب آنچہ زاید می بودند نامبردہ بہ نرمل می فرستاد بجا

بر بنابر وجہ ورج نزل درضمن بازوے اضراب ہڈہاتی و پنجرس تصب می گشت
و موازی یکصد و بست پنج ضرب خورد و کلان سوائے توپخانہ تعیناتے سرکار عالی در
سفر ہمراہ می داشت و برائے اخبار ہر سمت ڈاک اسپان و ہرکارہ ہا نشانده
بود و طریق ارسال رسل و رسایل و اتحاف تحفہ ہدایا با ہمہ روسائے معتبر
از لاہور و دہلی و راجورہ و لکھنو و گجرات و بنگالہ و بنارس و ارکاٹ و
سیکاکول و مچھلی بندر وغیرہ ہموارہ جاری بود و معاملہ اہل پونہ تا بار ابہای
و ناگپور بے صلاح و صوابدید بہادر مذکور ارائے نمی یافت ۔ چنانچہ وکیل پونہ
راوجی پنڈت و از طرف ناگپور گوپی ناتھ پنڈت سوائے این دیگر وکلا از
روسائے ہر دیار در نزل حاضر می بودند و معمولی سواری ہر روز یک پاس روز
اول ماندہ بنا بر ملاحظہ و دریافت کارخانجات بلا ناغہ ہر روز یکجا نب تیاری
عمارات و کارخانجات وغیرہ بنظر خود رسائے خود ملاحظہ نمودہ بعد گذشتن پنج گھڑی
شب در ابراہیم باغ داخل شدہ متوجہ دریافت اخبارات ہر سمت میگشت ۔
درین ضمن بجواب و سوال معاملہ ضروریات ہم می پرداخت ۔ ہمدرین گفت و
شنید چیزی میوہ تر تناول کردہ حکم دربار می فرمود ۔ عرصہ شب کہ منصفی می
رسید خاصہ تناول کردہ میل خاطر بجلسہ سماع نغمہ خوش آہنگ و دور ساغر
گلرنگ می آراست دران مجلس تخلیہ مگر ہمون کسان کہ بیاد قرین و حاضر باشند
باریاب می شدند ۔ این ہمہ امور از معمولات او بود جمعیت در نزل دہ ہزار سوار
چہاردہ پٹالم بار و دہ ہزار ضرب و جبوش و سندہی و روہلہ ولایتی و بے اسپ
حاضر رکاب موجود می داشت ۔ اینہمہ جمعیت مذکور مابین ہر یک قلعہ و بنا بر ہر طرف
بیرون نزل فرقہ فرقہ دستہ دستہ فرود آمدہ منتظر حکم تیار و حاضر می بودند ہر گاہ
کہ سفر دور و کار عمدہ روبکار می شد ۔ دیگر افواج از حضور متعین می گشت و سوا

این دیگر جمعیت قلعه داری و پیاده های سپندی و مذکوری وغیره احشام برطانه قلعجات
و دیہات لغه تمات و غیره متعین کارخانجات و عمارات تا چہل ہزار بود و سوای ملحقات
ذیل تیاری قلعه الہ آباد و قلعه امیر و بعضی گڑھی ها و مرمت تالاب ها بہر جا که کارکنان
ارضی و ریاست دلسته و روش پیدا شفند. با آنکه از روی اخبار بدر یافت می اورد
از نہر پیروج و باره دیگری وردیوا. و لیکن واقع که بوم ها در روانی آب و شکست ریخت
مرمت بند های تالاب بدرستی پرداخته کہنه را بنوی میرسانید بلکه بسیا جاها از
رسائی فطرت خود تازه ایجاد عمارات کرده یادگار گذاشت. اسامی سرکرده های
فوج این راقم السطور بقدر معلوم می نگارد. بھگو مرزا ہمشیره زاده و فرید مرزا برادرزاده
و شاه مرزا این ثابت جنگ بہادر که پرورش و تربیت ایشان در خاصان
بمنزله فرزندان ساخته هر یک را بسرکردگی پٹالم های بار مامور و معزز داشت و رای
دولت رای که ہم بخشی تمام رساله های بار و ہم منشی محرم اسرار و ہم رفیق
جان نثار بود که در حکم رانی امین مختاریت داشت. و سیدی فرہاد خان رساله دار
بار. و دلاور جنگ فرنگی از اہل فراسیس با پٹالم بار و شاه صاحب کمندان و
مہیم نایر کمندان و غلام حیدر کمندان و میر نواب و محمد معظم و امر سنگه و لچھمن سنگ
که هر یک ازین ها و دو سرداری می داشتند و سوای اینها کمندان و صوبه دار
نامی و کار آزموده بسا کس بودند که تاب یک سرداری اشتہار داشت و جگناتهه
پنڈت نایب بخشیگری بار و برادرش بینی راو سررشته دار بار و ابیونت راو پیشکار
غرضیکه اینهمه سرداران و کارپردازان مرقوم الصدر بمختاریت و سرکردگی چہار پٹالم
بار مامور و معزز بودند و سید ولی محمد بخشی سواران با لاله بلا قید اسس و بلونت
رای دو پیشکار و مددگاران و محرران متعدد بسررشته داری سواران کامیاب و
کامروا بود و لاله مرزا و ابو میان جهدوی و مرزا اسد الله بیگ و ہدایت الله بیگ و

مرزا مغل و مرزا عاشور بیگ وغیره پایگاه داران که هر یک لسان امارت بسر می بردند
و مرزا رحیم قلی بیگ عرف مغل صاحب که همشیره زاده حقیقی نجکو مرزا و حاجی مرزا خان بهادر
مبارز جنگ بود منسوب بود و از منصبدارزادگان قدیم قلعه گولکنده عز و امتیاز داشت بعد تبهکاری
لاله دیوان سنگه بعهده بخشیگری چهل هزار احشام قلعه جات وغیره نام زد و مقرر بود و
خواجه مهدی و میر حیا حسن علی و عبدالرحیم خان روهیله و فیض الله خان روهیله و
میر حمید علی و میر شیخ علی و محمد تقی و سیدی جعفر از علا رحان و از غلامان حبشی ظفر پیدل
و ظفر یاقوت و سیدی ریحان و ظفر سعد و ظفر سرور - در جمعیت ده هزار عرب و چوش
و سندهی و روهیله و پنجابی بے اسپ بعهده سرداری هر یک حوق و هر یک رساله
معزز و کامروائے داشتند و ظفر عنبر قلعدار پنم کنده و ظفر گلده و ظفر الماس قلعدار
حکتیال باوصف قلعداری صاحب رساله ها هم بودند و اسامی اعزه اراکین دولت
و تعلقداران عمده شیخ فیض الله و خواجه میرکته و میر داؤد علی و غلام رضا بیگ و ذوالفقار
بیگ و محمد انوار الله و شیخ حسام الدین و مرزا حسینی بیگ و گوتاجی پنڈت نائب
تعلقه مونگی پٹن و جالنه پور وغیره آئین خبرداری و نظر بازعلاحده و اکابلی پنڈت پدر یاقوت
معامله عمالان که احوال هر یک تعلقه و رعایا آنجا در یاید و جور اذیت بر احدی و
خورد برد مال کسے بظهور نرسد و راجه رام پنڈت پیشکار مالی باد فاتر و اصلاحات ملکی
و مددگاران و متصدیان در کچهری عام دیوانخانه ابراهیم باغ مامور و سرگرم ادراک
معاملات بود مرزا جان خانسامان و پیشکاری لاله لیکهراج وغیره متصدیان سررشته
خانسامانی خزانه و ریاب کچهری و دیوانخانه علحده سرانجام میداد و دار الانشاء
منشیان بلاغت نشان از همه اعزه لاله خوشحال چند - و لاله راج روپ و غلام احمد
و غلام نبی و عجب سنگه وغیره سه کس دیگر مضمون طرازی و انشاپردازی زیب
آبادی داشت - از آنجمله منشیان سه کس پالکی نشین بودند و میر نیاز علیخان

ومرزا بشارت علیخان و میرنثار علیخان خلف میر... صاحب بهادر مذکور و فرزندان سعد عزت خان مرحوم انده ... میرضا خان ... بهادر مذکور نسبت خوشی از خان مرحوم داشت و نواب ابو البرکات خان ... میان ... الاجاه و حفظ الله خان و جان مرزا خان پسر دولاور خان ساکن برهانپور ... خلف میر امان الله جمعدار نامی و صاحب فیل ساکن سیکاکول و بعضی منصبداران ... حضور که از ایشان بهادر مذکور سلوک و مدارا می پرداخت در رفاقت داشت و آقا صاحب داروغه محلات جمعیت عرب و حبش وغیره سجبلاے بے اسپ کہ بر درمشاہیر ہر مفته متقرر بود که از نظر صاحب می بود جوان معه اسم نویسی میگذشت اگر این راقم سطور بتفصیل و تشریح اسامی جزو کل که مدار و مامور بکار بودند پردازد طوماری جدا باید نوشت - لہذا بہمین اشخاص اراکین دولتش اختصار نمود سوای نوکران و ملازمان از اعلا تا ادنا و وکلای روسای دور دور و تعلقداران و زمینداران و عمالان هر یک جدا جدا و روشناس آقا و بکار مرجوعه خود با مور و سرگرم بودند - الحاصل بهادر مذکور مدت یازده سال و ششماه با آئین بهین در آبادی ملک و پرورش سپاه و رفع فساد زمینداران و عدم خوف و هراس قطاع الطریقان بلکه از شیران و ددان بمسافران و رهروان تا حد قلمرو خود و پرورش خلق الله از هر نوع و هر فن و جوهر شناسی و قدردانی سپاه که صیت بمتبش در اقالیم خود ها شنیده از مسافت دور دور وارد نرمل می شدند - هر یک بقدر سرمایه قسمت خود کامیاب میگشت و هر فرد آدم ذی شعور را لایق و متحمل کار عمده تصور کرده بعنوان نیک سرانجام میداد غرضیکه خطه نرمل از هجوم صاحب جوهران کامل فن و تجارت پیشگان هند و دکن جهان آباد بود و دیگر خلایق اهل حرفات که طالب هر یک جنس نوادر از عدم حصولش محروم نمی رفت و شاید اقبال بهادر مذکور بآب و تاب حسن عروج و لبسر گرمی هاے لغت روز به سرشاری نهاد

که ناگاه فلک ناتوان بین در عین بهار و اقبال و جلوس حشمت و اجلال بهادر مذکور
نمود و سرخی و گره منعقد بر پشت نمایان شده فراش بستر بیماری ساخت از حرکات
لت نشست و برخاست معذور گردید و بعد اطبا به تشخیص و تجویز آن مرض را موسوم
سرطان کردند. هر چند که معالجه ها بعمل آوردند چون فاسد شده زده برآورده بود
فائده مترتب نگشت در اندک فرصت بازدیاد شدت مرض بتاریخ پنجم شهر
ربیع الثانی سنه ۱۱۹۵ یکهزار و یکصد و نود و پنج هجری از این سرای سپنج رخت هستی
بر بسته عازم ملک لقا گردید. انا لله و انا الیه راجعون. مقربان خدمتگار
نوبت غسل میت دریافتند که مرحوم جسیم و توانا بود جسمش از گردن تا کمر و سینها
تا آرنج اندرونی تمام گوشت بدن از شدت مرض پوسیده و گداز شده بود
مگر در ظاهر پوست نمایان و استخوان باقی مانده. مشاوران دولت مدفونش
در همون باغ ابراهیم نمودند افسوس.

بیت

جهان سرای گذر دام تاب هیچ است ‌ ‌ ‌ طلسم رنگ چون بشکست هیچ است

ذکر حکومت فرخ مرزا خان بهادر احتشام جنگ و نشستن بر مسند وغیره واقعات که در ان ایام رو داد

مخفی نماند که ابراهیم بیگ خان بهادر مرحوم چهار فرزند بعد خود یادگار گذاشت. اول
فرخ مرزا خان از بطن صبیه سید عزت خان مرحوم. دویم یعقوب مرزا. سیوم
ابوتراب مرزا. چهارم نورالدین علی مرزا عرف شهریار مرزا که مادر هر یک جدا جدا
بود. از جمله فرزندان فرخ مرزا که از همه اولاد کلان تر بود. بنا بر تربیت و حاضر
باشی در سلک باریابان حضور حیدرآباد گذاشته بود چون عمرش به سن شانزده سالگی

رسید بتقریب شادی التسمیه خواقی ابوتراب مرزا باطلاع حضور به ذیل طلب نموده
و بجایش یعقوب مرزا را بحاضرباشی حضور روانه فرمود - چون فرخ مرزا از حضور
به ذیل رسید از سعادت قدمبوس پدر بزرگوار مستفید گردید بعد انصرام شادی
ذیل عاطفت پدر را اوقات مستانه در تعلیم معامله و فنون سرداری به تربیت
و آموزگاری میگذرانید - هرگاه که پدر مذکور را عارضه سرطان بیمار رشد و توانائی
بدن بمصائب مرض بضعف گرائید - تمام اعزه و ارکین دولت ما یکدیگر صلاح
اندیشیده در ساعت سعید و آوان مسعود بر طبق فرموده مجموعه کمالات عرفان یگانه
عصر و الادران قادر داد خان منجم و دانائے دقایق سعد و نحس امور جزو کل را صبر سکل
برہمن که علم نجوم و هندسه کامل و مستثنائے زمانه بودند - فرخ مرزا را ولیعهد کرده
بر مسند پدر متمکن ساختند و همه اهل دربار مراسم نذر و نیاز بجا آوردند و بعد
انتقال خان مرحوم بتقریب علانیه دربار خاص و عام در دیوانخانه جلوس کرده بگذرانیدن
نذور هر یک ملازمان مثل بمثل درجه بدرجه خود ها پرداختند و از هر طرف طنطنه سرور
و شادمانی و شور نقارخانه بصدائے تهنیت و مبارکبادی بلند آوازه گردید مگر
بهکو مرزا و فرید مرزا و رحیم قلی بیگ بغرور سر رشته قرابت قریبه و وفور رعونت
و تکبر اطاعتش را باغماض و استغنا نه پرداختند - بلکه در هنگام جلوس و گذشتن
نذور و ملازمان که از کثرت آمد و رفت مقربان امیدوار نذر از دیوانخانه تا دیوڑهی
جلوخانه گذر احدی دشوار بود - بهکو مرزا وغیره هر سه اقربائے مذکور در صحن مقابل
دیوانخانه حاضر بوده از راه کنایه باواز بلند این بیت میخواندند -

فرد

کلاه خسروی و تاج شاهی — بهر گل کے رسد حاشا و کلا

و مغل صاحب ابوتراب مرزا را که طفل صغیر بود در کنار گرفته در صحن میگردید - و
هر سه کس مذکور با چند کسان همراهی خود از معائنه هجوم و ازدحام مردم در خود ها

تضحیک و استہزا می کردند۔ قضارا روز ہفتم از رحلت بہادر مرحوم در ہمان باغ بانیے مفسدان خانہ خراب و برہم زن دولت باکدیگر تقسیم ملک و مال بجائے خود علیحدہ قرار دادہ در تدبیر تسخیر لعہد و مفید ساختن خیرخواہان دولتش جویائے قابو و منتظر وقت گشتند چون ہمہ اعیان و ارکان دولت و اہلکاران اطراف و جوانب بعد گذرانیدن نذور بقدر مراتب خود ہا مطمئن و معزز گشتہ بدستور سابق ہر یک بر کار مرجوعہ مامور و سرفراز شدند و آن سہ کس اقرب بدلیل الاقارب کالعقارب از راہ غرور و خودپسندی بہجوم شدہ بکلمات تضحیک و تحقیر بادیہ پیما بودند۔ آخر کار کارگذاران تقدیر دست بر طایر پندیر آنہا را بال و پر شکستہ محبوس دام ذلت و مقید قفس نکبت گردانید۔ چنانچہ بایما و اطلاع رئیس وقت سید ولی محمد بخشی و دیگر جماعت غلامان حبشی باہم متفق شدہ ہر سہ اقربائے مذکور را بمقام آئینہ محل کہ بکمال نقش و صفا و عیار حیرت از چہرہ نظارت می زدود و تدبیر پسندیدہ و صلاح برجستہ و سنگیر ساختہ مطوق و مسلسل در تہ خانہ گلزار محل محبوس دام ذلت و خواری گردانیدند۔ ہمون روز بوقت نیم شب گذشتہ بگلوے آن ہر سہ گرفتاران پنجہ تقدیر کمند رسن کشیدہ در جوے آب چٹیل بے گور بے کفن در ریگستان نہر متوازی ساختند آرے۔

نظم

من درچہ خیالیم فلک درچہ خیال   کارے کہ خدا کرد فلک را چہ مجال

و بعضے رفقا و متوسلان آنہا کہ شریک صلاح و تدبیر نارسا بودند قریب چہل کس از اقربا و رفقا و شاگرد پیشہ وغیرہ کہ در وقت بہادر مرحوم ہر یک مصاحب و جان نشین ریاست بودند تجسس و تفحص بدست آوردہ جا بجا ہمہ را بے تامل و درنگ در عقب آن سہ کس اقربا روان معدوم مجموعہ ریاست بیک شیرازہ کشیدند۔ ازان روز اقتدار و اعتبار ولی محمد بخشی نزد رئیس و اہل ریاست افزایش گرفت و جمعیت ہمراہی آن ہر سہ محبوران معدوم پنج شش پٹالم با دو سہ ہزار پیادہ بلے

احتشام که بے سردار بود همه سرگروه ها و عهده داران پلٹن ها را به تسلی و دلاسا پرداخته و عهد و مواثیق از همه ها گرفته سید مرتضی و سید و میان نام هر دو همشیره زاده بخشی مذکور بودند بسرکردگی جمعیت مزبور نام زد فرموده عزت و امتیاز افزودند - و باقی کارهای آنجا که ازین کسان مجبور و مظلوم تعلق داشت بران هم کار پردازان و امین معتمد از طرف خود قرار داده انتظام کار و بار مالی و ملکی بقبضه اختیار خود در آورد بعد نظم و نسق معامله و رفع فساد خانگی باستصواب و اتفاق دولت خواهان باقیمانده بقبول خاطر بخشی مذکور مبلغ هفت لک روپیه باستدعاے خلعت تعزیت و سند بحالی سرفرازی تعلقات ارث پدر مصحوب لچهمی پنڈت وکیل و میر جمال الدین حسین خان خانسامانے ارسال حضور نمود ند سرکار تعالی نظر بر فدویت و جانفشانی بهادر مرحوم فرموده حسب العرض نامبرده سند بحالی جاگیر وغیره تعلقات بدستور سابق و اضافه منصب پنجهزاری ذات و پنجهزار سوار و بخطاب فرخ مرزا خان احتشام جنگ و عنایات خلعت تعزیت سرافراز و ممتاز ساخته پنڈت بور را شرف رخصت ارزانی فرمودند چون پنڈت مذکور با نماحت اسناد روانه نزول گردید فرخ مرزا باستماع تهنیت اثر و حصول مقصد بسعادت احتشام گڈه خیمه هاے عظیم الشان بارے استادکنانیده با فواج و حشم و جمیع ارکان دولت قدم از سر ساخته باستقبال عنایات و تفضلات خداوندی شتافته خریطه هاے عنایت نامجات بر سر و از بیرایه خلعت مخلع و زیبا در گشته بنوازش شادیانه تهنیت و مبارک باد داخل نزل گردید - جمیع کافه ملازمان و عامه خلائق و مساکین را با نعامات فایقه و خیرات لایقه مسرور و محظوظ گردانید

ذکر مختاریت سید ولی محمد بخشی ضلالت آهنگ و کشته شدن نامبرده از دست نواب احتشام جنگ

چون بعد کشته شدن جمیع اقربا و رفقا مبارز الملک بهوفه مرحوم قرعه حکومت بنام
فرخ مرزا خان بهادر احتشام جنگ بمختاریت سید ولی محمد بخشی از دوره
فلک نیرنگ برداشت افتاد۔ تمام مردم فوج و سپاه و تعلقداران کارخانجات
در انقیاد و اطاعت امرش مطیع و منقاد شدند۔ احیاناً کسی خلاف طبعش
ره سیر گشت به بدرقه ظلمتش رخت هستی او را بمنزل عدم میرسانید۔ غرض
در عرصه ۳ ماه چنان قابض و محیط ریاست گردید که بے اطلاع بخشی چه قدرت
که برگ کاه حرکت نماید۔ سرکردهاے افواج و تمامی اعزه دولت را که دهولنه مرحوم مبلغ
لکوک ها صرف کرده بحسب اقتضاے خرد رساے خود تربیت و فراهم نموده بنابر
وقت و هنگام کار نگهداشته بود طرفة العین آن طبقه را معدوم کرده بغرور خود پسندی
شیرازه جمعیت ریاست منتشر گردانید و رئیس وقت در این هنگام [illegible] سالگی بود
بمقتضاے عالم ناتجربه کاری و آغاز شباب بموالست [illegible] ارباب نشاط
در نائے نوش شراب و کباب بسرور انبساط هر روز روز عید و هر شب شب برات
می انگاشت و عنان انتظام ریاست در و بست بدست بخشی [illegible] را
در نقاب غفلت عیش و عشرت چنان محو و مشغول ساخت که گویا کتاب [illegible]
بے اختیار خوب زشت بر خوان لغا دست یافت هرگاه که بخشی [illegible] آمد
یک ساعت نجومی بر آمد فرموده از همه ها سلام و [illegible] باز داخل محل [illegible]
می شد از انجا که بخشی دیرینه سال روباه فطرت [illegible] گرگ بود۔ معاینه احوال
غفلت [illegible] ریاست [illegible]
بدست اختیار [illegible]
و تجویز نمک حرامی بجاے خود قرار [illegible] بحضور [illegible] که فرخ
صرف طفل ناتجربه کار که از ریاست خبری ندارد و چند می [illegible] جواهر [illegible]

وفیلان وشتران و اسپان وغیره کارخانجات که عوض مبلغ لکو کها در سرمل مهبا
وموجود است اگر بنام این کمترین فدوی سند سرفرازی تر مل وغیره تعلقات
تعلقه دہونہ مرحوم شرف صدور یابد۔ پس آن طفل نادان را معبد نموده بحضور پرنور
روانه ساخته به بند و بست معقول خواهد پرداخت اگرچه احوال خونریزی مردمان
واتری کاروبار عمله از معروضه واقع نگاران وقایع هر روزه بعرض حضور می رسید
لاکن عرضداشت بخشی باطل سرانجام بر همه واقعات فقره استزا گردید۔
درین صورت مزاج قدرت امتزاج مبارکان حضور بر مضامین خبث آگین و
شیوه نمک حرامی آن نابکار بد و راندیشی بی پرده بجنس عرضی او در عنایت نامه
سرکار ملفوف ساخته با احتشام جنگ ارسال فرمود۔ چنانچه بتاریخ سیزدهم
ماه شعبان ۱۱۹۵ھ یکهزار و یکصد نود و پنج هجری بوقت دو پاس به نزول
شرف ورود یافت۔ مضمون عنایت نامه تفصل سنامه اینکه والد آن فدوی زاده
در پیشگاه حضور ما بدولت واقبال مدت ها تدابیر کاردانی و ترددات جانفشانی
بتقدیم رسانیده مرتبه خود را باین پایه بلند و مدارج ارجمند منتها گردانید
که پاس فدویت مرحوم مسطور ملحوظ بوده آن خانه زاد زاده بدستور سابق برادر
پدری بحال وسرفراز فرمودیم۔ اکنون آن فدوی خانه زاد که خلف اوسط وهمیشه
درظل عنایت ما بدولت پرورش وتربیت یافته لازمه حزم واحتیاط نسبت
که نوکر را بر قرائیش داشته عنان انتظام ریاست بدست خود دارد دقیقه از
دقایق حزم وهشیاری فرو نگذارند۔ درینولا عرضی نوکران انجانه زاد که بحضور ما بدولت
رسید بجنس مرسول است بدریافت مضمونش آن نوکر نمک حرام را سزای
معقول برسانند تا مردم دیگر عبرت گیرند و عنایت حضور را همیشه بر احوال خود
مبذول دانند۔ هرگاه که عنایت نامه بفرخ مرزا شرف صدور یافت نظر غور

مضمون نفس دریافته همچو ماهی شست خورده بیقرار و بیخبردی و نادانی خود تا دم مشار
گشته هر لحظه و هر آن مثل مار بر خود می پیچید - غرضیکه از دو پاس شب تا صبحدم دمبدم
باضطرار و اضطراب میگذشت - علی الصباح جابجا بفراهمی جمعیت حکم فرمود الغرض
جمعیت حاضرباش بهمه جهت قریب پانصد کس از سوار و پیاده و حوستان و شاگرد
پیشه موجود بود - بچهاردهم ماه مذکور بوقت یک پاس روز برآمده به تنبیه بخشی نابکار
مامور ساخت - باستماع این خبر بدیوانخانه بخشی جمعیت سه هزار سوار و پیاده
وجمعداران و منصبداران عمده حاضر شده بر جرات رئیس تمسخر و تبسم کنان منتظر
وقت نشسته بودند - که ناگهان جمعیت رئیس با همه جماعت قلیل معه یکضرب توپ
حلوه هے که بجائے گوله خریطه خورده برکرده از باغ ابراهیم عازم حویلی بخشی گردیده
متصل رسیدند که بخشی مذکور با دوازده کس از معتبرین جمعداران نامی مثل حسین بدل
و رسول بدل و محمد مرتضے - و سید و میان - و محمد خان - و جیتوار خان -
و امر سنگه - و لچهمن سنگه - وغیره از دریچه که عقب حویلی بخشی بود برآمده
بر جماعة مرسله رئیس یورش نمودند - جماعة رئیس بمجرد برآمدن بخشی فتیله توپ
سر دادند که ازان صدمه بخشی مذکور دو زخم فلوس برداشته بیشتر سبقت نمود
همدران حال بعضے جمعداران مرسله رئیس مثل رحیم داد خان خانزاده روسائی
ساکن نادیر طمعه برادران خود و حیات خان جمعدار و شاه صاحب کمندان
بمقابله پرداخته بضرب شمشیر کار آن بد سرانجام تمام ساخته سرش بریده پیش
رئیس فرستادند - و از انجا متوجه تنبیه رفقائے آن نمک حرام شدند - بعد
کشته شدن بخشی و جمعیتش تفرقه پیدا شده بهر طرف راه گریز پیش گرفتند
و مردمان رئیس کسان هزیمت خورده را بهر کوچه و برزن همچو گله گوسفندان جا
بجا مذبوح و مقتول ساخته بخاک عدم غلطانیدند همچنین تا ۳ روز هنگامه

تگسیر و بکش گوش زد خلایق بود - غرضیکه دران خانہ جنگی از سوار و پیادہ قریب سہ صد کس از معتبرین فوج بطرف بختنی کشتہ شدند و از طرف میر رحیم داد خان جمعدار نامی و دیگر چہار کس بکار آمدند - بعد قرار واقعی سند ولیست تہنیت فتح در حضور عرضداشت نمود - از انجا در جلدوے این کارنامہ فتح وظفر عنایت نامہائی استقلال بمضمون آفرین وتحسین بخلعت جواہر وسرپیچ مرصع وکنٹھی مروارید سرفراز گردید - وانتظام ریاست بے موانع غیر لوضوح انجامید - دران ایام این عاصی کاتب الحروف در نرمل بظل عاطفت حضرت عموی نبی محمد خان مرحوم پرورش یافتہ لبسن پانزدہ سالگی درس کلام شریف می خواند -

ذکر تیاری قلعہ احتشام گڈہ و سون گڈہ و بنگلہ جہان نما و فرخ گڈہ و مرچیتال و مسجد جامع نرمل و مسجد موضع نیکونڈہ

بنائے استحکام کیفیات این حصار رفعت آثار بدستیاری کاریگر نکتہ سنج ندرت نگار چنان زیب ترتیب یافتہ چون نواب مبارز الملک بہادر دہونسہ مرحوم از تیاری قلعجات سابق الذکر فراغ یافتہ بہ تیاری قلعہ فاضل گڈہ کہ از نرمل سمت مشرق کوہیست پیوستہ از آب بنگلہ تالاب رنگ بنا اندوختہ کار تعمیر شروع گردانیدہ بود وہرگاہ کہ پایہ عمارت بمقدار قد آدم وبعضے جا زیادہ ازان رو بہ تیاری آوردہ بود کہ دہونسہ مرحوم تقضائے الٰہی فوت شد - کارپردازان عمارت بافراط غم والم محل بر قول جہال نمودہ تعمیر فاضل گڈہ را بنائے نکبت وناسازوار اندیشیدہ دست از کار باز داشتہ موقوف کردہ بودند چنانچہ تاحال نشان آن بنیاد باقیست - چونکہ احتشام جنگ بہادر بر مسند پدر متمکن گشت - اہلکاران

عمارت عرض کردند کہ در حین حیات نواب مرحوم اکثر می فرمودند کہ بعد تیاری فاضل گڈھ پشتہ کہ فیمابین ترل و موضع کرنال ملحق از بند دھوبی تالاب سمت جنوب واقعست بشرط وفائے زندگی خود انشاء اللہ تعالےٰ درانجا قلعہ تیار خواہم نمود اکنون کہ کارخانہ فاضل گڈھ موقوف شد ما فدویان را درین باب ہر چہ ارشاد شود بدان موجب بعمل خواہد آمد چنانچہ برطبق استدعائے اہلکاران عمارت برائے ملاحظہ آن پشتہ سواری نمود اطرافش بنظر غور معائنہ کردہ بہ تیاری قلعہ حکم گردانید کاریگران عمارت سنگ و خشت وغیرہ سرانجام کہ برائے فاضل گڈھ مہیا شدہ بود درین عمارت صرف کردہ در عرصہ نہ ماہ تیار کردہ بنام احتشام گڈھ موسوم ساختند

ذکر تیار قلعہ سون گڈھ

بعد تیاری احتشام گڈھ روزے سواری خاص بہ سیر ظفر باغ کہ متصل موضع سون بر ساحل دریائے گنگ بود درختان میوہ جات مثل انجیر و انار و جام و فالسہ وانبہ ہائے شیرین و تحفہ در ہر یک روش و خیابان و قسم ہر یک درخت شمار صدہا داشت و داروغگی آنباغ بنام شیخ محمد علے نامزد بود و میوہ جات مذکور ازان باغ بسیار پیدا می شد رونق افزا شدہ بعد سیر گلگشت تماشائے باغ بشکار باز و بحری توجہ فرمودہ بسراغ جانوران طیور پرداختہ پشتہ کوہ متصل باغ مذکور بنظر درآمد ملاحظہ فرمودہ ہمیشہ خیال تیاری عمارت کہ مضمر ضمیر صافی پذیرش بود پسند کردہ حکم فرمود کہ درینجا قلعہ تیار شود بموجب حکم کاریگران عمارت از ہر سو فراہم آمدہ حصارے شایان باستحکام نمایان در مدت پنج ماہ کردہ بنام سون گڈھ موسوم ساختند

ذکر تیاری بنگلہ ہفت منزلہ جہان نما

عمارت عرض کردند که درحین حیات نواب مرحوم اکثر می فرمودند که بعد تیاری فاضل گڈھ یشہ کہ فیمابین ترل و موضع کرنال ملحق از بند دھوبی تالاب سمت جنوب واقعست بشرط وفائے زندگی خود انشاء اللہ تعالےٰ درانجا قلعہ تیار خواہم نمود اکنون که کارخانه فاضل گڈھ موقوف شد ما فدویان را درین باب ہرچہ ارشاد شود بدان موجب بعمل خواہد آمد چنانچہ برطبق استدعائے اہلکاران عمارت برائے ملاحظہ آن پشتہ سواری نمود اطرافش بنظر غور معائنہ کردہ بہ تیاری قلعہ حکم کردانید کاریگراں عمارت سنگ و خشت وغیرہ سرانجام کہ برائے فاضل گڈھ مہیا شدہ بود درین عمارت صرف کردہ درعرصہ ہہ ماہ تیار کردہ بنام احتشام گڈھ موسوم ساختند

ذکر تیار قلعہ سون گڈھ

بعد تیاری احتشام گڈھ روزے سواری خاص بہ سیر ظفر باغ کہ متصل موضع سون برساحل دریائے گنگ بدرختان میوہ جات مثل انجیر وانار وجام وفواکہ وانبہ ہائے شیرین و تحفہ در ہریک روش وخیابان وقسم ہریک درخت شمار صدہا داشت و دارو غگی آنباغ بنام شیخ محمد علی نامی بود و میوہ جات مذکور ازان باغ بسیار پیدا می شد رونق افزا شدہ بعد سیر گلگشت تماشائے باغ بشکار باز وبحری توجہ فرمودہ بسراغ جانوران طیور پرداختہ پشتہ کوہ متصل باغ مذکور بنظر درآمد ملاحظہ فرمودہ ہمیشہ خیال تیاری عمارت کہ مضمر ضمیر صافی پذیرش بود پسند کردہ حکم فرمود کہ درینجا قلعہ تیار شود بموجب حکم کاریگران عمارت از ہر سو فراہم آمدہ حصارے شایان باستحکام نمایان در مدت پنج ماہ کردہ بنام سون گڈھ موسوم ساختند

ذکر تیاری بنگلہ ہفت منزلہ جہان نما

گفتہ بعد آداب مراتب نیازمندی سہ بزا وے ادب بانشستند بوحضرت
درارشاد طالبین کلمہ چند بر رہروان جادہ صلاح و سداد و مدارج اعلاے مراتب سلوک
حصول مراد بیان می فرمود و تمام حضار مجلس ہمہ تن گوش بودہ مستعد و سعادت
اندوز می شدند۔ بعد اہتمام آن عصفہ کلمات رئیس مذکور بعرض پرداخت کہ باین عاصی
پر معاصی ہم چیزے ارشاد شود کہ بجا آرد حضرت فرمودند کہ جامع مسجد قدیم کہنگی
رسیدہ و چوبینہ اش جا بجا شکستہ و بوسیدہ گردیدا گر باہتمام آن عقیدت منش
بعمارت پختہ تیار شود باعث مزید یادگار زمانہ و حسنات دارین حاصل گردد حسب
ارشاد آنحضرت حکم تیاری مسجد فرمود در عرصہ اندک متصل نادیرہ دروازہ معہ چبوترہ
وحوض تیار گردید چنانچہ تاریخ مسجد مسطور محمد امان اللہ گفتہ و متصل منابر مسجد
نصب گردید۔

بیت

آن ذوی الاحتشام ذی جرأت کردہ کاشانۂ خدا آباد
حسنات و ثواب تعمیرش گفت ہاتف بشاد فرخ باد
۱۱۹۵
سابق مسجد مذکور سفالپوش بود۔

ذکر تیاری مسجد نیکو اپٹہ

ہمدران ایام رئیس مذکور برائے ملاحظہ فیلخانہ کہ در سواد موضع مذکور کہ آب و ہوائے
آنجا بتازگی و فربہی فیلان بسیار مفید است چراگاہ داشت تشریف فرماشدہ
تمامی فیلان باقسام و سامان ملاحظہ فرمودہ خود بسواری فیل بسیر و تماشائے
آن سواد عازم گردید درین اثنا واحد خان فوجدار عرض کرد کہ درین نزدیکی مرد و لئے
مجذوب ہندوستان را از مدت سہ سال صحرا نشین و عزلت گزین است
بسایہ درختے شبانہ روز میگذرد و بعضے اوقات در فیلخانہ سرکار تشریف آوردہ

هرجا که صلاح خواهد رحمت اقامت می گسترد اگر کسی لقمه تواضع کرد می خوردندی الا
خاطر شریف از خود بلفظ سوال نمی پذیرد باستماع این معنی رئیس بکمال اشتیاق
بحضور درویش شتافت تا ادب نیاز سعادت حضور دریافت از راه عبودیت
معتقدانه پیش آمده عرض کرد هرچه بنده را حکم شود باحضارش بجان کوشد درویش
فرمود که یک مسجد و یک چاه بنام خدا درینجا تیار کنانیده بده تا ترا در دنیا و عقبی
ذخیره حسنات حاصل آید بموجب ارشاد آن درویش مبلغ سه هزار روپیه نقد از
خزانه خاص فرستاده باهتمام فوجدار مذکور چاه و مسجد تیار گردانید چنانچه تا حال
نشان برقرار است و آینده هم یادگار زمانه خواهد ماند بعد تیاری مسجد و چاه درویش
چندروز مانده ازانجا که مجذوب بود والله اعلم کجا رفت -

ذکر توجه فرمودن رایات عالیات بندگانعالی بسفر کولاس و طلب نمودن احتشام جنگ را برای ملازمت حضور کرامت اقتباس

در سنه ۱۱۹۶ یکهزار و یکصد و نود و شش هجری نواب مستطاب معلی القاب میر نظام علیخان بهادر
بندگانعالی خود بدولت و اقبال لوای نصرت اساس بسفر کولاس برافراشته
بقدوم میمنت لزوم فضای آن نواح را رشک گلزار ارم ساخته بودند بعد
چندی ایام برشکال در رسید در انجا حکم بحالی صدور گردید کارپردازان
سرکار عالی رئیس مذکور را حکم استدعای ملازمت حضور نمودند ازانجا که نشه غرور
مال و منال در دماغ کوته اندیش جاگیر شده شناسای مرتبه خداوندی و احتیاط
لوازم عبودیت و بندگی از صفحه خاطر بطاق نسیان گذاشته عاقبت اندیشی را
بکار نفرموده مرتکب حرکات ناشایسته شده بود و نیز بعد غلطانیدن خواهشیان

کوتاہ بین و مصاحبان فتنہ آئین حصول ملازمت حضور را بر خلاف راے ناصواب اندیشیدہ بتعذر و حیلہ پردازی اہمال نمود و از وقوع سیئات دہانہ بیجاے مزاج مبارک بندگان حضور بر نا تجربہ کاری و بغاوت شعاری و معرود عتاب گشتہ بمضمون سال بہ تنبیہ و استیصال آن خود پسند بد افعال قرار واقعی صورت بست کہ ناگاہ بسبب اتفاق تقدیر میر عبد الحی خان بہادر صمصام الملک ثانی کہ عمدہ ترین امرای رفیع الشان سرکار عالی بتقضائے الٰہی پیمانہ حیات را لبریز بادہ اجل ساختند۔ لہذا بورود واقعہ ناملایم مرکوز خاطر ہمایون بر وقت معین موقوف داشتہ خود با دولت مراجعت بہ حیدر آباد فرمود۔ بعد وفات صمصام الملک مرحوم انتظام کاروبار دیوانی بنام میر المالک بہادر سہراب جنگ بطور نیابت تفویض یافت بعد چند روز موافق ضابطہ سرکار رقم مبلغ نذرانہ بر تمام جاگیرداران و منصبداران قلمرو سرکار عالی از حضور مقرر شد۔ ازان جملہ موافق تقسیم ممالک محروسہ مبلغ نہ لک روپیہ بنام احتشام جنگ کہ معتبرین از ہمہ جاگیرداران حضور بود واجب الدین آمد ہرگاہ کہ بطلب مبلغ مذکور احکام حضور شرف صدور یافت۔ بعضے میگویند کہ آن اجہل بدر جواب احکام خداوندی عرضداشت از راہ گستاخی معہ خریطہ سربے باروت درخوان نہادہ روانہ حضور ساخت یعنے بجائے مبلغ مذکور انیقدر جنس حاضر است بعد ملاحظہ عرضی سر لبریز خیرہ سری و بغاوت شعاری او پیش از پیش بظہور رسید پس تنبیہ و استیصال آن مفسد بد خصال لازم دانستہ افواج حضور متعین گردید۔

ذکر متعین شدن افواج قاہرہ سرکار عالی بسرکردگی سر دار الدولہ بہادر دارا جنگ عرف گھانسی میان و بدست آوردن تھانہ حصار بودن

در ۱۱۹۷ھ یکہزار و یکصد و نود و ہفت ہجری بنا بر تادیب و چشم نمائی مفسد
خیرہ سر از پیشگاہ حضور محمد حسام الدین خان بہادر کامیاب جنگ سردار جنگ
عرف گھاسی میان یکے از برادران نواب ابوالفتح خان بہادر شمس الامرائے مرحوم
بسرکردگی پائیگاہ خاص شرف اختصاص داشت با جمعیت دو ہزار سوار جرار
و سہ ہزار بار رسالہ نادر جنگ کلاہ پوش فراشیش متعین ساختہ شرف رخصت
ارزانی فرمودند خانمذکور طے مراحل و قطع منازل نمودہ بمقام قصبہ کونگیر مضرب
خیام نمود - از انجا قصبہ بودن متعلقہ مفسد بفاصلہ چہار کروہ بود - بہادران سرکار فیض آصفی
وقابو یافتہ سر سوارے حصار بودن تسخیر کردہ بقبض و تصرف اولیائے دولت
در آوردند ہر کہ از جماعت مفسد رو بکار می شد تہ تیغ می گردانیدند - رستم خان
نامی جمعدار با جمعیت یکصد سوار و دو صد پیادہ از طرف مفسد بہ تہانہ داری آنجا
مامور بود - بیورش بہادران سرکار تاب نیاوردہ ہزیمت را غنیمت شمردہ بہ
نرمل گریخت - و گنگنا نامی یک سردار ہنود از طرف مفسد بہ ٹھانہ داری موضع
راکاس پیٹہ کہ متصل بودن واقعست نامزد بود سرش بریدہ بہ دروازہ حصار
آویختند -

ذکر روانہ شدن افواج مفسد از نرمل بسرکردگی لالو و جنگ اہل فراشیش بمقابلہ گھاسی میان و شکست یافتن آنہا بدست بہادران سرکار

چونکہ انسان را ایام نکبت و زوال دولت درپیش آید کارگزاران تقدیر دو فہم
فراشیش تفرقہ انداز گشتہ دانائے سود و بہبودش را بنادانی و طریق تفحص
و زیان را بدانائے مبدل ساختہ بجادہ ضلالت رہ گرامی گردانید - ہرگاہ ک

خبر وحشت اثر تسخیر نمودن بهادران سرکار تهانه قصبه بودان بسمع احتشام جناب
رسید جمعیت دوازده هزار سوار و بیست ضرب توپ از سپاهی فوج خود انتخاب
کرده بسرکردگی دلاور جنگ و ابومیان مهدوی و امان الله خان وغیره جمعداران
و رساله داران نامی و دیگر دو سردار راجپوت از اقربای ایشان راجه پاسعید گ
بمقابله گهالسی میان روانه نموده جمعیت مذکور از گهاط [illegible] عبور
نموده در عرصه اندک قریب بودن رسید زانجا جمعیت سرکار عالی از حصار بیرون
برآمده صف آرا گردیده مقابل گشت. فرنگی مذکور با ضرب صاعقه اثر داد چنان
آتشبازی نمود که قدم استقامت فوج سرکار عالی بلغزش درآورد قریب بود
که صورت انتشار واقع شود و سواران فوج مخالف بمعاینه تفرقه فوج سرکار دانسته
که فتح نصیب مایان گردید از راه غرور و خودپسندی با وصف مناهی دلاور جنگ
فرنگی از جای خود حرکت کرده یورش نمودند. درین اثنا گهالسی میان با جماعت
قلیل که قریب دو صد سوار آزموده کار یک طرف استاده بود بر فوج مخالف
از کمینگاه اسپان تاخته جنگ بهادرانه و کارنامه رستمانه بظهور رسانیده بفضل
الهی و نیروی اقبال خداوندی فوج مخالف را شکست فاحش داده منهزم
گردانید. و ابومیان مهدوی و امان الله خان و دیگر دو سردار از قوم راجپوت
همه اینها را سر بریده بنوک سنان انگشت نمای خاص و عام گردانیده و دو
زنجیر فیل با نشان و نقاره که در حوضه آن خریطه های خزانه معمور بود تسخیر و
غنیمت کرده شادیانه فتح و ظفر بنوازش درآوردند. وقتیکه فرنگی مذکور
نقشه فوج خود ابتر دیده با جماعت پلتن خود بطور قواعد قلعه مستحکم ساخته تمام
روز بمیدان کارزار توپ بازی نموده از انجا بوقت شب رجعت قهقری
کرده باز بمقام کستاپور رسیده همه گریختگان و هزیمت خوردگان را با طمینان

خاطر جمع [illegible] آورده بار بمقام ہمک متوجہ گردید و بعضے سواران فوج مخالف
[illegible] میدان کارزار گریختہ بہ پناہ قلعہ بالکنڈہ متواری شدہ بود دران ایام نواب
[illegible] خان المخاطب سجان زمانخان بہادر یکے از امرائے بادشاہی کلید
[illegible] مدت اختیار خود داشت سواران مغرور را اندرون آبادی آمدن
[illegible] کہ اسپان و پالوان آنہا را حکم فنوح دادہ بہ تنبیہ پرداز و در نصورت
[illegible] کور از بیغی آگہی یافتہ بہزار ندامت و پشیمانی از راہ دو دگھاٹ عبور
گنگا [illegible] نمودہ داخل ذیل شدند۔

ذکر [illegible] معودن افواج امرایان حضور بنا بر کمک گھانسی میان و دیگر وقائع

جنگ کشتاپور

چون فوج مخالف شکست یافتہ رو بہزیمت نہاد گھانسی میان بنا بر اطلاع حضور
عرضداشت متضمن نوید فتح و ظفر با فتوحات دو زنجیر فیل و نشان و نقارہ
و احوال کشتہ شدن سرکردہ ہاے فوج مخالف ارسال داشت۔ بندگانعالے
بملاحظہ عرائض و فتوحات بر جرأت و مردانگی آفرین و تحسین فرمودہ با خلعت
جواہر و شمشیر کمر بخطاب محمد حسام الدینخان بہادر سردار جنگ سرفراز و ممتاز
ساختہ افواج دیگر از حضور بکمک بہادر مذکور مثل شرف الدولہ بہادر و زور آور جنگ
و حشمت جنگ و سیف جنگ و امجد الدولہ وغیرہ رسالہ ہائے سائر و جاگیر
داران [illegible] چہل ہزار سوار و پیادہ روانہ فرمود تا ملحق شدن افواج کمکی بہادر
مذکور از مقام بودن کوچیدہ بقصبہ بالکنڈہ کہ از کشتاپور سہ کروہ فاصلہ دارد
در تالاب حضرت شاہ [illegible] صاحب قدس سرہ مضرب خیام نمود۔ من بعد

بکیک امرا با فوج خود با آمده شریک شدند و فرنگی مذکور که بر موضع ستتا بور قیام داشت باستماع آمد فوج سرکار از راه خبرگی و منورشی اکثر بہی لشکر فیروزی دست تطاول دراز کرده مصدر اذیت و غارت میشد و گہانسی میان میرسہ گمبرباد اکبر امرائے نامدار مصلحت و مشورت کرده تنبیه فرنگی عازم گشتند - از صبح تا شام فیما بین معرکہ توپ و تفنگ ماند- چنانچه دران جنگ اہتمام جنگ و لشکر فرنگی از نرمل رسیده حاضر بود قطع نظر فرنگی مذکور آخر آن روز علیه فوج فیروزی زیاده از دائره امکان دیده باساز و سامان اضراب و دواب ما ہمگی لشکر خود عبور گنگ کنانیده بر موضع کانڈلے کیمپ کرده از نرمل واقعست مقام نموده و فوج سرکار عالی بفرنگی قرار واقعی چشم نمائی کرده باز بمقام بالکنڈه فائز گشته عشره محرم شریف دراںجا گزرانیدند دران ایام این عاصی کاتب الحروف بسن ۱۳ سیزده سالگی بوده از بالا حصار قلعه بالکنڈه تماشائے جنگ گستا پور می نمود -

ذکر متوجه شدن بندگان عالی خوبدولت اقبال از فرخنده بنیاد حیدرآباد و تسخیر نمودن قلعه جگتیال و غیره احوال که دران ایام رو داد

ہر گاہ که خبر فیروزی اثر ظفر یافتن سردار جنگ بہادر بر فوج مخالف بسمع نواب شمس الامرائے مرحوم رسید دوگانه شکر بدرگاه فتاح حقیقی بجا آورده انچه فتوحات فیل و نشان و نقاره و خزانه که فتوحات بودن بدست آمده بود با عرایض بہادر مذکور بنظر حضور گزرانید - بعد روانه شدن افواج امرایان سابق الذکر بکمک بہادر مذکور بندگان عالی خوبدولت علم نہضت برافراشته متصل بلغ گوردہنداس چندے مقامات فرموده از انجا بکوچہائے متواتر بقصبه ایملواره جلوه تازه بخشیده ایام عشره

شریف که شروع سال ۱۱۹۸ یکهزار و یکصد و نود و هشت هجری بود گذرا شده
از اینجا تا هیچه رایات عالیات حوالی قلعه جگتیال تابان و درخشان گردید. سیدی
ظفر الماس از طرف مخالف تجر است آن قلعه نام زد بود بوده موکب اقبال
با جاه و جلال خداوندی مدت بیست یکروز با توپ و تفنگ شرط قلعداری بجا آورده
آخر الامر بشرف آستان بوس بندگان حضور مشرف گردید و بدستور سابق
قلعداری جگتیال و بخطاب ظفر الماس خان بهادر سرفراز گردید. بعد مفتوح
شدن قلعه مذکور لشکر ظفر پیکر از راه کنز میال و کورتله و متپلی و موضع پالم
جلوه ریز انور گشته. هرگاه که سواری خاص نزدیکی قلعه بالکنڈه رسید سردار جنگ
بهادر وغیره امرایان مذکور که بمقام بالکنڈه مقام کرده بودند با جماعت خود جوق
جوق و دسته دسته صف آراسته با دای لوازم آداب و تسلیمات پرداخته
بحصول دولت رکاب سعادت مستفید کامیاب گشتند. غرضیکه آن روز
هر دو فوج ظفر موج با هم ملحق شده بموضع گشتاپور رونق مقام بخشیدند.
روز دویم که آب گنگ پایاب بود بر موضع کانڈلے مضرب خیام فرمودند.

ذکر محاربه نمودن سیدی یاقوت با فوج سرکار و دستگیر شدن نامبرده بدست بهادران کارزار در میدان تالابچه موضع سرکاپور و چیتیال

سواران متعلقه فوج سرکار متصل قلعه جیتیال بطریق سیر و شکار بفاصله دور نمایان
گشتند و فوج که پائین شاخه مذکور فرود آمده بود میگوید که آن روز احتشام جنگ
بنا بر سند نسبت قلعجات و شهرپناه منزل رفته در آنجا فوج خالی از سردار بود با سلمام
آمد آمد فوج متعلقه سرکار هشیار گشته رجوع بمقابله گردید و قلعدار از بالای قلعه

جیتال آغاز توپ و تفنگ نمود - چنانچہ از صدمات گولہ ہائے پے در پے اکثر شاخہائے
درختان انبہ و صحرائے برزمین افتاد و افواج سرکار نہور و دلاوری داد مردانگی
داده افسخ و ظفر بازبہ لشکر فیروزی ملحق شدند - دران ہنگام آرائے صولت جنگ
پسر تہور جنگ بہادر شرف الدولہ بضرب گولہ جام شہادت چشید - چنانچہ نشان
مزارش در موضع سنس پلی واقعست سیوم آن روز در وسیت پالیگاہ خاص
رسالہ محمد عظیم خان و غلام امام خان و امجد الدولہ و سردار جنگ شوروآوجنگ
با افواج مغلیہ ہائے کلاہ پوشش و تنگ افواج امرایان عظام ارادہ یورش نمودن
بر قلعہ مذکورش تہاد خاطر داشتہ و خود بدولت بندگانعالی محاذی قلعہ جیتال
نشستہ کوه رونق افزا شده ملاحظہ افواج می فرمود - کہ درین اثنا سید جی یاقوت
نام و میر صاحب مقرب بدار زنگی توشکخانہ و خزانہ و دیگر رسالہ ہائے عرب
و حبشی و روہیلہ کامرواد کارفرما بودہ بتہور و سردانگی و دیانت خیر خواہی ذی اعتبار
و معتمد علیہ بود - چونکہ اختتام جنگ خبر تسخیر شدن قلعہ جگتیال و منحرف گشتن
سیدی ظفر الماس قلعدار نمک پروردہ قدیم و ملازمت نمودن سرہمو تی مقبل
صواب نمائے خود بحضور بندگانعالی شنید بر تمامی گروہ حبشان و غلامات
بکمال غضب و غصہ مورد عتاب گشتہ بہ بیوفائی این طائفہ سخنے رشت و
تعزین و کلمات ناسزا و غیر آئین برزبان آوردہ حرف اعتبار و فدویت نہاد
درانوقت سیدی یاقوت ہم در زمرہ سامعین حاضر و الفاظ ناسزا برخاطرش
ناگوار گذشت - ازان روز منتظر وقت بود - اتفاقاً افواج سرکار بمیدان کارزار
نمودار گشتند بمقتضائے نشہ غیرت با جمعیت بکہزار عرب و روہیلہ و حبشی
قلعہ جیتال را گذاشتہ بمقابلہ فوج سرکار کمر ہمت بربست چونکہ نزدیک تا لاکجہ
سرکار پور رسید شاہبازان فوج سرکار منتظر شکار رقابوسی جستند - یکما گی از

چہار طرف اسپان تاختہ با یکدیگر پیوستند فیما بین پیادہ و سواران چنان معرکہ جنگ و جدال بظہور رسید کہ تا حال مردم دیرینہ یاد میکنند و آئندہ ہم یادگار زمانہ خواہد ماند۔ غرضکہ بہادران سرکار ہمہ آنہا را کشتہ و مجروح ساختہ سیدی یاقوت کہ درمیان معرکہ جراحت ہا برداشتہ خون چکان افتادہ بود۔ زندہ دستگیر کردہ بحضور آوردند۔

ذکر ملازمت نمودن احتشام جنگ با ستصواب اماطرن ایل حضور رونق افزا شدن بندگانعالی بہ نرمل بسیر تماشای ابراہیم باغ و روانہ شدن احتشام جنگ بصوبداری بلدۂ ایلچپور

بعد شکست یافتن جمعیت سیدی یاقوت داب رعب اقبال عدو مال خداوندی بر فوج مخالف چنان استیلا یافتہ ممکن نبود کہ بار دیگر کسے نام مقابلہ جنگ بر زبان آرد ہمہ اعیان و ارکان دولت دم سرد و رنگ زرد گشتہ ہوش و حواس باختند۔ دران حال والدہ احتشام جنگ عرضداشت متضمن عفو تقصیرات کہ این فدوی صرف خانہ زاد از ایام خوردسالگی پرورش یافتہ و نمک پروردہ جناب بندگان حضور است ازراہ خودپسندی و ناتجربہ کاری بر سخن شنوی عمل نکردہ غریق لجہ یاس و ندامت گردیدہ حرکاتیکہ بمقتضاے کم طالعی قسمت و نامساعدت ایام از و بظہور رسیدہ بسزاے اعمال و نتیجہ افعال خود رسید امیدوار فضل و کرم خداوندی آنست کہ عفو جرائم خانہ زاد و موجب امن و جان بخشی این ذرہ بمقدار تفضلات مہر کرم در آفاق عالم شایع و ہویدا گردد جناب

خداوندی بعد ملاحظہ عرضی ازراہ ترحم و بندہ نوازی ماما شٹن اصیل را بتخصیص [illegible] گیا
کہ تالیف قلوب یک جہان جزوکل ذریعش مصمم و مخمر بود براے وبدن احتشام
روانہ فرمود۔ ماماے مذکور کہ جہان دیدہ و دیرینہ روزگار بود بعد دعا و ملا[illegible]
ہار گل در بر انداخت۔ بمجرد خوشبوے گلاب دماغ نخوت ابلغ کہ لبریز از فساد و [illegible]
و آئینہ خاطرش مملو ز نگار قساوت بود مصفا و معطر ساخت۔ ماماے مذکور بحکایات
فہمایش طفلانہ و سخنان بعذر و بہانہ مزاحتش او را آغوش دلجمعی قرار دادہ چنان محو
و مشتاق ملازمت گردانید کہ مضطربانہ بر اسپ ترکی سوار شدہ ہمراہ ماماے مذکور
بملازمت حضور شتافت۔ بندگان عالی بعفو تقصیرات سابقہ و زلات لاحقہ پرداخته
بانواع توجہات و عنایات سرفراز ساختہ باطمینان و دلاسا باز بمعاشش روانہ فرمود
ازان روز جنگ و پرخاش موقوف گردید و صورت صلاح بظہور رسید روز دیگر
حکم حضور با احتشام جنگ شرف صدور یافت کہ والد آنجناب زاد عمارت ابراہیم باغ
بکمال درستی و خوشنمائی تیار کردہ میخواہم کہ با بندوبست محلات بسیر آن باغ پردازم
حسب الحکم خداوندی نامبردہ تمام مستورات و علائق خود از محلات باغ برآوردہ
متصل عیدگاہ ڈیرہ ہا استادکنانیدہ داخل گردانید و محلات باغ خالی ساختہ
بنظر بندگان حضور گذرانید چونکہ بندوبست باغ با در و دیوار شہر پناہ از ملازمان
خاص قرار واقعی صورت گرفت خود بدولت و اقبال رونق افزاے شدند۔
ازانجا بہ نواب منیر الملک بہادر حکم اقدس شرف نفاذ یافت کہ جمع و خرچ ملک و مال
و جواہر و خزاین وغیرہ کارخانجات از متصدیان تعلقہ ترمل دریافت کردہ بملاحظہ
حضور بگذرانند حسب الحکم خداوندی حساب دریافتند مبلغ یک کروڑ روپیہ نقد
سواے از قسم جواہر و زر و زیور وغیرہ کارخانجات فیلخانہ و شترخانہ و طویلہ اسپان
و اضراب و انبار غلہ و ذخیرہ سرب و باروت کلہم اثاث البیت یک کروڑ روپیہ

ساکنان شہر تبرگاً حفظ آداب آن بنگلہ منظور داشتہ باحتیاط وحفاظت مکان تراش وغیرہ مردم خدمتی مقرر کردہ بہ نگاہداشت می پرداختند۔ صوبہ مذکور آن بنگلہ محل عمارت محلسرای خود تصور کردہ از بیخ برکند و ... وخشت آنجا بہ تعمیر محالات خود صرف گردانید۔ واقعہ نگاران سرکار از ... عالی ... متواتر بحضور ... داشت بندگان عالی را بسیار خشم ... رضی بر خاطر مبارک ... تا ... مشیر الملک بہادر عرض کرد کہ عاوضہ شرارت وبے اعتدالی آن بہ کردار ... غلام جان نثار محالات ابراہیم باغ کہ در نرمل است از بیخ وبنیاد کندانیدہ بحضور میرساند۔ ہمون وقت بنام میر زین العابدین خان پسر برہان الدولہ کہ بقلعداری نرمل مقرر بودند حکم حضور شرف صدور یافت چنانچہ دو ہزار کمانی ویک ہزار رسالہ سید فخر الدین برین کار مامور شدہ محالات مذکور کندیدہ بحیدرآباد بردند۔ در حیدرآباد روشن بنگلہ وپنج محلہ کہ شنیدہ می شوند تمام چوبینہ محالات نرمل در آنجا صرف شدہ۔

ذکر حکومت نواب برہان الدولہ بہادر بہرام جنگ

سید عاقل خان لب چاک یکے از منصبداران بادشاہی در اوائل ساکن جالندر وثانی الحال در قصبہ سرسی بود وباش داشتند بعد وفات خود چہار فرزند یادگار گذاشت۔ اول سید اکبر خان دوئم سید اصغر خان۔ سیوم سید غیرت خان چہارم میر علیخان۔ چنانچہ سید اکبر خان بواقعہ نگاری احمد نگر وسید غیرتخان بواقعہ نگاری سیکاکول ... معزز بودند ... میر امام علیخان در حضور نواب غفرانمآب حاضر باش ... بودند ... چند روز در عہد ریاست نواب مستطاب معلے القاب میر نظام علیخان بہادر

بندگان عالی بہ محنت و کاردانی مورد الطاف و عنایات گشتہ بخطاب برہان الدولہ
بہادر بہرام جنگ و بصوبہ داری بلدہ ایلچپور سرفراز گشتند بعد تسخیر قلعہ نرمل سنہ ۱۱۹۸ھ
یکہزار یکصد و نود و ہشت ہجری از ایلچپور طلب حضور گشتہ از تغیری فرخ مرزا خان
بہادر احتشام جنگ بعہدہ قلعداری و نیابت چنچال نرمل با جمعیت پنج ہزار بار
و احشام و منصبداران و بلے اسپان متعینہ قلعہ نرمل سرفراز فرمودہ خود بدولت
و اقبال بندگان عالی مراجعت بحیدرآباد فرمودند۔ بعد چند ماہ مشیر الملک بہادر
مدار المہام ازخان مسطور بنوعے آن گذار خاطر پیدا کردہ در حضور عرض نمود کہ تعلقہ
نرمل از قدیم الایام آباد و سیر حاصل است اگر حکم شود بعنوان تعہد رقم مبلغ سرکار
مقرر کنانیدہ مستاجر دیگر بران دیار فرستادہ آید۔ ارشاد شد کہ بہتر است چنانچہ
در بنیاب احکام حضور بنام خان مذکور شرف نفاذ یافت کہ رقم تعلقہ پنج محال نرمل
بہ تعہد مبلغ پنج لک روپیہ در حضور قرار یافتہ باید کہ از زمینداران و تعلقداران آنجا
قبولیت ہائے مبلغ مذکور نویسانیدہ در حضور ارسال دارد خان مزبور ہمہ زمینداران
تعلقداران مذکور را پیش خود طلبیدہ گفتند کہ احکام حضور بدین منوال شرف صدور
یافتہ اگر از دست شما یا بجائے این رقم می شود قبولیت ہا نوشتہ بدہند نامبردہ
ہا بموجب گفتہ بہادر مذکور با یکدیگر صلاح اندیشیدہ فرد کیفیت جمع تعلقہ مبلغ سہ نیم لک
روپیہ نوشتہ گفتند کہ سوائے این رقم یک حبہ زیادہ وصول نمی شود و نرسنگراؤ
نامی زنار دار بن بنکاجی پنڈت دیوان ایلچپوراران سابق الذکر در عمل مبارز الملک
مرحوم بہ پیشکاری دیوانی مامور بود بعد تغیری احتشام جنگ متصدیان سرکار عالی
بعلت محاسبہ گرفتار ساختہ در حیدرآباد نظر بند کردہ بودند۔ درآنحال زمینداران
تعلقہ نرمل دانستند کہ راؤ مذکور از قدیم الایام بکیفیت تعلقہ مذکور واقف و محرم راز
است۔ بلکہ در ہر یک امور بغور پرداخت ماہان خواہد کوشید۔ اگر نیابت نرمل

بنام ناہیش مقرر شود فہو المراد است۔ ہمچنیں اندیشہ بجائے خود قرار دادہ مخفی
از راؤ مذکور طریق رسل و رسایل مرعی داشتہ نوشتند کہ احوال پنج محال نرمل
از ایشان ہیچ پوشیدہ و پنہان نیست فی الحقیقت البتان از ما ہستند۔ بہر صورت
بہ لغو ہد مبلغ پنج لک روپیہ این تعلقہ از سرکار قبول کردہ دریجا تشریف بیارند یا
بجائے رقم سرکار بائین و بہین اسپی و تردد نمودہ خواہد شد۔ خانساماں کور او و بابا
بازی و موشنگ دوانی زمیداران سرکار آگاہ بودند براعتبار نوشتہ زمیداران
باطل سرانجام فرد کیفیت مبلغ سہ و نیم لک روپیہ درحضور ارسال داشت
مدار المہام ملاحظہ فرمودہ راؤ مذکور را طلبیدہ گفت تو کہ واقف آندیار ہستی تعلقہ
نرمل بتو ارزانی میکنم چند روپیہ وصول خواہی کرد۔ راؤ مذکور عرض نمود کہ اگر دست
حمایت خداوندی بر سر فدوی باشد تا مبلغ پنج لک روپیہ وصول کردہ خواہد شد
مدار المہام فرمود اگر مبلغ ہفت لک روپیہ قبول میکنی ترا ہمین وقت از قید
رہائی کنانیدہ از خلعت آن علاقہ سرفراز کنانیدہ خواہد شد۔ راؤ مذکور ہر چند
ابا و انکار نمود کہ نمی شود۔ لاکن پیش خداوندان سخن انکار کسے پذیرا نمی شود۔
قطع نظر مدار المہام درحضور عرض کرد کہ برہان الدولہ با وصف دیانت و امانت
رقم تعلقہ نرمل مبلغ سہ و نیم لک روپیہ مقرر کردہ فرستادہ اند۔ نرسنگ راؤ
نامی زمیندار قدیم واقف آندیار معروض میدارد کہ مبلغ ہفت لک روپیہ
معہ نذرانہ سرکار رسال بسال داخل سرکار میکنم حکم شد کہ بطلبید۔ ہمو نوقت
راؤ مذکور را بخلعت تعلقہ مذکور سرفراز فرمودہ کرپا شنکر و کیشو راو نامی زمیندار
ساکن اورنگ آباد بطور امین ہمراہ صوبہ نرمل مرخص فرمودند۔ بعد آمدن
راؤ مذکور برہان الدولہ بہادر میر زین العابدین خان فرزند خود را بقلعہ داری
نرمل گذاشتہ بحیدرآباد روانہ شدند۔ مدت شش ماہ عمل کردند۔

ذکر حکومت نرسنگ راؤ بن بنکاجی پنڈت

ہر گاہ کہ عمل نرسنگ راؤ بعملداری ... رسید تمام غربا و رعایا را در شکنجہ بلا آہنی
و مبتلا گردانید بقول آنکہ ۔ بیت

چو خواہد کہ ویران کند عالمے — نہد ملک در پنجۂ ظالمے

عمل راؤ مذکور کم از آفت آسمانی و بلائے ناگہانی در حق رعایائے بیچارہ
نبود۔ زیرا کہ راؤ مذکور از احوال ہر یک آسامی زمیندار و از سرمایہ ہر یک
تعلقدار کہ در عمل نواب ساز الملک دھونسہ بے اذیت جور و جفا پرورش
یافتہ بود مرفہ الحال شدہ بود وقفیت کلی داشت ۔ مثل مشہور است کہ خدا
زمیندار را عامل نسازد و او نیز رابکار عمدہ و عمدہ رابکار ادنے مامور نگرداند
غرضیکہ بعد آمدن راؤ مذکور تمام رعایا و زمیندار متعلقہ رجوع آوردند و از مرکوز
خاطرش آگہی یافتہ ہوش و حواس باختند۔ در باب نوشتن قبولیت
ہائے مبلغ رقم سرکار ہر چند تعذر نمودند لاکن از راہ جبر و تعدی نویسانیدہ
شروع تحصیل نمود در سال اول بہزار شدت رسوائے مبلغ سرکار بمعرض وصول
آمد و در سال دویم تمام پٹیل و پٹواری متعلقہ و دوکانداران اہل حرفہ و کارکنان
کلالی و محترفہ آنہا را مقید ساختہ مال و مواشی و زر و زیور از خانہ آنہا بغارت
آوردہ داخل سرکار نمود بعضے آسامیان معتبر را جہتہ پا بیجائے از سرکار بدرختان
آویختہ بزد و کوب شلیاق بازی پوست از بدن می زدود و بسبب شدت
عقوبت بسیار کس تاب جور و اذیت نیاوردہ بجان مردند و بسا رعایائے
مفلس کاسہ گدائی بدست گرفتہ محتاج نان شبینہ گشتند تاوان و مصادرہ
باینقدر کہ از ہر یک آسامی بدفعات مکرر و سہ کرر گرفت ۔ در سال سیوم
باجتماع کافہ رعایا ہول و ہراس و تفرقہ بعدادی پیدا شدہ از کریت و ملن راہ

غریب میش گرفتہ بطرف آید لا آباد و بہادی وکاپر و پوری و چاندہ و ناگپور
ہر جا کہ پناہ امان یافتند قرار گرفتند۔ در سال چہارم و پنجم ہمہ دیہات
تعلقہ رو بویرانی آوردہ بجز غارتگری و تاراجی خانہ ہائے رعایائے ما بقی جائداد
مبلغ دو لک روپیہ نماندہ و بقایاہائے زر سرکار زیادہ باقیماندہ آوازہ ظلم و تعدی
در اطراف و اکناف اشتہار یافتہ۔ بلکہ بسمع مبارک بندگانحضور رسید ناکرنالش
انجمعنی رسید۔ متصدیان حضور بر عوض بقایائے زر سرکار تنخواہ محمد حسین خان
داروغہ مشعلچیان حضور کردند۔ خان مذکور بہ نرمل آمدہ سختی و سزاولی آغاز نمود
راؤ مذکور ہر چند کہ بہ پابجائی زر تنخواہ دست و پا تدبیر بر زمین زد لاکن بسبب
ویرانی تعلقہ از کسے جا بدست نیامد۔ آخر مشس در دام محاسبہ گرفتار ساختہ
بحیدرآباد بردہ در غولخانۂ محبوسان فرستادند۔ چنانچہ موضع ہائے ویران
شدہ عمال نرسنگ راؤ تا حال آباد نشدند مخفی نماند کہ تعلقہ پنج محال نرمل
از عہد سریا راؤ و گنگا راؤ چنان آباد و سیر حاصل بود کہ احدے از حوادثات
ظلم و تعدی وگاہے از آسیب سختی و سزاولے شور فغان نکردہ چونکہ عمل سیارزالملک
دہونسہ رسید او ہم بدستور عمل ماسلف عمل کردہ بر احوال رعایا نظر غور داشتہ
مبلغ سرکار بخوشنودی و استرضائے آنہا میگرفت۔ با وجود چندے فوج و حشم
کسے مقدور نداشت کہ پر کاہ را اذیت دہد و بر خلاف قول یک حبہ گیرد بہ بہبودت
جمیع کافہ انام در عہد امن و امان مرفہ الحال بودہ بہ تکثیر زراعت و عمارت میکوشیدند
و مال واجبی سرکار بوقت تحصیل می رسانیدند۔ راؤ مذکور کہ از مدت با
تماشائے این گلزار ہمیشہ بہار بود گلہائے خاطر خلایق را بسموم جور و اذیت
افسردہ و پامال ساختہ در مظلمہ جاوید خود را گرفتار و بدنام گردانید۔ بقول آنکہ

نظم

رسید یقین این سخن بالیقین :: ... این وید نامی آید بجور

رست چهار سال و چند ماه حکومت کرده همراه تنخواه دار مذکور روانه حیدرآباد گردید

ذکر حکومت راجه شنکر نایک بن گوبند نایک بهونک

... نایک بهونک قوم برهمن از قدیم الایام ساکن قصبه آرمور پرگنه بالکنده پیشه تجارت و دوکان ساهوکاری می نمود. نامبرده بسیار آدم رسا و متدین و نیک نیت بود در بلده اورنگ آباد و پونه و حیدرآباد وغیره دوکان ساهوکاری می داشت - چونکه تعلقه آرمور بنام مبارز الملک بهادر تفویض یافت نامبرده را کارآزموده و ذی حوصله تصور کرده فرمود که دوکان شما در نرمل هم باشد نامبرده قبول کرده گماشته خود را در نرمل فرستاده داد و ستد ساهوکاری جاری ساخت - هرگاه که دهولسه مذکور از سفر کرناتک به نرمل آمد نایک ... را از آرمور طلبیده بخدمت فوطه داری خزانه سرکار مامور ساخت چونکه غلام سید خان بهادر سهراب جنگ از قلعه اوسه به نرمل رسید چنانچه پیشتر این احوال مذکور شده بود القصه دران ایام نایک مذکور بمشاوره طرفین و مصالح فیما بین بمقتضای عقل رسای خود شریک حال بوده لوازم فطرت مراسم آداب دیانت بقدر حوصله خود بجا می آورد. دریصورت نامبرده منظور نظر الطاف و عنایات آن هر دو امرای ممالک آرای گشته اکثر برسائی فهم و فراستش آفرین ها می فرمود - هرگاه که سهراب جنگ بهادر به نیابت نواب مبارز الملک دهولسه از نرمل روانه حیدرآباد گردید بعد چندی بمدارج اعلای دیوانی حضور مشرف گردید - همدران عرصه قریب دهولسه مرحوم نیز رخت هستی بمنزل بقا کشید - نایک مذکور در عهد حکومت احتشام جنگ از خونریزی خلایق نقشه دربار ابتر دیده همراه

جمال الدین‌خان و لچهمن پنڈت براے حیدرآباد گشت و آنچه هندویات و نقدیات بابت نذرانه حضور که حواله او شده بود، داخل خزانه حضور ساخته رسید الشرف نرمل فرستاده از محاسبه بیفکر گشته خود در دوکان حیدرآباد اقامت گزید بعد چند روز بشرف ملازمت دیوان مدارالمهام مشرف و مورد توجهات عنایات گردید۔ دیوان مسطور بپاس تعرف سابق و خدمتگزاری واثق در سلک امیدواران فضل و کرم جا داده بآمد و رفت دربار عز و امتیاز بخشید و هر یک کار خدمت لایق از حضور می برآمد بنایک مذکور حکم می شد۔ نامبرده بحسن و خوبی بانتظام آن کار پرداخته بعرض حضور می رسانید۔ چنانچه در سفر نرمل نیز همراه رکاب عساکر فیروزی حاضر بوده اخبار باطنی هر روز بنظر حضور می گذرانید۔ بعضے میگویند که در سرکار دیوان تفکر و تدبیر تسخیر نرمل شریک مصلحت می بود هرگاه که قلعه نرمل وغیره قلمرو دهولت مذکور متصرف اولیاے دولت آصفی درآمد دیوان مذکور نایک مذکور را دیانتدار و کفایت شعار تصور کرده در بست ملک تسخیر موازی پنج محال نرمل که خاصش مبلغ پنجاه و دو لک روپیه بود مقرر و تفویض گردانید۔ نایک مذکور مدت دو سال بانتظام ملک و مال پرداخته و رعایا را به نیک نیتی خوشدل و آباد داشته از کیسه همتی نقدجیات را بخازن بقا سپرد۔

ذکر حکومت راجه شنکر نایک مخاطب به راجه بیجونت بهادر

راجه مذکور در حیات پدر هشیار و کاردان بود بدریافت معاملات مالی و ملکی به دوراندیشی و حیزرسی توجه می نمود کارپردازان حضور راجه مذکور را لایق و کاردان دیده سند بحالی تعلقات و بخلعت جواهر و بخطاب راجه بیجونت بهادر

سعید . . ار وجه آنگلرو دانیدند - راجه مذکور همه نائبان وقت پدر را بتسلی و دلاسا
خطوط استقلال نوشته بعد با ابکار مرجوعه آنها بحال و برقرار داشت و
خدمات . . . ان شقی و جمعدار منزل با کلشن . سیورام و راجبسراو و برگه نا تحدر راو
مرتب برادر را بکار و خدمات عمده مثل خدمات پیشکاری صدر و بخشی فوج
و احشام و غیره امورات خانگی بقدر حوصله و شعور نامزد فرموده خود در امور
انتظامات . . . بنام . . . مالی می پرداخت - در سنه یکهزار و دو صد
و دو هجری . . موهن راو پنکلیه یکے از منصبداران قدیم که در وجه بشرط
جمعیت سی صد سوار و پانصد پیاده تعلقه رد رود و پونتنگل و کاسرپلی در وجه
جاگیر از حضور مقرر و مفوض بود هرگاه که رایات آصفی بعد تسخیر نرمل به اشتراک
افواج راو پندت پردهان رئیس پونه به مهم بادامی و کجندرگده تابان و
درخشان گردید - راو مذکور دران سفر با جمعیت خود در نوکری سرکار حاضر
نشده بود بعد مراجعت از سفر مذکور فیما بین مشیر الملک بهادر دیوان و راو
مذکور جواب سوال ناخوشی بمیان آمد جاگیر او در تغیر کرده بنام راجه مذکور
حکم رسید که از تغیری منموهن راو تعلقات مذکور بنام ایشان تفویض یافته
باید که به بند و بست آنها پرداخته بتحصیل شریفه ضبط نماید حسب الحکم حضور
راجه مذکور با جمعیت قلمی و تعیناتی که قریب پنجهزار سوار بار و اضراب و غیره سامان
جنگی عازم رد رود گشته بمحاصره پرداخت و هر روز با ضراب صاعقه کردار
شروع گوله باری نمود - لاکن ازین جمعیت و اضراب در استحکام بنائے همت
قلعگیان هیچ تزلزل نه افتاد بعد یکماه احکام حضور بنام جاگیرداران قلمرو
سرکار عالی شرف نفاذ یافت که در نولا تعلقه رد رود و غیره از تغیری من موهن راو
پنکله بنام بیجونت بهادر تفویض یافته باید که قلعه مذکور تسخیر کرده سپرد راجه مذکور

نمابر حسب الحکم حضور افواج جاگیرداران یعنے امیر بیگ خان بہادر حشمت جنگ و تہور جنگ و زور آور جنگ و روشن خان و دولت خان وغیرہ امرایان بلند مکان و دیگر افواج راجہ ہاے کوٹاس و قندہار و ماہور کہ قریب پنجاہ ہزار سوار پیادہ از ہر سو شتافتہ بمحاصرہ قلعہ پرداختند و بضرب گولہ ہاے توپ وگرنال و بکندیدن نقب و صلابت کوچہ تدبیرہا بکار بردند۔ لاکن بحزم و ہشیاری راؤ مذکور ہیچ تدبیر بکار نیامد مدت پنج ماہ چندیوم از توپ و تفنگ جوابدہی نمودہ آخرش بسبب کمی غلہ و عدم سرب و باروت تاب مقاومت نیاوردہ بوقت شب مورچہ شکستہ مردانہ وار بیرون برآمدہ سمت قلمرو پنڈت پردہان جلے امان و پناہ گرفت راجہ مذکور بہ بند و بست قلعہ و تعلقہ پرداختہ در حضور عرض داشت نمود کہ بہ یمن عنایات ایزدی و اقبال خداوندی اینفدوی را تعلقات بسیار گشتہ و سرانجام دادن چندین تعلقات بدست بندہ امر دشوار اگر بقدر حوصلہ فدوی کہ بسر انجام دہی و خبرگیری آن پرداز دعنایت شود البتہ بانصرام کار خواہد پرداخت۔ عرضی مرسلہ منظر حضور منظور و مقبول شد۔ منجملہ تعلقات پنجاہ و دو لک روپیہ بعضے تعلقات موقوف کردہ بموجب استدعاے و استرضاے راجہ مذکور معہ تعلقہ پنج محال شرمل ہمگی تعلقات مبلغ بست یک لک روپیہ بحال و برقرار داشتند۔ درہمان سال مذکور گڑہی موضع انکاپور کہ متصل قصبہ آرمور واقعست رنگا ریڈی دیسمکہ ملجا و ماوا خود ساختہ با ساز و سامان حرب خیال بغاوت و سر برداشتہ باداے مالواجبی سرکار تن نمیداد پس براجہ مذکور باطلاع حضور بہ تنبیہ دیسمکہ مذکور پرداختہ باہمون افواج کہ بر قلعہ رودرور محاصرہ کردہ بودند سنگ جنگ و جدل نمایان در مدت چہار ماہ

حنید بوم سخیر کرده بضبط تهانه سرکار در آورد - دیسمکهه مذکور تاب جنگ
نیاورده و بهگریز نهاده غریب الوطن و آواره دشت پشیمانی گردید - القصه
هرگاه که اعلاقه نرمل از تعبری سرسنگرا و سابق الذکر بنام راجه مذکور از حضور
تفویض گشت لنگو پنڈت نام زناردارکه آدم خوش خلق و نیک نیت و
خیرخواه سرکار و رعیت پرور بود - اصلا سبحان دل شکنی و گفتگوے
تند مزاجی از احدے نمی نمود به نیابت نرمل مامور گردانید - پنڈت مذکور همه
رعایاے ستم رسیده عمل معزول که جابجا متفرق شده بودند همه آنها را بقول
و قرار معتبر و دلجمعی و تقاوی داده از سر نو آبادی تعلقه بظهور رسانید رقم
مالواجبی سرکار بتدریجه و بتدبیر بمعرض وصول آورده داخل سرکار می ساخت
دران ایام راجه مذکور بندوبست جمیع امورات جزوی و کلی معامله سرکار مطمئن
خاطر گشته موضع کوتور پرگنه بالکنڈه که از آرمور سمت مشرق چهار کروه
فاصله دارد به تیاری گڈهی و برج و باره پرداخته بنام پدر خود بگوبند پیٹه
موسوم گردانید و در تعلقه اندور موضع امراد باگڈهی و شهرپناه طول و دراز
و یکدست راسته هاے بازار باد کاکین پخته و سفالپوش مابین درست
تیار کنانیده بنام شنکر راو پیٹه آباد گردانید - اکثر درین هر دو مکان بیشتر
آمد و رفت و اقامت میداشت و متصل موضع پرکیٹ که از آرمور یک کروه
فاصله دارد دو کاتهاے دو رسته تیار کنانیده بنام سیوم پیٹه باسم
والده خود موسوم ساخت - دران ایام روزے در مجلس راجه مذکور خبر
رسید که نائب پرگنه اندور بموضع سرناپلی و رام مڈک و کورٹ پلی وغیره
دیهات علاقه انتما زمینداری پرگنه مذکور کمایشدار سرکار فرستاده بود در
موضع رام مڈک مردمان زمینداری از راه بغاوت و خیره سری کمایشدار مذکور را

بجان گشته سرش برید ند و جمعیت همراهی او بعضے را بجان کشتند و بعضے را
بغارت بردند - باستماع این خبر راجه مذکور با جمعیت پنجهزار سوار و پیاده و عمره
اضراب دکرنال از آرمور کوچیده بموضع رام مٹرک محاصره نمود جمعیت زمیندار
از اندرون گڈهی به پناه سینه کوه بر آمده بر لشکریان راجه تفنگ اندازی
می نمودند فوج سرکار از چهار طرف یورش کرده جمله جماعه مفسد که قریب دو صد کس
پیاده ها بودند همه آنها را نه تیغ ساخته گڈهی مذکور تسخیر کرده از بیخ بنیاد بر کندید
از آنجا پیشتر کوچ کرده بموضع سرناپلی که جائے اقامت زمیندار بود محاصره
نمود تا یک ماه جنگ و جدل مانده آخر الامر ساکنان گڈهی تاب نیاورده بوقت
شب راه گریز پیش گرفتند - سواران طلایه سرکار سد راه گشته بعضے را
بقتل رسانیدند و چندے کسان را اسیر کردند - میگویند که وقت جنگ زمیندار مذکور
در گڈهی سرناپلی حاضر نبود پیش از محاصره فوج سرکار جمعیت اعتمادی در گڈهی
گذاشته خود بسمتے روپوش شده بود - غرضکه راجه مذکور آن گڈهی را تسخیر
کرده بمفسدان دیگر هم تنبیه و تادیب کنان به فتح و ظفر بآرمور رسید - هرگاه که
ایام نکبت و زوال دولت راجه در رسید دو سال متواتر بارش خاطرخواه
نبارید و در تمام تعلقات گرد و نواح به سبب خشک سالی شور فریاد و فغان
برخاست و در آمدنی تحصیل سرکار نقصان فراوان رو داد و فقره مستزاد بر آن
حالت پر ملالت آنکه بعلت سختی و سزا وے تنخواه داران حضور همه تعلقداران
و نائبان راجه عاجز و بجان آمده هراسان شده بودند - درینصورت مبلغ بقایا
سرکار در تعلقات بسیار باقیمانده دران زمان راجه مذکور از هر یک شخصے
صلاح و تدبیر بجائے زر سرکار می جست و هر یک بقدر عقل رسائے خود
سخن صلاح میگفت - در آنمیان هنمنت راو تامی زنا ر دار ساکن

کنڈل واڑی را که فی الحقیقت برہمزن کاروبار کلیات راجه مذکور بود جہته تدبیر و پابجائے زر سرکار آدم معامله فہم و دیانت دار تصور کرده بخدمت پیشکاری صدر نامزد فرمودند مبرده در اندک فرصت بسخنان تملق و چاپلوسی مزاج راجه بطرف خود چنان رجوع گردانید که اسچه او میگفت ہمون می کرد رفته رفته در اتفاق برادری صورت نفاق انداخت اینمعنی را عرصه نگذشت که شیخ محمد خان قلم بردار نواب مشیر الملک بہادر اعظم الامرا با جمعیت یکہزار صد سوار به تنخواه مبلغ یکلک روپیه از حضور رو دگشته تقاضاے شدید پیش آمد. ازان جمله در عرصه اندک مبلغ دو لک روپیه بخانمذکور رسانید باقی سه لک روپیه از عدم جا بلدا و بعرض تعویق مانده غرضیکه تقاضاے خانمذکور باین درجه رسید که آب و طعام موقوف کرده گوشت گاؤ آورده روبروے راجه نهادند راجه مذکور متحمل بار تقاضاے نگشته بحکمت عملی خود را از آرمور بموضع گوینده پیٹه رسانید. از همه ارکان و اعیان خود صلاح اندیشیده همه با اتفاق یکدیگر صلاح دادند که بپاس احتیاط حرمت و ناموس چندے بطرف کمر کہیر که متعلقه رائو پنڈت پردہان است کناره کشیدن مناسب و بہتر است از انجا عنایت نامه ہاے حضور متضمن اطمینان و دلجمعی طلبانیده باز بآرمور باید آمد راجه مذکور که از حوادثات دوران مجبور و از عقل شعور معذور بود زیرا که مبلغ لکوک ہا مال و اموال و اثاث البیت پیدا کرده بزرگانش موجود داشت اگر در عوض خانگی مبلغ سه لک روپیه به تنخواه داران حضور می رسانید چگونه باین مذلت و خواری گرفتار گشته جادهٔ آوارگی می پیمود. آخر الامر راجه مذکور بصوابدید خیر خواہان دولت و زناداران عالی فطرت بوقت شب از گوینده پیٹه با متعلقان و خویشان بیرون آمده از گہاٹ دود کالون عبور گنگ نموده

به ایارائو بیٹھ پرگنت نرمل رسید از انجا راجا راه [...] موضع چام ملاقات کرده
از راه سیونی و نندگاون بموضع دہانگی و سوبٹ پرگنه رہنمونی نموده نحوه
داران مذکور باستماع خبر گریز راجه از آرمور هر طرف راه یافته در پے سراغش
شتافتند - دران ایام راجه بهاسے جمعدار عرف چوڑ کهوربه که در اوایل سفر
سرپرنگ پٹن همراه رکاب نواب اعظم الامرا بهادر بسیار محنت و جانفشانی کرده بود
بعد آمدن حیدرآباد از راه قدردانی و عنایات خداوندی حکم نگاهداشت صد
سوار فرموده بطرف قصبه بهینسه فرستاده بودند و تنخواه مبلغ بست هزار روپیه
بطریق مساعده سواران جمعدار مذکور براجه مذکور عنایت شده بود جمعدار مذکور
چندے سواران جهته وصول تنخواه بآرمور فرستاده با جمعیت قدیم و سواران
نو ملازم بذات در قصبه بهینسه اقامت داشته بود از خبر گریز راجه وقوف یافته
در پے سراغش فی الفور با جمعیت خود ایلغار تاخته موضع دہانکی را محاصره نمود
نایب امر کهیڑ از نمیمعنی خبر یافته به جمعدار مذکور گفته فرستاد که تعلقات هر دو سرکارین
ذوی الاقتدار واحد است اگر اسامی سرکار شما در تعلقه سرکار اینجانب آمده باشد
مضائقه ندارد شما با آقاے خود بنویسیم دریںباب از طرفین هرچه حکم آید بدان جانب نموده
عمل کرده شود پس جمعدار مذکور اسامی همراهی معه راجه مذکور را ذمه آنها کرده از
نایب امر کهیڑ دست آویز گرفته در حضور عرضداشت نمود - چنانچه این راقم
احقر العباد دران تاخت و تعاقب همراه جمعدار مذکور حاضر بود - چونکه راجه مذکور
از آرمور گریخت شیرازه جمعیت ناپبالنش از هم گسیخت بعضے بدست زمینداران
مقید شدند و بعضے بهر سمت که راه یافتند هزیمت را غنیمت شمردند دران
هنگامه آراے عزل و نصب لنکو پنڈت از نیابت نرمل موقوف گردید غرضیکه
راجه مذکور مدت شش سال با نایبان سابق و حال حکومت نمود -

ذکر حکومت میر بدر الدین حسین خان بہادر مکرم جنگ

میر مذکور یکے از منصبداران سرکار آصفی ساکن نواح گلبرگہ شریف خاندان
مشایخی ہم داشت مدتے در سرکار نواب شمس الامرا بہادر بہ نیابت تعلقہ الن
وگنجوٹی معزز و سرگرم بودند۔ ہرگاہ کہ تعلقات سرکار از تغیری راجہ شنکر راو
تا نایب بضبط سرکار خالصہ شریفہ در آمد۔ میر مذکور بذریعہ متصدیان سرکار بر وصول
سابق مبلغ پنجہزار روپیہ نذرانہ قبول کردہ بہ نیابت پنجحال نرمل سرفراز
گردید۔ میر مذکور بسبب تقدم سن با دراک معاملات دنیا داری بصورت مشایخانہ
عقل رسا داشت و از استماع راگ و رنگ شوق زیادہ داشت۔ و برقص طوایفان
خوش آہنگ بدل توجہ می گماشت۔ در سنہ ۱۲۰۷ یکہزار دوصد ہفت ہجری فائز
نرمل گردید و بند و بست تعلقات فرار واقعی بظہور انجامید۔ بعد مدت دو سال
بندگانعالی خود بدولت و اقبال بسفر علم ہضت برافراشتند۔ میر مسطور فرزند
خود را بنام میر احمد در تعلقہ گذاشتہ خود با جمعیت معدودہ ہمراہ لشکر فیروزی
رفتہ بود چونکہ بندگانعالی از سفر کہرلہ معاودت کردہ بحیدرآباد رونق
افزا شدند و اعظم الامرا بہادر مدار المہام بدست غنیم اسیر پنجہ تقدیر گشتند
و میر مسطور نیز یکے از متوسلانش بود۔ دران تفرقہ از جماعت خود آوارگی اختیار
کردہ بلباس درویشی فایز نرمل گردید۔ بعد چند روز بمقتضاے قدرت
کاملہ آفریدگار رئیس پونہ بنام سواے مادہورائو از بام افتادہ ہلاک شد
لہذا در انتظام ریاست تخلل عظیم برپا گشت و تمام ارکین آن دولت
بمعاینہ نیرنگی قدرت ہریک بجاے خود آمادہ و ہشیار گشتہ بفکر خود داری
افتادند۔ مدار المہام مذکور کہ در یک مکان باغ در گوشہ انزوا بدست آہنا

اسیر و منتظر عنایت افضال قادر قدیر نشسته بودند - ظہور این واقعہ از واقعات غیبی و امداد لاریبی تصور کردہ از ہمہ اراکین آمد۔ لت طریق اتحاد و یگانگی پیدا آمدہ در ہر یک امور آنہا شریک مصلحت گشتہ بتدریج و تدبیرت کار برائی شد و از ہمون امیان کہ مخالف بودند بعمل آوردند بقول آنکہ ۔

نظم

خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ است ... عدوست خیر گر خواہد ...

در سرکار بندگان عالی عرضداشت متضمن طلب افواج ارسال داشت از اینجا آنکہ اندک جمعیت از حیدرآباد روانہ شدہ بہ پونہ می رسید ہمدران ایام نوشتہ مدار المہام بنام میر مذکور شرف ورود یافت کہ انشاء اللہ تعالے اینجانب در عرصہ قریب خود را بحیدرآباد می رسانند و حسب الحکم حضور افواج سرکار عالی باستقبال اینجانب آمدہ فراہم شدہ اند - بنا بر اخراجات فوج مبلغ دو لک روپیہ از تحصیل پرگنہ نرمل جلد ارسال دارند تا حسن مجرائے ایشان متصور گردد - میر مذکور حسب الحکم مدار المہام مبلغ مذکور با جمعیت پنجاہ سوار و یکصد جوان اشتون ولایتی بسرکردگی میر روشن علی جمعدار بہ پونہ روانہ نمود - بعد رسیدن آنجا مدار المہام با رسیدن مبلغ مذکور و نوازشنامہ آفرین و تحسین معزز و مباہی فرمودہ امیدوار فضل و کرم گردانید - ہرگاہ کہ مدار المہام مع الخیر و عافیت از پونہ فائز حیدرآباد شدند میر مذکور عرائض و نذور متضمن شکریہ تشریف آوری و اظہار رسوخ فدویت و خیرخواہی ارسال داشت - دران ایام تعلقہ اندور - بودن و بھینسہ از قبضہ مرہٹہ ہلے پونہ واگذاشت شدہ بعد دو سال بضبط سرکار در آمدہ بود معہ در جواب عرائض و سند امانی تعلقہ بھینسہ بنام میر مسطور مرحمت گردید - بعد بند و بست عمل تعلقہ مذکور میر مسطور چند روز در نرمل و چند روز در بھینسہ آمد و رفت و اقامت می داشت - امریلو نام بقال کہ در سفر کہ ... رفاقت میر مسطور

حاضر بود حسب الحکم بہ ثابت ثبا تکو ا ز شہر ا ز دوکان خود می رسانید۔ میر مسطور نامبردہ را بمعاونت ترشت و خیر خواہی او متوقع است۔ وارساختہ بود لیکن آمدن نرمل نامبردہ را بہ نیابت تعلقہ نمبارکا و باز گردانید و مطلق العنان ساخت۔ نامبردہ کہ از قوم کوہٹی بود سب روز در سکر و تدبیر بود و خود زبان خلایق کمر ہمت بر بست و ہمہ رعایاے تعلقہ ابیران جور و اذیت سنجیدن گرفت از دست تظلم نامبردہ نوبت و طول با اجبی سرکار باین مرتبہ رسید کہ کسی پٹیل یا اسامی معتبر بنظر نمی درآمد بران بعجب فرستادہ ہیچو زمینداران و نایکان مفسد تاخت و تاراج کردہ مال و مواشی انجا فروخت کردہ داخل سرکار می نمود درینصورت ہمہ رعایا از جبر و تعدی نامبردہ عاجز و تنگ شدہ۔ غرضیکہ در عرصہ دو سال تمام تعلقہ رو بویرانی آورد۔ زمینداران تعلقہ نرمل از شدائد غارتگری آن سفاک تاب نیاوردہ در حضور فریاد کردند۔ مفسدیان سرکار دریافت احوال نمودہ در اعتبار و دیانت داری میر مذکور فرق آوردند۔ میر رستم علیخان نامی تنخواہ دار با بیست پنج سوار از حضور بہ نرمل رسیدہ تقاضاے تنخواہ نمودند در تعلقہ عوض جائداد دریافتند بجز طومار آہ غربا و بقایاے بد دعا و اویلا عوض دیگر بنظر در نیامد۔ آخر الامر جار و ناچار میر مذکور را ہمراہ خود بحید رآباد بردند۔ مدت ہفت سال صیغہ حکومت داشت یک چاہ و یک سراے پختہ در باغ گوپال راؤ از طرف خود یادگار گذاشت۔

ذکر حکومت عبد الرحیم خان روہیلہ

خان مذکور از قوم افغان ساکن ولایت کابل و قندہار۔ آدم متقی و پرہیزگار بود از نماز پنجگانہ اوقات مامور و از خیرات و حسنات شوق موفور داشت

وہر یوم پنجشنبہ بہ نیاز بزرگان طعام بہتر پخت کنانید و تمام رفقاے خود و سائر کنندگان
نرمل را تقسیم می کنانید و تعظیم و توقیر علما و فضلا بیشتر می نمود ۔ چنانچہ در عہد
نواب مبارز الملک بہادر دہونسہ باجمعیت یکصد جوان ولایتی در ہمین نرمل نوکر
بود بعد تغیری احتشام جنگ و برہم شدن کار و بار عملہ نرمل در سرکار نواب
مشیر الملک بہادر نوکر گشتہ در سفر بادامی و گجندر گڈہ لوازم محنت و جانفشانی
بجا آوردہ بعد معاودت از سفر مذکور بہ تعیناتی تعلقہ بیڑ اسیر برد اوقات نمود
ازانجا بمقتضاے کشش مقسوم در سرکار محمد وزیر خان جاگیر دار تعلقہ باسم
وغیرہ باجمعیت سیصد جوان ولایتی و یکصد سوار با قدر منزلت اتفاق رفاقت
داشت ۔ مدتہا محنت و جانفشانی بکار بردہ در سفر کہلڑہ ہم شریک و رفیق
بود ہر گاہ کہ فیما مین افواج سرکار و راو پنڈت پردہان مقابلہ جنگ و پرخاش
بظہور رسید ۔ محمد وزیر خان بضرب بان در عماری فیل جان بحق تسلیم گردید
و معظم خان بجایش قائم مقام گشت بعد صلح طرفین بندگانعالی معاودت
بحیدرآباد فرمود و تمامی افواج جاگیرداران جابجا رخصت نمود خانمذکور
ہمراہ معظم خان بباسم آمدہ چندے رفاقت داد بعد چند روز در قدر دانی
و غور پرداخت سابق فرق دیدہ سوال برطرفی نمودہ حساب طلب تنخواہ فارغ
و مرخص شدہ سمت پونہ عازم گردید ۔ دران ایام مشیر الملک بہادر از پونہ
بہ تہیہ اسعداد برآمدن بودند رسیدن خانمذکور را بجا و موقع انگاشتہ با
جمعیت یکہزار جوان ولایتی بشرح دوازدہ روپیہ و دوصد سوار بشرح
مختلف سرفراز فرمودہ نوکر داشت ۔ چونکہ بہادر مذکور از پونہ بحیدرآباد
رسید بعد تغیری مکرم جنگ تعلقہ پنج محال نرمل در وجہ تنخواہ فوج بخانمذکور
تفویض یافت بعد آمدن نرمل سبب راو ناحی زنانہ دار را دیوان و مختار کار

ساخته فرد بندگی و عبادت حق جل و علا و اوقات عزیز مصروف میداشت
مدت دو سال عمل کرده جان بجان آفرین سپرد. چنانچه در روضه حضرت شیخ صاحب
قدس سره بموجب وصیت لاشش آنمرحوم سپرده بعد ششماه برآورده در قصبه
پیر پائین حضرت شاه بابی صاحب قدس سره مدفون گردانیدند. من بعد اسلم بلن
خویش خانمرحوم بجایش قائم مقام گشت لاکن در انتظام کارخانه که در حین حیات
خانمرحوم بود آنچنان نماند بقول آنکه مال مرده پس مرده تفرقه پیدا شده بعلت
هوا زدگی دو صد راس اسپان پاگاه و سلحداران سقط شدند و بسبب نبودن
آدم تجربه کار و مختاری زنار دارکست بخاطر نیاورده در تحصیل زر سرکار بدعملی
رو داده همه رعایا و زمیندار دست باهم کشیدند. چندانکه درین باب به تردد
وسعی دست و پا زده هیچ انتظام نگرفت. غرضیکه یکبار و مریض مدت ششماه
عمل کرده معزول گشت.

ذکر حکومت محمد علیخان لدهانی

بزرگان خانمسطور از اعیان ولایت پنجاب ساکن قصبه بهون هوشیارپور
از اولاد شاه سید حسین قدس سره از آنجا که سلسله اجداد تا به محمد حنیف رح قاتل کفار
می رسد. چنانچه بزرگان خانمسطور در حضور بادشاهان پیشین به محنت و جانفشانی
نام وری پیدا کرده بزمینداری آن قصبه در زمره اماثل و اقران معزز و مکرم بودند
چونکه سربلندخان یاسین ساکن هشیارپور و بجواره منضافات صوبه پنجاب وارد
دکن گشته در سرکار آصفی بسرفرازی محالات باسم و تنج و پاند کوره بهامه وغیره
محالات که محاصلش مبلغ نه لک روپیه در وجه جاگیر و مشروط جمعیت یک
نیم هزار سوار و پیاده عز و امتیاز داشت. و همشیره در نوکری سرکار شجاعت

ومردانگی کارنامه‌های سترگ بجا آورده علم جوانمردی می افراشت خان مذکور را در این ایام شوق شرف ملازمت حضور و شوق دیدن اعزهٔ وطن بیشتر بود هر قدر که از همراهان وطن به دکن می رسید باعزاز و اکرام پیش آمده اسباب معیشت او برقرار در حضور نوکر کنانیده برفاقت خود می داشت و دیگر کسان وطن را بترغیب آمدن دکن باستیاق تمام نامه و پیام می نگاشت - چنانچه شهباز خان و جمال خان که با هر دو برادر حقیقی در قصبه بهون خانه نشین و خوش گزران بودند و قصبه مذکور از بایل سه کروه فاصله می داشت - بمقتضای اتحاد قرب وجوار خان مذکور را تمنای طلب هر دو خانان مذکور بیشتر گشته چیزی خرچ بنابر زاد راحله فرستاده از وطن بدکن طلب نمود - از آنجا که خانان مذکور با جمعیت یکصد سوار و یک زنجیر فیل و یک منزل پالکی وغیره سرانجام ضروری خانزادگی وارد دکن شده بملاقات خان مذکور مسرور گشتند - بعد چند روز بملازمت حضور مشرف گردانیده با نضباط سررشتهٔ روزگار پرداخت - خان مذکور با چند کس از رفقای خود در حضور مانده هر دو خانان مذکور را برفاقت فرزند خود یعنی محبوب خان بطرف جاگیرات روانه ساخت - خان مذکور را از نواب شمس الامرا بهادر کمال اتحاد و یگانگی بود اکثر بملاقات نواب موصوف رفته باختلاط و ارتباط جلسه میکرد - باستماع این خبر مشیر الملک بهادر رکدر میگشت و ناگوار می گذشت - چنانچه بعضی اشخاص از راه خیرخواهی بخان مذکور اشارا کردند که رفتن شما نزد نواب موصوف خلاف مرضی بهادر مسطور یافته می شود موقوف باید کرد - لاکن این معنی بسبب راست مزاجی و بی اعتنائی بخاطر خان مذکور نگذشت - وجه دیگر آنکه بعد تسخیر قلعه نرمل بنه گاه عالی همه افواج جاگیرداران بجاگیرات مرخص نمودند از آنجمله محبوب خان بوقت رخصت از بهادر مسطور در مقدمه اضافه جاگیر

جواب سوال بے عرضدانہ سپاہیانہ بمیان آوردہ روانہ شدہ بود۔ ازین رہگذر غبار ملال بر دامن خاطر بہادر مسطور نشستہ درپے قابو و منتظر وقت بود دران ایام راجہ مودہاجی بھونسلہ حسب الطلب راؤ و پنڈت پردہان از ناگپور عازم پونہ شدہ بمقام کالا بانے مضرب خیام نمود۔ عنایت نامجات حضور بندگان عالی بنام جاگیرداران و منصبداران محالات صوبہ برار در باب رسانیدن مبلغ بابت رسوم کاہ و دانہ باستصواب لکاجی پنڈت وکیل طلب نمود۔ حسب الدرخواست راجہ مذکور عنایت نامجات حضور شرف صدور یافتند ازانجملہ محبوب خان کہ یکے از جاگیرداران صوبہ محالات برار بود عنایت نامہ حضور بنام خان مذکور ورود نیافت۔ غرضیکہ وکیل مذکور آن عنایت نامہ ہا را مصحوب شتر سوار از حیدرآباد روانہ لشکر راجہ مذکور نمود۔ بعد رسیدن عنایت نامہ ہاے حضور راجہ مذکور ایٹہل پنڈت صوبہ دار را با جمعیت بست ہزار سوار بنا بر وصول نمودن مبلغ مذکور مقرر و مامور ساختہ پیشتر رخصت نمود۔ پنڈت مذکور از ہر یک جاگیردار و منصبدار عنایت نامہ حضور رسانیدہ مبلغ معمول خود بمعرض وصول می آورد۔ چونکہ بطرف جاگیرات محبوب خان رفتہ درخواست مبلغ نمود خان مذکور بمقتضاے عالم شباب نشہ جوانمردی در سر داشت رسانیدن مبلغ مذکور بے احکام حضور خلاف قیاس پنداشتہ مستعد جنگ شد۔ پنڈت مذکور فہمایش کردہ گفت کہ مرا از سربلند خان بہادر بطریق برادریست از شما اینجانب را جنگ کردن مناسب ندارد۔ بموجب گفتہ اینجانب نصف مبلغ بالفعل بدہند و نصف بمعرض توقف بدارند۔ غرضیکہ دو روز ہمین رد و بدل ماند۔ میگویند کہ شخصے از طرف پنڈت مذکور بجواب سوال این معنی آمدہ بود او را تنبیہ کردہ

بدر کرد۔ روز سیوم خانمذکور از راه جہالت وخودپسندی با جمعیت یک نیم صد
سوار در میدان قصبہ پنج مقابلہ کردہ بر فوج پنڈت مذکور اسپان تاختند
چنان کارزار نمایان ساخت کہ در فوج پنڈت مذکور تفرقہ شدہ بعضے از
مقابلہ پہلو تہی کردند۔ درین اثنا جماعت افغان ساکن سیونے وبہوپال و
بہوپال کہ جوق یکہزار سوار بود۔ مقابل گشتہ داد شجاعت دادہ از چہار طرف
محاصرہ کردہ بضرب شمشیر و تیر و تفنگ شربت مرگ چشانیدند دران معرکہ
قریب سیصد کس از طرفین زخمی و بکار آمدند۔ چنانچہ مزار خانمذکور در قصبہ مذکور
واقع است۔ القصہ دران جنگ شمشیرخان لوہانی داد مردانگی دادہ جان
بحق تسلیم شدند و محمد علیخان و شاکرخان ہر دو پسران خانمذکور خورد سال بودند
در موضع جہانگانون یا قبائل و عشایر در ظل عاطفت عموی خود یعنے جمال خان لوہانی
کہ ازان آفت آسمانی سالما امان یافتہ بود چندے اقامت ورزیدہ بتسکین
خاطر او تحقیق و تعلیم و تدریس برخورداران پرداختند۔ ازانجا بعد چندے خانمذکور
خود را بحیدرآباد رسانیدہ بذریعہ نواب شمس الامرا بہادر شرف ملازمت حضور
حاصل ساختہ با جمعیت یکصد سوار و دو زنجیر فیل و یک منزل پالکی بندوبست
روزگار کردہ پس خانمذکور در سلک باریابان حضور منسلک گشتہ ہمراہ مشیرالملک
بہادر آمد و رفت دربار جاری داشتند۔ بعد چندے در جائداد تنخواہ تعلقہ حوکل
و کہت گانون از تغیری گوبند نایک بہونک بنام خانمذکور مقرر و مفوض گردید
ہرگاہ کہ افواج قاہرہ سرکار عالی بسرکردگی نواب سکندرجاہ بہادر و مشیرالملک
مدار المہام بنابر تنبیہ و استیصال سرورنگ پٹن خانمذکور دران سفر بسا خدمات
و جانفشانی بظہور رسانید۔ بعد مراجعت ازان سفر بسفارش کرنیل اسٹورٹ صاحب
بہادر و منشی میران جیے در سرکار ممدوح قرب منزلت بیشتر گردید و در نظر خداوند
نعمت

منظور نباشد و مورد آفرین گشت مدتے برین منوال گذشت که در سنه ۱۲۰۹ هجری
خود بدولت سرکار تعالی بسفر کهلڑه عزیمت فرمودند خانمذکور با جمعیت
چهار صد سوار همراه رکاب حاضر بوده بوقت مقابله جنگ ترددات بهادرانه
بکار برده چنانچه محمد علیخان رسالدار برادر زاده خانمذکور داد مردانگی داده مجروح
گردید - ثانیاً یکروز تمام فوج سرکار عالی در محاصره مرهٹه های پونه محصور شده
بود - بعد صلح قیام چند ماه مراجعت بحیدرآباد فرموده مشیر الملک بهادر
رونق افزاے پونه شده عزلت نشین گردید - بعد فوت شدن رئیس پونه افواج
سرکار عالی باستقبال مشیر الملک بهادر روانه شدند - خانمذکور هم با جمعیت
همراهی حاضر و سرگرم نوکری بوده لوازم خیرخواهی بجا آورده بیش از پیش
مورد سرفرازی گردید - هرگاه که بهادر موصوف از پونه مع الخیر و عافیت داخل
حیدرآباد شدند خانمذکور باطلاع حضور شادی محمد علیخان و محمد شاکر خان
که هر دو برادر زاده خود در آوان مسعود و هنگام محمود بجلوه ظهور رسانید در ان
ایام تعلقه نرمل از تغیر [illegible] مسلم خان بنام خانمذکور بطریق امانی مقرر گردید
خانمذکور بذات خود در حضور ماند و محمد علیخان را در سنه ۱۲۱۸ هجری بنا بر بندوبست
تعلقه روانه نمود - خانمذکور را بشنیدن آمدن نرمل جوان و ریش آغاز بود - لاکن
بدریافت حسن و قبح معاملات بعجیب فراست غریب مثل دقیقه فهمان
العیون اقتدا[illegible] دیرینه و سلف میداشت - بعد رسیدن نرمل طور معامله برای
معاینه نمود و بعضے زمینداران که از ابتدا برهمزن معامله سرکار بودند - منظور
غور دریافته بمقتضاے حکمت عملی دیده و دانسته چند روز درگذر و اغماض
کرده من بعد همه یکسان شدند [illegible] که در ظاهر تابعداری و در باطن خواهان
[illegible] سرکار بودند [illegible] کرده [illegible] بانیکه خیره سر و شرانگیز بودند

هشت کس از پتیلان طرفدار وغیره دستگیر و پابزنجیر کرده در گڈهی موضع
نرساپور پرگنه تیموری مقید ساخت و کسیکه رارت معامله و بباک کرده بر
وقت تحصیل مالگذار سرکار بود آنها را اطمینان خاطر پرداخته بقول و قرار
معتبر بکار مرجوعه آنها مامور ساخت ـ بعد چند روز بذات خود جهت دریافت
احوال رعایاے دارونا، ارتعلقه و ملاحظه نمودن تمامی رفته هاے لاولی
وکشتکار بگرد آوری تعلقه متوجه شده هر موضعها ـ بدر رفت ظلم عمالان بے تمیز
روبویرانی رو آورده و هریک رعیت قدیم که از حوادثات ظلم و تعدی غمگین
شکسته حال دید او را به تسکین خاطر و دلداری پرداخته حکم آبادی می نمود
از انجا موضع دیگر رفته نیز بدستور تسلی و دلاسا نمود ـ غرضیکه دیهات تمام
تعلقه مواضع مرقوم الصدر گردآوری کرده مبلغ هزارها بر عایاے دارونا دار
و شکسته حال را براے تخم ریزی و تقاوی داده اوقات عزیز خود و در عبادت
وظائف مصروف می داشت درین اثنا بالاجی نامی دیسپانڈیه پرگنه
کسم سیٹ تعلقه نرمل از راه فتنه انگیزی و تفرقه اندازی در انتظام کلیات
تعلقه مذکور خیال فاسد در سر دا[illegible] از مسکن خود گریخته باراده آمیزش
نمودن در زمره ناپکان مفسد میرفته بود ـ جوانان تهانه دار انجا بوقت شب
نامبرده را اسیر و دستگیر کرده پیش خان مذکور حاضر آوردند و گفتند که با وصف
گرفتن قول سرکار این مایه عنا از تعلقه خود به تعلقه دیگر میگریخت درینباب
هرچه ارشاد خان مذکور بجاے خود بعمل شده از دیسپانڈیه مذکور گفت که
من بآبادی ملک مبلغ هزارها برعایا داده ام وبه هم تو با وجود گرفتن قول سرکار
از مسکن خود چرا گریز کردی ازین رو معلوم می شود که اراده شرانگیزی بسر
داری ـ غرضیکه دیسپانڈیه مذکور چند روز بدریافت و اثبات قصور مغضوب

داشتند. بوقت دوچوک نرمل دست پیاده کنانیده سرش را بزیر پای فیل کوبانیده
بجهنم آباد رسانید. باستماع این خبر مفسدان تعلقه نرمل هیچ میدلرزیدن گرفت
ساحر بود که از شر و فساد مفسدان در تعلقه صورت امن و امان بظهور پیوست
در و بست [illegible] مال نرمل بضبط کمایش سرکار در آورده بخوشنودی رعایای وساطت
غیر مبلغ مالواجبی سرکار بمعرض تحصیل می آورد. دران ایام بابا بهرکیه نامی یکی از
سرکرده های جمعیت سرهان بنا بر جواب سوال حضور بندگانعالی بخدمت وکالت
مامور شده بحیدرآباد آمده شرف ملازمت حاصل ساخت. بوقت عرض معروض
فیمابین امیر مشیر الملک بهادر موافقت نیامد. بی نیل مقصود راهی امرکهیر
گردید. از انجا بقدر راه بفراهمی جمعیت نایکان و مفسدان پرداخته بتاراجی دیهات
تعلقه و سرکار رعایا مصروف گشت. همدران حال و پتیلان تعلقه نرمل که در گدهی
نرساپور [illegible] بودند. خبر آمدن بهرکیه بامرکهیر شنیده باستصواب ترمک راو
دلیپانده [illegible] اران آشنا نوشتجات مخفی روانه کرده ابلاغ پیام نمودند که
انیطرف نرمل عمل محمد علیخان لوهانی سخت آمده با همه ها را در گدهی نرساپور
مقید ساخته اگر بذریعه توجهات سامی ازین قید نجات بخشند در وجه حق السعی
و خرچ سواری انیقدر مبلغ گذرانیده خواهد شد. نامبرده برطبق ایمای پتیلان
مذکور با جمعیت [illegible] هزار سوار و پیاده از امرکهیر بر آمده بموضع نرساپور رسیده
دست بتاراج کشاد روز دیگر یورش کرده شهرپناه را آتش داده مورچال نزد
گدهی رسانید. امید سنگه نامی تهانه داری آنجا نام زد بود از آمدن جمعیت خوف
و هراس نکرده بضرب و تفنگ دندان حرص آنجماعت را ترش گردانید. آخرش
آخرش جماعت مغلوبه کرده خویش ندامت کشیده مایوس و محروم بطرف
موضع مذکوره پرگنه الکنده رو آوارگی نهاد. دران ایام تعلقه بالکنده بنام فوجدار [illegible]

تفویض بود نواب مقرب خان جاگیردار تعلقہ بالکنڈہ باستماع خبر آمدن جمعیت مقہور با جمعیت ہمراہی خود و دو پٹالم سرکار عالی متعینہ پرگنہ مذکور باہم متفق شدہ مقابلہ کردہ بضرب توپ و تفنگ شکست فاحش رسانیدند۔ جماعت مقہور از آنجا برگشتہ باز بطرف امرکھیڑ رخت ادبار کشید بعد رفع مناقشہ نواب مذکور در حضور عرضداشت نمود۔ بندگانعالی از راہ عنایت و سرفرازی مبلغ سی ہزار روپیہ بعنوان مدد خرچ سہ بندے مرحمت گردانید و سرگردہ ہاے پٹالم را بمزید آفرین و تحسین و انعام لایقہ سرعزت باوج امتیاز رسید۔ بنام محمد علیخان عنایت نامہ حضور شرف نفاذ یافت۔ ہر جا کہ آن مقہور باشد تعاقب کردہ بہ تنبیہ باید پرداخت۔ چنانچہ خانمذکور بملاحظہ احکام حضور از نرمل کوچ کردہ بنرساپور رسید در آنجا پٹیلان کہ مقید بودند داشتن آنجا صلاح ندانستہ ہمہ ہا را در کجاوہ شتران نشانندہ یکصد پیادہ و بیست و پنج سوار ہمراہ دادہ بطرف تعلقہ رکیٹی پیٹھ کہ از سابق متعلقہ خانمذکور بود روانہ کردہ در آنجا مقید ساخت و مقیدان رکیٹی پیٹھ را بنرساپور آوردہ باحتیاط تمام نگاہداشت کہ تا فتنہ و فساد بر نخیزد۔ من بعد خود از نرساپور کوچ کردہ عازم امرکھیڑ گردید پیش از رسیدن خانمذکور افواج دیگر یعنے نواب محمد سبحان خان جمعیت نواب رفعت الملک بہادر از طرف تادیر طبر سر آن مقہور تاخت آوردہ گڈہی امرکھیڑ محاصرہ کردہ بودند و خانمذکور ہم شریک حال گردید جمعیت پہرکیہ معہ جگدیو راؤ وغیرہ نایکان مفسد بیرون برآمدہ از فوج سرکار مقابلہ کردند و بہادران سرکار بضرب توپ و تفنگ دود از دمارشان برآوردند۔ آخرش فوج مفسد تاب نیاوردہ روبہزیمت نہاد۔ روز دویم تھانہ گڈہی امرکھیڑ بدست

بهادران سرکار آمده مال و مویشی و غله وغیره نقد تو نبس فتوحات فوج سرکار
گردید چنانچه دران جنگ یکنه زنجیر فیل سرکار محمد مسیحا نخان بضرب گوله بکار آمد
ازانجا افواج سرکار با فتح و ظفر جا بجا روانه شدند و خانسمذکور با نیل مقصود
به منزل مراجعت نموده دراثنا راه دوازده موضع تعلقه امرکهیر معاوضه پامالی
نرساپور تاخت و تاراج کرده مال و اسباب و مویشی آنجا آورده داخل نرمل
نمود و رعایا تعلقه خود را از فکر و تردد مفسدان بے حمیت جمعیت و امنیت
بخشید۔ روز بروز در تعلقه افزایش آبادی کرد۔ خانسمذکور بجائے خود عقل
رسا داشت در صلاح و مصلحت کسی هرگز عمل نمیکرد هرچه بخاطر میگذشت همین
بعمل می آورد و شب و روز در فکر و تدبیر تنبیه دزدان مفسد بکمال احتیاط اوقات
مصروف میداشت۔ اگر احیاناً کسے از دزدان تعلقه دیگر در تعلقه نرمل دزدی
نمود و تا بدریج سراغش برآورده بران موضع تاخته معاوضه دزدی تعلقه خود ازو
می گرفت۔ غرضیکه در عمل خانسمذکور مفسدان گرد و نواح نرمل وغیره زمین
را و به خمول گشته گوشه عزلت را غنیمت می شمردند۔ و رعایائے تعلقه
خود مالواجبی سرکار بر وقت تحصیل می رسانیده بودند و شهره رعیت
پروری و داب و رعب تهور و مردانگی بفرط فراست و دانائی عقلائے روزگار
درین نواح نرمل موافق عمل نواب مبارز الملک مرحوم ضرب المثل و تشریح
اگر احوال تنبیه نمودن مفسدان و مفتوح ساختن گدهی هائے زمینداران وغیره
کارنامه هائے فتح و ظفر چنانچه استیصال گدهی موضع مرلاپلی پرگنه بونت و ظفر
بر جمعیت راجه پدم سنگه و کشته شدن رگهناته سنگه سرگروه جمعیت راجه مذکور
و تاختن سه موضع رینوتی و دریگا لون پرگنه مدکهیر و آواره شدن کاسی راو زمیندار
موضع مذکور و به تنبیه رسانیدن بمنا نایک وغیره مفسدان تعلقه ایدلاباد و

بسنجیر نمودن قلعہ بالنسواڑہ از راجہ انار یڈی ومفتوح ساختن گڈہی موضع بہوانی
پرگنہ ساتولی و بارہا جنگ نمودن از جمعیت میر امام گماشتہ زمیندار بی تعلقہ
سوکور در نواح رکہپتی بیٹہ وناگر کرنول وغیرہ ازین دست کارنامہا تفصیلی و داستانی
دارد۔ خامہ عجز خرام تا کجا بہ شرح پردازد لہذا از مفصل بہ مجمل اکتفا نمودہ بنیہ قلم
در آورد ہرگاہ کہ ایام تغیری تعلقات در رسید نائبان خانمذکور از راہ کبر و غرور
غلبہ چیرہ دستی آقائے خود بیشتر دیدہ از نائبان تعلقات قرب و جوار رشک و
حسد پیدا کردہ حرکات اذیت رسانی بہ شیوہ خانہ براندازی خلائق شروع کردند
و از رعایا ہم زیادہ طلبی بہر یک نوع شعار خود ساختند درین صورت تمام
گروہ ستم رسیدگان متفق شدہ در حضور فریاد و الغیاث نمودند بعد دریافت
و اثبات احوال خانمذکور ہمگی مدت ہشت سال حکومت نمود در سنہ یکہزار
دوصد و بست فصلی معزول گردید۔

ذکر حکومت نواب اشرف الدولہ بہادر

نواب مسطور از فرزندان میر موسیخان بہادر رکن الدولہ مدار المہام ریاست
آصفی بعد معزولی محمد علیخان بوالی بہ سرفرازی تعلقہ بنجال نزول و اندور
ولوڈن علم حکومت برافراشتند۔ نواب مسطور در حضور ماندہ میر حسن علیخان
را بہ نیابت تعلقہ و میر باقر علیخان و میر واحد علیخان را تعلقداری تربل مامور ساختہ
روانہ نمودند۔ بعد انقضائے مدت سہ ماہ کہ از خانان مذکور رسید و بست تعلقہ
قرار واقعی صورت نہ بست۔ من بعد میر ولی اللہ خان عرف میان لعل نامی
مرد بزرگ و دیرینہ بنا بر دریافت احوال رعایا و انتظام تعلقہ تشریف آوردہ
معائنہ کردہ بتجویز نائب دیگر پرداختند۔ تمام امور نار دار کہ در عمل [illegible] و از

محمد علیخان لوہانی چندے بہ نیابت نرمل نامزد بود۔ راؤ مذکور اکثر مصدر
اذیت رعایا گشتہ بسختی و سزاولی معاملہ میکرد۔ نائب معزول یعنی خان مذکور
طور معاملہ او خارج از دائرہ بینی و بیرون از احاطہ حسن و سلوک دیدہ معزول
نمودہ بودند۔ راؤ مذکور بحیدرآباد رفتہ بسخنان چرب و شیرین خود را واقف کار
تعلقہ و محرم راز معاملہ قرار دادہ مزاج نواب موصوف را بطرف آوردہ باستصواب
آنمرد بزرگ بہ نیابت نرمل مامور و کار فرما گردید مدت یکسال بطوریکہ بالا مذکور
شدہ عملداری نمود ہرگاہ کہ نواب مسطور حساب یکسال دریافت کردند در قسم
سرکار نقصان مبلغ ہفدہ ہزار روپیہ رو دادہ آخرش در عوض نقصان مبلغ مذکور
داخل سرکار ساخت تعلقہ نرمل واگذاشتند۔ مدت یکسال و یکماہ عمل نمود۔

ذکر حکومت میر محمود دفعہ دویم از طرف محمد علیخان لوہانی۔

بزرگان میر مسطور ساکن جالندر از اولاد سید احمد کبیر قدس سرہ بودند از انجا
بسبب اتفاق تقدیر وارد دکن شدہ در قصبہ اندور بہ سبب خدمتگذاری و
قدرشناسی روسائے وقت در زمرۂ اعزائے قصبہ مذکور باعزاز و اکرام مدتہا
بسر اوقات نمودند۔ بعد چند مدت کہ گردش دور و دراز و نیرنگی روزگار
ہمیشہ بر یک رنگ قیام ندارد در شیرازہ جمعیت میر مسطور تفرقہ راہ داد
و حالت عسرت بعرصہ ظہور رسید از انجا در عمل نواب مبارز الملک دہنوسہ
مرحوم بہ نرمل آمدہ بعہدہ منشی گری نوکر گردید۔ بعد چند روز متعلقان خود از
اندور طلبیدہ بہ نرمل قیام ورزید۔ ہرگاہ کہ قلعہ نرمل تسخیر اولیاے دولت
آصفی گردید۔ میر مسطور از رفاقت میر و اور علیصاحب مرحوم مدتے بسر اوقات
نمودہ از راہ خیرخواہی و نیک نیتی و دیانتی چنان اتحاد و یگانگی پیدا کردند کہ

مرتبہ نوکری از برادری در گذشت چونکہ میر صاحب مرحوم از سرکار احتشام جنگ
بہ نیابت تعلقہ ایدلاباد و کاپیرولپوری وغیرہ شش محل معزز و مامور شدند۔
میر مسطور را از نرمل طلب داشتہ معاملہ چندے دیہات و قصبہ وغیرہ
تفویض نمودند۔ مدتے برین منوال گذشت کہ اتفاقاً تعلقہ ایدلاباد وغیرہ تغیر
گردید ازانجا میر مسطور بحیدرآباد رفتہ بسفارش اعتصام الملک بہادر بخشی
حضور بہ نیابت تعلقہ ایلولہ منضافات سرکار اماکیندل با نتظام کار پرداخت
بعد موقوفی نیابت پرگنہ مذکور بسفارش منشی میران تنہے صاحب مرحوم در
سرکار کپتان جانسن بہادر بعہدہ منشی گری مامور بکار ماندند۔ بعد چندے سرشتہ
روزگار موقوف گردید باز در عالم بیکاری در حیدرآباد صورت اقامت بظہور
رسید ہمدراں ایام تعلقہ پنج محال نرمل از پیشگاہ حضور بنام محمد علیخان عرب جمعدار
تفویض یافتہ بود۔ میر مسطور بحسب اتفاق آبخور بذریعہ سفارش حکیم محمد
محسن خان در سرکار خان مذکور بعلاقہ روزگار منسلک گشتہ بہ نیابت تعلقہ
بونت مامور گردید۔ بعد چندے بمعائنہ حسن تردد و کاردانی بحکومت قلعہ
بادوازدہ موضع حوالی نرمل عز و امتیاز بخشید۔ ہرگاہ کہ دفعہ اول عمل نرمل
از خان مذکور تغیر شد۔ میر مسطور تا یک سال در رفاقت خان مذکور بیکار ماندہ
نوکری کسے دیگر نکرد۔ چونکہ دفعہ دویم از تغیری نواب اشرف الدولہ تعلقہ
نرمل وغیرہ ہفت محل بنام خان مذکور تفویض یافت از راہ قدردانی وجوہر
شناسی خیرخواہ قدیم و دلسوز صمیم تصور کردہ بہ نیابت معہ قلعداری نرمل
و بونت و مامڑہ نامزد فرمودہ روانہ ساخت۔ لعد آمدن نرمل ہمہ رعایا کہ
خوپذیر رعایت سابق بودند بجوشش نصیبی خود سجدائے شکر بجا آوردند۔ و
پٹیلان مقید شدہ سابق کہ در عمل اشرف الدولہ بعد انقضائے ایام مدت

خیل کار ... مال از قید رکیتی بیٹھ نجات یافتہ خود را بہ نرمل رسانیده
ا ... خبر آمدن میر مسطور شنیده باز بطرف کوٹلہ ومٹ پلی جادہ آوارگی
... پناه گوتارا و دیلیائی مامن گزیدند - ازان پس انتظام معاملہ میر مسطور
سنہلی سرانجام گرفت و آبادی تعلقہ روز بروز حسب دلخواه بظہور پیوست میر مذکور
بیچارے خود ... دور اندیش وخیرخواه کفایت شعار بودند در ہر
امورات سرکار از جز تا کل بے اطلاع وبلا حظہ خود اعتبار شخص دیگر نداشت
آدم راست معاملہ را دوست وشخص مکر وفریب را دشمن می پنداشت واحتیاط
پرورش سخن خود بیشتر می کرد از راستان کلمات راستی واز کجروان گفتار درشتی
بر زبان می آورد بہ تعمیر مرمت بند ہا تالاب ودرستی دہانہ ہا شکستہ وخراب
وتدبیر برآوردن انہار نو ایجاد کنند بدان کریوه ہاے سخت بنیاد واز ہمہ مزارعان
دیرینہ وکہن از فراست زمینداران مدبر ومتدین عقل رسا داشت - جائیکہ
بہ سبب پشتہ وکریوه آب نمی رسد وزراعت نمی شود درانجا آب رسانیده
کشتکار رکنانیدن وزمین افتاده ونامزروع را القبول وقرار معتبر قابل زراعت
ساختن این جوہر طبع خداوش بود - باوصف حکومت در مزاج تکلف زیاده
نداشت واز شان شکوه ظاہری واز لبوس فاخره وبہتر احتراز کلی می ساخت
وروبہ سادگی بانیقدر کہ بوقت بندش عمارات وترددلاولی وکشتکاریہا بذات
خود اگر کسے ہمراه باشد یا نباشد کشت وگردآوری میکرد دران حال کسی گفت
کہ میر صاحب چرا اینقدر محنت بر خود روا میدارند - جواب می دادند کہ لقمہ
محنت بہتر از طعام راحت حکومت کلاه مستعار یکسر نمی ماند وباین سرمایہ
عاریت قولیت ہرگز نشاید از نشست یکجا زیادتی غفلت واز تردد شفقت
ہشیاری فطرت کسیکہ انتظام این مہام بر اعتماد دیگرس واگزاشتہ

بیلاحظه خود بر اعتبار دیگران چرا واگزارم بلکه تمام معامله اورا از خود می بینم
غرضیکه جزرسی و یکسو مزاجی و راست گوئی و درشت [illegible] و دیانتداری
میر مسطور در این ضلع مشهور و معروف است تا کجا شرح دهد مخفی نماند هرگاه که
انسان در دام حرص و هوا گرفتار میگردد تمیز نیکنامی و بدنامی از دستش
برخیزد شرح این اجمال آنکه یک سال پیشتر از تغیر شدن تعلقات نائبان عاملان
مثل بالکنده و بیگل و اندور و لبوزن و جوکل و کهت گانون وغیره بر رعایا دست
تظلم دراز کرده مبلغ خطیر وصول میکردند - دران ایام احکام خانه مذکور بنام میر مسطور
رسید که شما هم از تعلقه نرمل هر قدر که دست رسی تواند شد دریغ نکرده کفایت
سرکار بظهور رسانند - میر مسطور در جواب نوشت که اینکار از من نمی تواند تعلقه
آباد کردن از دست من می شود بر غارتگری خلائق دیگری را بفرستید - من
ازین کار دست بر داشتم - پس خانه مذکور یک شخص نامی سانڈو میان ساکن
کوڑنگل فرستاده همه رعایا را در قلعه نرمل محبوس ساخته با نواع عقوبت گرفتار
کرده مبلغ بسیار معترض وصول آورده روانه حیدرآباد گردید - چنانچه دران هنگام
آرایے سه کس از قوم کومٹی تاب ظلم و تعدی نیاورده در چاه افتاده بجان مردند
سوای این همه رعایای تعلقات مذکور بحضور رفته فریاد و الغیاث نمودند -
علاوه بر اینکه فریاد قافله کشی و رهزنی رام راو نایک ایڈگی واله بشرکت خانه مذکور
بعرض حضور رسید - بعد دریافت اثبات این معنی بلکه در تعلقات دیگر هم
بالیقین پیوست که شرکت خانه مذکور است لهذا بندگان حضور مورد عتاب
گشته بوقوع حضورات مرقوم الصدر از حکومت همه تعلقات معزول گردانیدند
چنانچه میر مسطور هم همون سال از حکومت نرمل معزول گردید مدت
چهار سال عمل نمود این راقم المسطور اضعف العباد خاکپاے آفاق نشینی